e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 194 Friday , April 18 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۹۴)لکھنؤ،بروز جمعہ ۱۸-اپریل ۲۰۲۵ء،مطابق ۱۹/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

امریکہ نے ایرانی تیل کی کمپنیوں، آئل ٹینکرز پر پابندیاں لگادیں

واشنگٹن۔ (یو این آئی) امریکی محکمہ خزانہ کی جانب سے ایران امریکا مذاکرات کے دوران دباؤ بڑھانے کے لئے بعض ایرانی تیل کی شپنگ کمپنیوں، آئل ٹینکرز پر پابندیاں لگائی ہیں۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی محکمہ خزانہ کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ امریکا کی نئی پابندیوں میں چین میں کام کرنے والی آزاد چھوٹی آئل ریفائنریز شامل ہیں۔امریکی محکمہ خزانہ کے بیان کے مطابق چین میں کام کرنے والی آئل ریفائنریز 1 ارب ڈالر سے زائد کے ایرانی خام تیل کی خریداری میں شامل ہیں۔خبر ایجنسی کے مطابق چین ایرانی تیل کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے، چین ایران پر امریکی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتا، چین اور ایران کے درمیان تجارت زیادہ تر ڈالر کے بجائے چینی کرنسی میں کی جاتی ہے۔ دونوں ممالک دوطرفہ تجارت درمیانی افراد کے نیٹ ورک کے ذریعے کرتے ہیں۔

یوگی حکومت کا بڑا فیصلہ، یوپی میں کم ہوسکتا ہے بسوں کا کرایہ

لکھنؤ۔ ریاستی حکومت ماحول دوست صاف ایندھن والی بسوں کے شہری ٹرانسپورٹ کو وسعت دینے جارہی ہے۔ اس کے لیے پرائیویٹ ای بس آپریٹروں کو بھی سٹی بس سروس میں موقع دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بڑے شہروں سے قریب قصبوں تک ای بس سروس چلانے کی ہدایات دی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عوامی مفاد میں بسوں کے کرایوں کو ریگولیٹ کیا جائے۔ بسوں کے لیے پارکنگ کی جگہ طے کی جائے اور روٹس طے کیے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے محکمہ شہری ترقیات کی طرف سے چلائے جارہے منصوبوں کا جائزہ لیا اور مستقبل کے ایکشن پلان کے بارے میں رہنما خطوط دیے۔ اس وقت 15 شہروں میں 700 الیکٹرک بسیں چل رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ 15 سال سے زائد ڈیزل سی این جی بس استعمال نہ ہونے دی جائے۔

نئے وقف قانون پر سپریم کورٹ کی عارضی روک

سپریم کورٹ نے جواب داخل کرنے کے لیے حکومت کو دی 7 دنوں کی مہلت، اگلی سماعت تک کوئی تقرری نہیں، وقف کی موجودہ حیثیت میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے

نئی دہلی ، 17اپریل (یواین آئی) سپریم کورٹ میں نئے وقف ترمیمی ایکٹ کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر آج بھی سماعت ہوئی۔ سماعت کے دوران حکومت نے عدالت کو یقین دلایا کہ سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ میں کسی غیر مسلم کی تقرری نہیں کی جائے گی، جبکہ عدالت نے کہا کہ وقف بائی یوزر جو جائیداد 1995 کے قانون کے تحت درج کی گئی ہے اسے چھیڑا نہ جائے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ موجودہ وقف املاک پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ سپریم کورٹ نے ابھی تک اس معاملے میں کسی قسم کا التوا یا حکم امتناعی نہیں دیا ہے۔ حکومت سے اس پورے معاملے میں سات دن کے اندر جواب دینے کو کہا گیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت اب 5 مئی سے شروع ہونے والے ہفتے میں ہوگی۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا جو مرکزی حکومت کی طرف سے پیش ہوئے، عدالت کو یقین دلایا کہ وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کی کچھ دفعات پر فی الحال عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔ چیف جسٹس کھنہ نے کہا، ''سماعت کے دوران، سالیسٹر جنرل نے کہا کہ حکومت سات دن کے اندر اپنا جواب دینا چاہتی ہے، انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ وقف کونسل یا بورڈ میں کوئی نئی تقرری نہیں کی جائے گی۔ اگلے احکامات تک، وقف میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی، جس میں وقف بائی یوزر بھی شامل ہے، جو پہلے سے وقف کے تحت رجسٹرڈ ہیں، ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی متعلقہ کلکٹران میں کوئی تبدیلی کرے گا ۔ہم یہ بیان ریکارڈ میں درج کرتے ہیں ۔'' پریم کورٹ نے کل نئے وقف ترمیمی قانون کے خلاف تقریبا 73 عرضداشتوں پر سماعت کرتے ہوئے کئی نکات پر مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا تھا اور ساتھ ہی کہا تھا کہ وہ اس قانون کی کچھ شقوں پر روک لگاسکتی ہے۔

یہ امکان ظاہر کیا جارہا تھا کہ عدالت عظمی، اس سلسلے میں اس قانون کی جو کچھ دفعات ہیں جن میں غیر مسلموں کی سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ میں نامزدگی اور وقف جائیدادوں کے تعلق سے کلکٹرز کے رول کے بارے میں جو تنازعات ہیں، اس پر روک لگاسکتی ہے۔ عدالت عظمی کی تین رکنی بنچ نے اس سلسلے میں کل کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا تھا اور سماعت آج کے لیے ملتوی کردی تھی ۔ دوران سماعت عدالت نے کہا تھا کہ وہ وقف قانون کے بارے میں آرڈر پاس کرسکتی ہے تاکہ اس میں متاثرہ پارٹی کے جو خدشات ہیں انھیں دور کیا جاسکے ۔عدالت نے سماعت کے دوران یہ بھی کہا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ صدیوں پرانی وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن ہو جن میں بہت ساری مساجد اور دوسری تاریخی عبادت گاہیں شامل ہیں ۔ سماعت کے دوران عدالت نے مرکزی حکومت کے وکیل سے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ کیا وہ ہندوؤں کی عبادت گاہوں اور ٹرسٹوں میں غیر ہندوؤں کو نمائندگی دیں گے ۔ چیف جسٹس نے تشار مہتہ سے پوچھا تھا کہ کیا مسلمان ہندو ٹرسٹ کے ممبر بن سکتے ہیں۔

اس سے قبل عرضی گزاروں کی پیروی کرنے والے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ'' وقف ایک مذہبی معاملہ ہے اور یہ اسلام کی روح سے وابستہ ہے ۔انھوں نے کہا کہ وقف ترمیمی قانون غیر آئینی اور مسلمانوں کے مذہبی امور میں سراسر مداخلت ہے ۔انھوں نے عدالت میں دلیل دی کہ دیگر طبقات کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کی شرکت نہیں تو پھر مسلمانوں کے اوقاف میں غیر مسلم ممبران کی موجودگی ضروری کیوں قرار دی گئی ۔کلکٹر کو جج کا اختیار کیوں دیا گیا اور وہ اپنے ہی مقدمہ کا فیصلہ کیسے کریگا۔''سپریم کورٹ میں مسلم پرسنل لا بورڈ ، جمعیۃ علماہند(مولانا ارشد مدنی)،کانگریس ممبر پارلیمنٹ محمد جاوید،ڈی ایم کے،سی پی آئی ، مجلس اتحادالمسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی، جمعیۃ علماہند کے صدر مولانا محمود مدنی، سمستھ کیرالہ جمعیۃ علما،ممبران پارلیمنٹ منوج کمار جھا، سماج وادی پارٹی کے ایم پی ضیاالرحمن ،مہوا موئترا ،انڈین یونین مسلم لیگ، عام آدمی پارٹی کے امانت اللہ خان، تمل اداکار وجے، ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس اور دیگر درجنوں اہم شخصیات اور تنظیموں نے عرضیاں داخل کی ہیں۔

اگلی سماعت، پانچ مئی کی تاریخ مقرر

سپریم کورٹ میں اس قانون کے خلاف مجموعی طور پر 73 رِٹ عرضیاں دائر کی گئی ہیں، جن میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ترمیم شدہ قانون کے تحت وقف املاک کا نظم ونسق غیر معمولی انداز میں کیا جائے گا اور یہ قانون مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اگلی سماعت پانچ مئی کو مقرر کی گئی ہے اور صرف پانچ بنیادی عرضی گزاروں کو اس میں پیش ہونے کی اجازت ہوگی۔ سپریم کورٹ کے اس عبوری فیصلے کو وقف سے متعلقہ امور میں ایک اہم پیش رفت تصور کیا جارہا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف موجودہ حیثیت برقرار رہے گی بلکہ کسی بھی ممکنہ نئی تقرری یا تبدیلی پر فی الحال پابندی عائد ہوگئی ہے۔

مکمل کامیابی تک جدوجہد جاری رہے گی، مسلم پرسنل لا بورڈ کا اعلان

نئی دہلی۔سپریم کورٹ کے عبوری فیصلہ پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے قدرے اطمینان کا اظہار کیا۔بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اپنے بیان میں کہا گوکہ حکومت کے ذریعہ لائی گئی تمام ہی ترمیمات متنازعہ اور قابل اعتراض ہیں، جوکہ وقف املاک کو ہڑپنے کے مقصد سے لائی گئی ہیں تاہم اپنے عبوری فیصلہ میں عدالت عظمی نے وقف املاک میں کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ پر روک لگادی ہے، چاہے وہ آراضی رجسٹرڈ ہوں یا غیر رجسٹرڈ، نوٹیفائڈ ہوں یا بطور استعمال وقف ہوں۔اگر یہ روک نہ لگتی تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ فیصلہ آنے سے پہلے وقف بائی یوزر (بطور استعمال وقف) کے ساتھ دست درازی ہوتی۔صدر بورڈ نے عدالت عظمی کے عبوری فیصلہ پر آگے کہا کہ وقف بورڈوں اور سینٹرل وقف کونسل کے ممبران کی نامزدگی پر بھی عدالت عظمی نے روک لگادی۔عبوری ہی سہی اس فیصلہ نے بھی حکومت کے ان شرانگیز عزائم پر روک لگادی،جس کے ذریعہ وہ ان بااختیار اداروں میں اپنے پٹھوں کو بٹھا کر کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔یہ فیصلہ دراصل امت کی متحدہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

نیا قانون وقف کے لئے سنگین خطرہ: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی۔سپریم کورٹ آف انڈیا نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے خلاف دائر مختلف عرضیوں پر سماعت کی۔ اس مقدمے میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی نمائندگی سینئر ایڈوکیٹ راجیو دھون اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں نے کی۔اس موقع پر مولانا محمود مدنی نے سپریم کورٹ کے اس عبوری حکم پر کہا کہ یہ قانون وقف کے لئے سنگین خطرہ ہے، اس کا مقصد صرف وقف جائیدادوں کی حیثیت بدلنا اور اس پر قبضہ جمانا ہے، اس لیے اس قانون پر حتمی اور سخت فیصلہ کی امید کی جارہی ہے۔انھوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے اصولی طور پر ان خدشات کو تسلیم کیا ہے جو ہماری طرف سے پیش کئے گئے بالخصوص غیر مسلموں کی شمولیت بلکہ اکثریت اور وقف بائی یوزر کا خاتمہ اور کلکٹر کے ذریعہ وقف کی حیثیت بدلنے کی غیر آئینی کوششیں۔یہ صرف ہمارے خدشات نہیں ہیں بلکہ آج ملک کا ہر دانشور طبقہ اسے تسلیم کررہا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف ہر گوشے سے صدائے احتجاج بلند ہوئی ہیں اور لگاتار ہورہی ہیں۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف جنگ جاری رہے گی: اویسی

نئی دہلی: سپریم کورٹ میں وقف ایکٹ کی سماعت پر، اے آئی ایم آئی ایم کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے کہا کہ، ہم اس قانون کو غیر آئینی سمجھتے ہیں۔کورٹ نے کہا ہے کہ سینٹرل وقف کونسل اور ریاستی وقف کونسل کی تشکیل نہیں کی جائے گی، اور یوزر کے ذریعہ وقف کو حذف نہیں کیا جاسکتا۔اویسی نے سپریم کورٹ میں سماعت کے بعد میڈیا نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا کہ، جے پی سی کی بحث کے دوران، میں نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے ایک رپورٹ پیش کی تھی۔

اب دہلی میں بھی اتر پردیش والا اصول نافذ

بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لگے گا جرمانہ

نئی دہلی۔اتر پردیش کے بعد اب دہلی میں بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔دہلی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر کے لیے نئے اصول جاری کیے ہیں، جس کے مطابق مذہبی مقامات سمیت سبھی جگہوں پر مقررہ ڈیسی بل (ڈی بی) حد پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ساتھ ہی بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے، جس کی خلاف ورزی پر سخت جرمانہ لگایا جائے گا۔نئے اصولوں میں صنعتی، رہائشی اور سائلنٹ زون کے لیے الگ الگ صوتی حدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ٹینٹ ہاؤس سے بھی لاؤڈ اسپیکر لینے کے لیے پولیس کی اجازت لازمی ہوگی۔ پولیس کے ذریعہ جاری ہدایت میں بتایا گیا ہے کہ عوامی مقامات پر آواز کی سطح زیادہ سے زیادہ 10 ڈی بی (اے) تک ہی محدود ہوگی۔ ذاتی ملکیت والے صوتی سسٹم کی آواز مقررہ حد سے 5 ڈی بی (اے) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ ہدایت میں انڈسٹریل ایریا میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 75 ڈی بی آواز کی اجازت اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 70 ڈی بی آواز کا پیمانہ طے کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ رہائشی علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 55 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 45 ڈی بی آواز کی سطح مقرر کی گئی ہے۔سائلنس زون میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 50 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، جبکہ رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک آواز کی حد 40 ڈی بی مقرر کی گئی ہے۔دہلی پولیس کے ذریعہ جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ سبھی ٹینٹ، لاؤڈ اسپیکر اور جنریٹر فراہم کرنے والوں کو واضح ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مقامی پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر صارفین کو سامان نہ دیں۔ ضلع ڈی سی پی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے سامان مہیا کرانے والے سبھی اصولوں پر عمل کریں اور ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔دہلی پولیس نے اصول توڑنے والوں کے لیے جرمانہ بھی طے کیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پبلک ایڈریس سسٹم کے نامناسب استعمال پر 10 ہزار روپے کا جرمانہ اور سامانوں کی ضبطی ہوگی۔ ڈی جی سیٹس (جنریٹر سیٹس) پر حدِ اصول کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ 1000 کے وی اے سے زیادہ پر 100000 روپے، 62.5-1000 کے وی اے پر 25 ہزار روپے، 32.5 کے وی اے تک پر 10 ہزار روپے اور آواز پیدا کرنے والے سامانوں کے استعمال پر جرمانہ 50000 روپے اور سامانوں کی ضبطی یا سیلنگ ہوگی۔ پٹاخوں پر طے حد کے باہر پھوڑنے کی صورت میں کارروائی ہوگی۔

مرشد آباد اور بنگلہ دیش پر خاموشی سے بے نقاب ہوا اپوزیشن: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔(یواین آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ بنگال کے مرشد آباد اور بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر ہوئی بربریت پر اپوزیشن نے خاموشی اختیار کرکر خود کو بے نقاب کردیا ہے۔ یوگی نے یہاں پروگرام میں کہا کہ مرشد آباد اور بنگلہ دیش کی واردات پر اپوزیشن کی خاموشی نے انہیں چوراہے پر ننگا کھڑا کردیا ہے۔ گذشتہ حکومتوں پر ریاست میں بدعنوانی، ذات واد اور مافیا واد کو بڑھاوا دینے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے اسکیمات میں گھپلے کے لندن میں ہوٹل بنائے وہی لوگ ریاست کو لوٹنے اور ذات پات میں تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ کرپشن، ذات پرستی، مافیا اور اقربا پروری کے ذریعے اپنی سلطنت بنانے والے اب مرشد آباد جیسے معاملات پر خاموش ہیں۔ بنگلہ دیش کے واقعات پر ان کی خاموشی نے انہیں چوراہے پر ننگا کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے یوپی کو فسادات اور مافیا سے پاک کردیا ہے۔ اس سے پہلے ہر ضلع میں مافیا پورے نظام کو کنٹرول کرتا تھا، ٹھیکے لیتا تھا، فسادات کرواتا تھا اور خواتین اور تاجروں کو ہراساں کرتا تھا۔ تہواروں میں لوگ خوفزدہ رہتے تھے۔ اب یوپی میں تہوار پر امن اور شان وشوکت کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مرشد آباد کی حالت وہی ہے جو یوپی کے مظفر نگر، بریلی، علی گڑھ اور لکھنؤ جیسے شہروں کی ہوا کرتی تھی۔ وزیر اعلی نے مشرقی اتر پردیش میں انسیفلائٹس جیسی مہلک بیماری کے خاتمے کو اپنی حکومت کی ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ 40 سال میں 50 ہزار بچے اس بیماری کی وجہ سے جاں بحق ہوئے، ان بچوں میں سے زیادہ تر کا تعلق اقلیتی برادری سے تھا، لیکن کسی لیڈر نے آنسو نہیں بہائے۔ اپوزیشن نے کبھی انسیفلائٹس کی بیماری پر توجہ نہیں دی کیونکہ بچے ووٹ بینک نہیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے ایک ضلع میں ایک مافیا ہوا کرتا تھا، آج ایک ضلع میں ایک میڈیکل کالج ہے اور ریاست کی صحت کی خدمات میں بہتری آئی ہے۔ پوروانچل ایکسپریس وے کی مثال دیتے ہوئے یوگی نے کہا کہ اس کا سنگ بنیاد بغیر کسی تیاری کے 2016 میں رکھا گیا تھا۔ تب 200,15 کروڑ روپئے کا یہ پروجکٹ بے ضابطگیوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ ان کی حکومت نے اسے منسوخ کردیا اور پروجیکٹ کو دوبارہ ڈیزائن کیا اور پورے پروجیکٹ کو صرف 11,800 کروڑ روپئے میں پورا کیا، جس سے عوام کے پیسے کی لوٹ روکی گئی۔ یہ وہیں پیسہ ہے جسے لوٹ کر انگلینڈ میں ان کے ہوٹل بنتے ہیں۔

بہار اسمبلی انتخابات کی سرگرمیاں تیز

مہا گٹھ بندھن کی کوآرڈینیشن کمیٹی قائم، تیجسوی یادو کو ملی قیادت

پٹنہ (ایجنسی) بہار اسمبلی انتخاب میں چند ماہ باقی ہیں۔ اس کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں دن بہ دن تیز ہوتی جارہی ہیں۔ مہا گٹھ بندھن کی پارٹیوں نے تو آج (17 اپریل) ایک اہم میٹنگ کی جس میں کچھ بڑے فیصلے لیے گئے۔ یہ میٹنگ تقریباً 3 گھنٹے تک چلی، جس میں تمام حلیف جماعتوں کے لیڈران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے بعد ایک مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی، جس میں کانگریس کے بہار انچارج کرشنا الاورو اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے انتخابی حکمت عملیوں کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ پریس کانفرنس میں مہا گٹھ بندھن کی تمام حلیف جماعتوں نے اپنی باتیں رکھیں۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ ہر ایک مسئلہ پر عوام کے درمیان مضبوطی سے جائیں گے اور عوام کی حکومت بنائیں گے۔

کانگریس بہار انچارج کرشنا الاورو نے کہا کہ ''ہم عوامی مسائل پر عوام کی آواز بن کر نریندر مودی، امت شاہ اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے سوال کریں گے۔ مہم کی کیا حکمت عملی ہوگی، کم از کم مشترکہ پروگرام کیا ہوگا، مشترکہ انتخابی منشور کیسے تیار کیا جائے گا، ضلع اور بلاک کی سطح پر کوآرڈینیشن کیسے ہوگا اور ووٹرس لسٹ میں ہونے والی دھاندلی کو کیسے روکا جائے گا... ہم ان تمام ایشوز پر خاکہ تیار کریں گے اور پھر اسے مضبوطی سے نافذ کریں گے۔ کوآرڈینیشن کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جس کی قیادت تیجسوی یادو کریں گے۔'' بار بار وزیر اعلیٰ کے چہرے کے سوال پر کانگریس بہار انچارج کرشنا الاورو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حالانکہ یہ اشارہ ضرور مل رہا ہے کہ جب کوآرڈینیشن کمیٹی کی قیادت تیجسوی یادو کو ملی ہے تو عین ممکن ہے مہا گٹھ بندھن کی قیادت بھی وہی کریں گے۔ پشوپتی پارس کے سوال پر تیجسوی یادو نے کہا کہ ابھی مزید میٹنگیں ہوں گی، اس میں جو طے ہوگا بتایا جائے گا۔ بہار کی نتیش حکومت پر تنقید کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ ''20 سال سے بہار سب سے غریب ہے۔ 2 کروڑ لوگ بہار چھوڑ کر ہجرت کر چکے ہیں، بے روزگاری، جرائم اور ہجرت میں ریاست نمبر 1 ہے۔ مجرمین بے لگام ہو چکے ہیں، جرائم بڑھتے جارہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بیہوشی کی حالت میں ہیں، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ کو جواب دینا چاہیے، جو ہمیشہ بہار آتے رہتے ہیں۔''

اقوام متحدہ میں بھی یونیفارم سول کوڈ نافذ کرانے کی کوشش کررہا ہندوستان، 3 ممالک کا تعاون حاصل

جنیوا/نئی دہلی (ایجنسی) ایک طرف ہندوستان میں یونیفارم سول کوڈ یعنی یو سی سی پر گھمسان مچا ہوا ہے، اور دوسری طرف ہندوستان نے اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل میں بھی یو سی سی نفاذ کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اس کے لیے ہندوستان کو 3 ممالک کا تعاون بھی حاصل ہو چکا ہے۔ دراصل ہندوستان نے ترمیم شدہ اقوام متحدہ سیکورٹ کونسل میں نمائندگی کی بنیاد کے طور پر مذہب وعقیدہ جیسے نئے پیمانوں کو شامل کرنے سے متعلق کوششوں کی تنقید کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ یہ علاقائی نمائندگی کے منظور شدہ بنیاد کے پوری طرح منافی ہے۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ سفیر پی ہریش نے کہا کہ نمائندگی کے لیے مذہب وعقیدہ جیسے نئے پیمانوں کو بنیاد بنانے کی کوشش علاقائی نمائندگی کے بالکل برعکس ہے، جو اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لیے منظور شدہ بنیاد رہی ہے۔ یہ تبصرہ کرنے سے قبل ہریش نے جی- 4 ممالک برازیل، جرمنی، جاپان اور ہندوستان کی طرف سے ایک مشترکہ بیان دیا، جس میں گروپ نے اس بات پر زور دیا کہ علاقائی نمائندگی ایک منظور شدہ رسم ہے، جو اقوام متحدہ میں وقت کی کسوٹی پر کھری اتری ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایسی دلیلیں کہ توسیعی ونئی سیکورٹی کونسل اثردار نہیں ہوگی، حقیقی اصلاحات کو روکنے کی کوشش ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ مناسب طریقۂ کار اور جوابدہی نظام پر مبنی نئی کونسل اہم عالمی ایشوز پر مثبت طریقے سے کام کرنے میں اہل ہوگی۔ جی- 4 کا کہنا ہے کہ حال میں اقوام متحدہ کی جو شکل ہے، وہ ایک الگ دور کی ہے، وہ اب موجود نہیں ہے اور حال کی جغرافیائی وسیاسی حالات اس شکل کے تجزیہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ موجودہ وقت میں سیکورٹی کونسل میں 5 مستقل رکن ہیں۔

سپریم کورٹ نے برطرف اساتذہ کو راحت دی: نئی تقرری کا عمل اس سال کے آخر تک مکمل کرنے کی ہدایت

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے مغربی بنگال اسکول سروسیز کمیشن کو ہدایت دی ہے کہ وہ اساتذہ کی نئی بھرتی کے لئے اخباروں میں اشتہارات دے اور ان کی تقرری کے عمل کو اس سال کے آخر تک مکمل کرے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے کہا کہ طلبا کی تعلیم متاثر نہیں ہونی چاہئے۔ عدالت عظمی نے دو ہفتے پہلے 25 ہزار سے زائد اساتذہ کی تقرری کو منسوخ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان میں سے بیشتر تقرریوں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی عدالت نے فیصلہ سنایا ہے کہ جن اساتذہ کی ملازمت ختم کی گئی ہے، وہ نئی تقرری کے عمل میں آجانے تک درس وتدریس کے فرائض بدستور انجام دیتے رہیں گے۔ لیکن اس فیصلے کا اطلاق انہیں پر ہوگا، جن کے خلاف بے ضابطگی کا کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے نویں سے لیکر بارھوں جماعت کے طلبا کو راحت ملے گی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ان تمام نئی تقرریوں کے لئے 31 مئی تک اشتہارات دینے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد نئی بھرتی کا عمل 31 دسمبر تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ یہ راحت نان ٹیچنگ اسٹاف کے ملازمین کو نہیں ملے گی کیونکہ اسی زمرے میں تقرری کے عمل میں زیادہ گھپلے ہوئے ہیں۔ اساتذہ کی تقرری کو منسوخ کرنے کے بعد ریاست کا تعلیمی نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔

'ٹیرف اب صرف نمبروں کا کھیل، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا'

ڈونلڈ ٹرمپ کے 245 فیصد ٹیرف پر چین کا طنز

بیجنگ (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے چین پر 245 فیصد ٹیرف عائد کیا گیا ہے۔ ٹیرف میں اس اضافے کے فیصلے پر طنز کستے ہوئے بیجنگ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے ذریعہ چینی درآمدات پر عائد کردہ ٹیرف اب مدلل نہیں ہے، اس سے اب زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ چین اس تجارتی جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہتا ہے، لیکن یہ واضح ہے کہ ہم اس سے ڈرتے بھی نہیں ہیں۔ ایسے تجارتی جنگوں میں کوئی فاتح نہیں ہوتا ہے۔ دوسری جانب ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے لیے گئے اس فیصلے سے واضح ہو گیا ہے کہ کیسے امریکہ دوسروں کو ڈرانے، دھمکانے اور مجبور کرنے کے لیے ٹیرف کا استعمال ایک ہتھیار کے طور پر کرتا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''چین کی جانب سے یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے اس کے اوپر عائد کیے گئے ٹیرف اب صرف نمبروں کے کھیل بن کر رہ چکے ہیں۔'' انہوں نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''اگر امریکہ ٹیرف کے ساتھ نمبروں کا کھیل کھیلنا جاری رکھتا ہے تو چین اسے نظر انداز ہی کرے گا، کیونکہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر چین کے حقوق اور مفادات کو امریکہ نقصان پہنچاتا رہا تو چین پوری طاقت سے اس کی مزاحمت کرے گا اور اپنی بات پر قائم رہے گا۔'' چینی وزارت خارجہ کے ترجمان سے جب ٹیرف شرح کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ''یہ آپ امریکہ سے ہی پوچھیے۔ یہ جنگ امریکہ کی طرف سے شروع کی گئی ہے، ہم صرف امریکہ کے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔ ہم جو بھی قدم اٹھا رہے ہیں وہ بہت ہی منطقی ہے، جب کہ امریکہ کی جانب سے کیے گئے اقدامات غیر منطقی ہیں۔'' قابل ذکر ہے کہ چین اور امریکہ کی لڑائی 2 اپریل کو امریکہ کی جانب سے جاری کی گئی ٹیرف لسٹ کے بعد سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ اس لسٹ میں چین کے اوپر 34 فیصد کا ٹیرف عائد کیا گیا تھا، چین نے اس کے جواب میں 34 فیصد جوابی ٹیرف عائد کردیا۔ چین کے اس فیصلے کے بعد ٹرمپ انتظامیہ نے بقیہ تمام ممالک کو ٹیرف میں چھوٹ دے دی لیکن چین کے اوپر 104 فیصد کا ٹیرف عائد کردیا۔ چین نے بھی جواب میں امریکہ کے اوپر گزشتہ ٹیرف میں 50 فیصد کا اضافہ کرکے اسے 84 فیصد کردیا۔ 10 اپریل کو وہائٹ ہاؤس کی طرف سے کہا گیا کہ چین پر اب 145 فیصد ٹیرف ہے۔ چین یہاں پر بھی نہیں رکا اور اس نے 125 فیصد کا جوابی ٹیرف عائد کرتے ہوئے کہا کہ چین کسی کے آگے نہیں جھکے گا۔

صدر جمہوریہ کو کوئی طاقت ہدایت نہیں دے سکتی: دھنکھڑ

سپریم کورٹ کے ایک حالیہ فیصلے پر نائب صدر کا اظہارِ فکر

نئی دہلی۔(ایجنسی) عدلیہ کی لامحدود آزادی پر سوال اٹھاتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکڑ نے آج کہا کہ کوئی بھی طاقت کسی بھی بنیاد پر صدر جمہوریہ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتی۔ جگدیپ دھنکھڑ نے سپریم کورٹ کے ایک حالیہ فیصلے پر اپنی فکر کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں ایسی جمہوریت کا تصور نہیں کیا تھا، جہاں جج قانون بنائیں گے اور ایگزیکٹیو ذمہ داریاں نبھائیں گے۔ یہ دیکھنا فکر انگیز ہوگا کہ جج 'سپر پارلیمنٹ' کی شکل میں کام کریں گے۔ نائب صدر نے یہ بیان سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے دیا جس میں صدر جمہوریہ کو 3 ماہ کے اندر کسی بل پر فیصلہ لینے کی مدت کار طے کی گئی ہے۔ نائب صدر کا کہنا ہے کہ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے جب صدر کو طے مدت کار میں فیصلہ لینے کے لیے کہا جارہا ہے۔ راجیہ سبھا انٹرن کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے مذکورہ بالا بیان دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''ایک حالیہ فیصلے میں صدر جمہوریہ کو ہدایت دی گئی ہے۔ ہم کہاں جارہے ہیں؟ ملک میں کیا ہورہا ہے؟ ہمیں اس تعلق سے بے حد حساس ہونے کی ضرورت ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہم نے اس دن کا تصور نہیں کیا تھا جہاں صدر جمہوریہ کو طے مدت میں فیصلہ لینے کے لیے کہا جائے گا، اور اگر وہ فیصلہ نہیں لیں گے تو قانون بن جائے گا۔'' نائب صدر دھنکھڑ نے اپنی فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''اب جج قانون سازی سے متعلق چیزوں پر فیصلہ کریں گے۔ وہی ایگزیکٹیو ذمہ داریاں نبھائیں گے اور سپر پارلیمنٹ کی شکل میں کام کریں گے۔ ان کی کوئی جوابدہی بھی نہیں ہوگی، کیونکہ اس ملک کا قانون ان پر نافذ ہی نہیں ہوتا۔'' جگدیپ دھنکھڑ نے موجودہ حالات پر تشویش ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ کہا کہ ''میں نے اپنی زندگی میں ایسے دن کا تصور نہیں کیا تھا۔'' پھر وہ کہتے ہیں کہ ''صدر جمہوریہ ملک کا سب سے اعلیٰ عہدہ ہے۔ صدر آئین کی حفاظت کا حلف لیتے ہیں، جبکہ اراکین پارلیمنٹ، وزراء، نائب صدر اور ججوں کو آئین پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ ہم ایسی حالت نہیں چاہتے، جہاں صدر جمہوریہ کو ہدایات دی جائیں۔'' اس معاملے میں وہ وضاحت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''آپ (ججوں) کو صرف آئین کے آرٹیکل 145(3) کے تحت آئین کی تشریح کا حق ہے اور وہ بھی 5 یا اس سے زیادہ ججوں کی آئینی بنچ ہی کرسکتی ہے۔''

'ایران نیوکلیئر بم بنانے سے زیادہ دور نہیں'

اقوام متحدہ جوہری نگران ادارے کے سربراہ کا دعویٰ

تہران پہنچنے سے قبل غیر ملکی ادارے گفتگو سے اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) کے سربراہ رافیل گروسی نے دعویٰ کیا کہ ایران نیوکلیئر بم بنانے سے زیادہ دور نہیں ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق تہران اور واشنگٹن کے درمیان حالیہ مذاکرات سے قبل آئی اے ای اے کے سربراہ رافیل گروسی نے ایران اٹامک انرجی ایجنسی کے سربراہ محمد اسلامی سے ملاقات کی۔ ایرانی اور امریکی وفود عمان کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے دوسرے دور کے لیے ہفتہ کو روم میں جمع ہوں گے۔ یاد رہے کہ ایران اور امریکا کے درمیان عمان کی میزبانی میں تہران کے جوہری پروگرام پر بالواسطہ مذاکرات کا آغاز 12 اپریل کو ہوا تھا، مذاکرات میں ایرانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ عباس عراقچی اور امریکی وفد کی قیادت صدر ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف نے کی تھی۔ دونوں حریف 2018 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے پہلے دور صدارت میں جوہری معاہدے سے دستبردار ہونے کے بعد پہلی بار مذاکرات کررہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے اور ایرانی جوہری ادارے کے سربراہان کے درمیان ہونے والی ملاقات کی تفصیلات فوری طور پر سامنے نہیں آسکیں، تاہم ایرانی اخبار 'شرق' نے اس ملاقات کو 'موجودہ نازک مرحلے پر اسٹریٹیجک اہمیت کا حامل' قرار دیا۔ رافیل گروسی نے محمد اسلامی سے ملاقات سے قبل ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات کی، جنہوں نے ہفتے کو امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے ساتھ مذاکرات کے پہلے دور کی قیادت کی تھی۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ آئی اے ای اے کے سربراہ سے ملاقات بہت مفید رہی، جب کہ آنے والے مہینوں میں ایرانی جوہری مسئلے کا پرامن حل نکالنے میں آئی اے ای اے کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے رافیل گروسی سے مطالبہ کیا کہ وہ 'ایجنسی کو سیاست سے دور رکھیں'، کیوں کہ کچھ عناصر حالیہ مذاکرات کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری جانب، اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے سربراہ نے بھی ان ملاقاتوں کو مثبت قرار دیا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر اپنے پیغام میں ان کا کہنا تھا کہ ایران کے جوہری پروگرام کی پُرامن نوعیت سے متعلق معتبر یقین دہانی فراہم کرنے کے لیے آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون انتہائی ضروری ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب سفارت کاری کی فوری ضرورت ہے۔ ایران روانہ ہونے سے قبل، رافیل گروسی نے فرانسیسی اخبار 'لی مونڈے' کو بتایا کہ تہران 'جوہری بم کے حصول سے زیادہ دور نہیں' ہے۔ مغربی حکومتیں طویل عرصے سے ایران پر یہ الزام عائد کرتی رہی ہیں کہ وہ جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کرنا چاہتا ہے تاہم تہران نے ہمیشہ اس دعوے کی تردید کی ہے۔ 2015 کے جوہری معاہدے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی علیحدگی کے ایک سال بعد ایران نے بھی اس معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں کم کرنا شروع کردی تھیں جس کے تحت ایران کو اقتصادی پابندیوں سے ریلیف دیا گیا تھا اور اس کے بدلے اپنے جوہری پروگرام پر آئی اے ای اے کی نگرانی قبول کرنا تھیں۔ آئی اے ای اے کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، ایران کے پاس تقریباً 274.8 کلوگرام (605 پاؤنڈ) یورینیم موجود ہے، جو 60 فیصد تک افزودہ کیا گیا ہے۔ یہ سطح 2015 کے معاہدے میں مقرر کردہ 3.67 فیصد کی حد سے کہیں زیادہ ہے، تاہم یہ اب بھی 90 فیصد کی اس حد سے کم ہے جو ایک جوہری ہتھیار تیار کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ ٹرمپ نے جنوری میں دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد ایران کے خلاف 'زیادہ سے زیادہ دباؤ' کی پالیسی بحال کر دی ہے، جس کے تحت تہران پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کی جارہی ہیں۔ مارچ میں انہوں نے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ایک خط بھیجا، جس میں مذاکرات کی پیشکش کی گئی اور خبردار کیا گیا کہ اگر ایران نے انکار کیا تو ممکنہ فوجی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ جمعرات کو نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ ٹرمپ نے ایک ایسا اسرائیلی منصوبہ روک دیا تھا جس کا مقصد ایرانی جوہری تنصیبات پر حملہ کرنا تھا، کیونکہ وہ ایک بات چیت کے ذریعے معاہدہ تک پہنچنا تھا۔ اس سے قبل منگل کے روز ایران کے پاسداران انقلاب نے کہا تھا کہ بات چیت کے دوران ملک کی فوجی صلاحیتوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ ایرانی پاسداران انقلاب کے ترجمان علی محمد نینی نے کہا تھا کہ قومی سلامتی، دفاعی اور فوجی طاقت اسلامی جمہوریہ ایران کی سرخ لکیروں میں شامل ہیں، جن پر کسی بھی صورت میں بات چیت یا مذاکرات نہیں کیے جاسکتے۔

ایرانی جوہری تنصیبات پر اسرائیلی حملے کو ٹرمپ نے روکا، امریکی اخبار کا دعویٰ

واشنگٹن/ نیویارک: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایرانی جوہری تنصیبات پر اسرائیل کے مجوزہ حملے کو روکنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق صدر ٹرمپ نے فوجی کارروائی کی بجائے سفارتی راستہ اختیار کرتے ہوئے ایران سے مذاکرات کو ترجیح دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے مئی میں ایران پر حملے کا منصوبہ تیار کیا تھا جس کا مقصد ایران کی جوہری صلاحیت کو کم از کم ایک سال تک پیچھے دھکیلنا تھا۔ تاہم، اس منصوبے کی کامیابی کے لیے امریکی مدد ناگزیر سمجھی جارہی تھی، جس کے بغیر حملہ ممکن نہ تھا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق کئی ماہ تک امریکی اعلیٰ حکام میں اندرونی مشاورت جاری رہی، جس کے بعد صدر ٹرمپ نے سفارتی حل کو فوجی حل پر فوقیت دینے کا فیصلہ کیا۔ دوسری جانب، ایران نے امریکا کے مطالبات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورینیم افزودگی پر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ ایران کے جوہری حقوق غیر قابل تردید ہیں۔ اس دوران، ایران اور امریکا کے درمیان جوہری مذاکرات کا دوسرا دور روم میں ہونے پر بھی تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے مذاکرات کے مقام میں تبدیلی کو 'پیشہ ورانہ غلطی' قرار دیا اور اسے سنجیدگی کی کمی سے تعبیر کیا۔

منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں حجاج کیلئے نئی آرام گاہیں بنانے کا فیصلہ

مکہ مکرمہ: سعودی عرب نے حج کے دوران حجاج کرام کی سہولت کے لیے منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں مختلف فاصلوں پر آرام گاہیں بنانے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام شدید گرمی اور رش کے دوران حجاج کو بیٹھنے اور آرام کرنے کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے نائب گورنر شہزادہ سعود بن مشعل کو حج کی تیاریوں کے حوالے سے بریفنگ دی گئی، جس میں بتایا گیا کہ وادی منیٰ میں پیدل چلنے والوں کے لیے 50 ہزار مربع میٹر کا علاقہ سایہ دار بنایا جارہا ہے، تاکہ گرمی سے بچاؤ ہو سکے۔ اس کے علاوہ جبل الرحمہ میں بھی 60 ہزار مربع میٹر پر شیڈز اور پانی کے پھوار والے پنکھے نصب کیے جارہے ہیں تاکہ حجاج کو ٹھنڈک اور سکون فراہم کیا جاسکے۔ یہ اقدامات ان مشکلات کے بعد کیے جارہے ہیں جن کا سامنا گزشتہ حج سیزن میں کئی حجاج کو شدید گرمی اور زیادہ بھیڑ کے باعث کرنا پڑا تھا۔

چین کا ٹرمپ کو سخت پیغام

دھمکیاں دینا بند کریں، ہم تجارتی جنگ سے نہیں ڈرتے

بیجنگ: چین نے امریکا کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حالیہ بیانات پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ "دھمکیوں اور بلیک میلنگ" سے معاملات حل نہیں ہوں گے، اگر امریکا واقعی بات چیت سے مسئلہ حل کرنا چاہتا ہے تو برابری اور باہمی احترام کی بنیاد پر مذاکرات کرے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لن جیان نے کہا کہ "چین لڑنا نہیں چاہتا، مگر لڑائی سے ڈرتا بھی نہیں۔" انہوں نے واضح کیا کہ تجارتی جنگ یا ٹیرف وار میں کوئی فاتح نہیں ہوتا۔" یاد رہے کہ ٹرمپ نے چینی مصنوعات پر ٹیرف کو 145 فیصد تک بڑھا دیا ہے، جب کہ چین نے جواباً امریکی مصنوعات پر 125 فیصد تک ٹیرف عائد کیے ہیں۔ بعض چینی اشیاء پر مجموعی ٹیرف 245 فیصد تک پہنچ چکے ہیں۔ چین کی وزارت تجارت نے امریکی اقدامات کو "بے معنی نمبر گیم" قرار دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن نے ٹیرف کو غیر معقول حد تک ہتھیار بنا دیا ہے"۔ اس کے باوجود چین نے عندیہ دیا ہے کہ وہ ان اقدامات کو نظرانداز کرے گا اور اپنے موقف پر قائم رہے گا۔ ٹرمپ کی حکومت نے فینٹانائل کی فراہمی میں چین کے مبینہ کردار پر پہلے 20 فیصد ٹیرف عائد کیے تھے، جس کے بعد غیر منصفانہ تجارتی طریقوں" کے الزام پر مزید 125 فیصد ٹیرف لگا دیے گئے۔ تاہم کچھ ٹیکنالوجی مصنوعات جیسے اسمارٹ فونز اور لیپ ٹاپس کو وقتی چھوٹ دی گئی ہے۔ وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری نے ٹرمپ کا بیان پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا، "گیند اب چین کے کورٹ میں ہے، ہمیں ڈیل کرنے کی ضرورت نہیں، چین کو ہے۔" چین نے پہلے سہ ماہی میں اپنی معیشت کی شرح نمو 4.5 فیصد بتائی ہے، جو اندازوں سے زیادہ ہے، کیونکہ کمپنیوں نے امریکی ٹیرف سے پہلے ہی مصنوعات کی برآمد میں تیزی لائی۔

روس نے طالبان کو دہشتگرد تنظیموں کی فہرست سے نکال دیا

روس کی سپریم کورٹ نے طالبان پر عائد پابندی معطل کر کے دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نام نکال دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق روس نے 2003 میں افغان طالبان کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کر کے متعدد پابندیاں عائد کی تھیں۔ تاہم 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے روس اور طالبان حکومت کے درمیان تعلقات میں بہتری آنا شروع ہوئی تھی۔ اس میں مضبوطی اس وقت آئی جب مارچ 2024 میں مسلح افراد نے ماسکو کے باہر ایک کنسرٹ ہال میں حملہ کر کے 145 افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس حملے کی ذمہ داری داعش خراسان نے قبول کی تھی اور طالبان حکومت داعش خراسان کیخلاف آپریشن بھی کر رہی ہے۔ جس کے بعد روس نے طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکالنے کی تیاریاں شروع کردی تھیں۔ روسی صدر ولادیمیر پوٹن نے گزشتہ برس اپنے ایک بیان میں طالبان حکومت کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنا اتحادی بھی قرار دیا تھا۔ جس کے بعد پہلے پارلیمان کی منظوری اور پھر اٹارنی جنرل جنرل کی درخواست پر روسی سپریم کورٹ نے طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکال دیا۔ روس کے اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ طالبان حکومت کے ذریعے داعش خراسان اور دیگر شدت پسند جماعتوں کو مشرق وسطیٰ سمیت دیگر ممالک کے لیے خطرہ بننے سے روکنا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی فوج کے وحشیانہ حملوں میں مزید 21 فلسطینی شہید

قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں طبی ذرائع نے بتایا ہے کہ آج صبح سے جاری اسرائیلی حملوں میں کم از کم 21 افراد غزہ شہر میں شہید ہوئے ہیں۔ وفا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی افواج نے اسرائیلی آباد کاروں کی قدیم ذخائر تک رسائی کو محفوظ بنانے کے لیے الخلیل کے جنوب میں واقع قصبے یطا پر دھاوا بول دیا ہے۔ ایک میڈیا کارکن کے حوالے سے وفا نیوز ایجنسی نے بتایا کہ اسرائیلی افواج نے آثار قدیمہ کے مقام کا محاصرہ کرلیا، اس کی طرف جانے والی سڑکیں بند کردیں، اور درجنوں آباد کاروں کے مذہبی رسومات ادا کرنے کے لیے داخلے کو محفوظ بنانے کے لیے کئی گھروں کی چھتوں پر اسنائپرز تعینات کردیے۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے شروع ہونے والی لڑائی میں اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں کے نتیجے میں اب تک 50 ہزار سے زائد فلسطینی مسلمان شہید ہوچکے ہیں جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔

سعودی بادشاہ کا خط رہبر معظم انقلاب اسلامی کے حوالے کردیا

تہران: موصولہ رپورٹ کے مطابق، سعودی وزیر دفاع نے تہران میں رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای سے ملاقات کی ہے۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع خالد بن سلمان نے جمعرات 17 اپریل 2025 کی شام اس ملک کے فرمانروا کا پیغام رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کے سپرد کیا۔ اس موقع پر سعودی عرب کے وزیر دفاع خالد بن سلمان نے رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کو اپنے ملک کے بادشاہ کا پیغام پہنچایا۔

ایران اور روس کے تعلقات کی بنیادیں مستحکم ہیں: ترجمان وزارت خارجہ

تہران: اسماعیل بقائی نے اپنے اس پیغام میں لکھا ہے کہ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی ہمسایہ اور اسٹریٹیجک اتحادی ملک، روس کے اعلیٰ عہدے داروں کے ساتھ مذاکرات کے لیے ماسکو پہنچے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ ایران اور روس کے اعلیٰ سطحی تعلقات مستحکم اور دونوں قوموں کے باہمی احترام اور مفادات پر قائم ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر خارجہ سید عباس عراقچی، روسی صدر پوتین کے نام رہبر انقلاب اسلامی کا پیغام لیکر جمعرات کی دوپہر کو ماسکو پہنچے۔ ترجمان وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے اپنے ایک ایکس پوسٹ میں لکھا ہے کہ ایران اور روس کے تعلقات عروج پر ہیں، اس کی بنیادیں مستحکم اور دونوں قوموں کے باہمی احترام اور مفادات پر قائم ہیں۔

بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان فارن آفس مشاورت کا سلسلہ بحال

ڈھاکہ: بنگلہ دیشی میڈیا کے مطابق پاکستان اور بنگلہ دیش کے دفتر خارجہ کا مشاورتی اجلاس آج ڈھاکا میں ہورہا ہے، مشاورتی اجلاس میں دونوں ممالک کے خارجہ سیکرٹری وفود کی قیادت کریں گے۔ بنگلہ دیشی میڈیا کا بتانا ہے کہ پاکستان کی خارجہ سیکرٹری آمنہ بلوچ ایف او سی میں شرکت کے لیے گزشتہ روز ڈھاکا پہنچی ہیں، اجلاس میں باہمی دلچسپی کے امور، علاقائی صورتحال اور دوطرفہ تعاون کے فروغ پر گفتگو ہونا طے پایا ہے۔ پاکستان کے ڈپٹی وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کا اپریل کے آخری ہفتے میں بنگلہ دیش کا دورہ متوقع ہے۔

عراق سے گرد وغبار کا طوفان سعودی عرب پہنچ گیا

ریاض، 17 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب کے محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ ملک کے بیشتر علاقوں سے ہوتا ہوا گرد وغبار کا طوفان نجران پہنچ گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق گرد وغبار کے طوفان کے باعث محکمہ تعلیم ریجن کے تمام سکولوں میں تدریسی عمل متاثر ہوا ہے، گزشتہ روز طلبہ اور اساتذہ کی سلامتی کے لیے تدریسی عمل آن لائن انجام دیا گیا۔ محکمہ شہری دفاع نے تمام رہائشیوں کو گھروں تک محدود رہنے کی ہدایت کرتے ہوئے بلاضرورت گاڑی پر سفر کرنے سے منع کیا ہے۔ بالائی علاقوں میں بارش کا بھی امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کے محکمہ شہری دفاع کا کہنا ہے کہ گرد وغبار کے طوفان سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، الباحہ، عسیر، ریاض، قصیم اور مشرقی ریجن بھی متاثر ہوں گے۔ مذکورہ علاقوں میں مطلع گرد آلود رہے گا اور حد نگاہ متاثر ہوگی جبکہ بالائی علاقوں میں ہلکی بارش ہوسکتی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز عراق کے جنوبی اور وسطی علاقوں میں شدید ریت کا طوفان آنے کے باعث نظام زندگی درہم برہم ہوگیا تھا، سانس میں تکلیف کے باعث ہزاروں افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا۔ جبکہ بصرہ اور نجف کے ہوائی اڈوں کو بند کردیا گیا۔ عراقی وزارت صحت کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ دارالحکومت بغداد میں 1,014 افراد، جب کہ مثنیٰ صوبے میں 874 مریض لائے گئے۔ ترجمان سیف البدر کے مطابق اسپتالوں میں لائے گئے زیادہ تر مریضوں کو گرد وغبار کے باعث سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہے، تاہم کسی کے مرنے کی اطلاع سامنے نہیں آئی۔ رپورٹس کے مطابق شہری ماسک پہن کر سنسان سڑکوں پر چلتے نظر آئے۔ ہوا میں گرد اتنی شدید تھی کہ نظریں بمشکل ایک کلومیٹر سے آگے دیکھ سکتی تھیں۔

ٹائمز کی 100 بااثر شخصیات کی فہرست میں ٹرمپ-مسک کے ساتھ محمد یونس بھی شامل

ٹائمز کی 100 بااثر شخصیات کی فہرست جاری، ڈونالڈ ٹرمپ، ایلون مسک اور محمد یونس شامل لیکن اس بار کوئی بھی ہندوستانی شخصیت فہرست میں جگہ نہ بنا سکی۔ ٹائمز میگزین کی طرف سے دنیا کے 100 با اثر لوگوں کی فہرست سامنے آگئی ہے۔ اس فہرست میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ان کے قریبی دوست اور حکومت میں معاون ایلون مسک کا نام بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی بنگلہ دیش کے عبوری سربراہ محمد یونس کو بھی اس فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ ٹائمز میگزین کی 100 بااثر شخصیتوں میں ایک بھی ہندوستانی کا نام شامل نہیں ہے۔ ٹائمز میگزین کی طرف سے جاری 100 لوگوں کی فہرست کو الگ الگ زمرے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ زمرے ہیں- رہنما، آئیکانس، ٹائٹنس اور اداکار۔ اس کے علاوہ اینوویٹرس اور پائنیرس کو بھی اس میں جگہ دی جاتی ہے۔ رہنما کی فہرست میں ایک ہندنژاد ریشما کیولرمانی کو جگہ تو ملی ہے، لیکن وہ ہندوستانی شہری نہیں ہیں، کیولرمانی فی الحال دوا ساز کمپنی ویرٹیکس کی سی ای او ہیں۔ وہ جب امریکہ گئیں تھیں تب ان کی عمر محض 11 سال تھی۔ اب وہ امریکہ کی مشہور بایوٹکنالوجی کمپنی کی سی ای او ہیں۔ رہنما کی فہرست میں برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ نوبل انعام یافتہ محمد یونس کو بھی اس کا حصہ بنایا گیا ہے۔ یونس بنگلہ دیش میں عبوری سربراہ کے طور پر اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ہی خبروں میں ہیں۔ وہ مسلسل مختلف طرح کے بیانات دے رہے ہیں جس سے ان کی خوب چرچا ہو رہی ہے۔ وہیں امریکی نائب صدر جیڈی وینس بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں شی جن پنگ، روس کے ولادیمیر پوتن جیسے قدآور رہنما شامل نہیں ہیں۔ وہیں فرانس اور جرمنی کے طاقتور رہنماؤں کو بھی اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ٹائمز میگزین کے بااثر لوگوں کی فہرست میں ان رہنماؤں کو ہی شامل کیا جاتا ہے جو حال ہی میں ابھرے ہوں اور ان کے آنے سے کوئی تبدیلی یا اثر پڑا ہو۔ ٹائمز میگزین کی 100 بااثر شخصیات کی فہرست میں ہندوستان سے لے کر چین اور روس تک کسی بھی بڑے رہنما کو جگہ نہیں ملی ہے۔ گزشتہ سال کی بات کی جائے تو 2024 میں ٹائمز کی فہرست میں ہندوستان سے دو نام شامل تھے۔ پہلوان ساکشی ملک اور اداکارہ عالیہ بھٹ کا۔ ساکشی کو جب 100 بااثر شخصیتوں میں شامل کیا گیا تھا تو اس وقت پہلوانوں کی تحریک چل رہی تھی اور وہ کافی سرخیوں میں تھیں۔ اس کے علاوہ عالیہ بھٹ بھی اپنی فلموں اور نجی زندگی کو لے کر خبروں میں بنی ہوئی تھیں، جس کا انہیں فائدہ ملا۔

ٹرمپ کی معاشی پالیسی پر کیلیفورنیا کا بڑا وار

امریکی حکومت کے خلاف مقدمہ دائر

واشنگٹن: امریکی ریاست کیلیفورنیا نے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹیرف پالیسیوں کے خلاف وفاقی حکومت پر مقدمہ دائر کردیا ہے۔ گورنر گیون نیوزم اور اٹارنی جنرل روب بونٹا نے بدھ کے روز اعلان کیا کہ ٹرمپ کو یکطرفہ طور پر درآمدی اشیاء پر بھاری ٹیرف عائد کرنے کا کوئی آئینی اختیار نہیں ہے۔ یہ اب تک کا سب سے سخت قانونی ردعمل ہے جس سے امریکہ کی اندرونی معاشی سیاست میں تناؤ مزید بڑھ گیا ہے۔ نیوزم نے اسے "ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی خودکش معاشی چال" قرار دیا۔ کیلیفورنیا، جو 40 ملین آبادی کے ساتھ امریکی معیشت کا 14 فیصد حصہ ہے، عالمی تجارت متاثر ہونے کی صورت میں اربوں ڈالر کا نقصان اٹھا سکتا ہے۔ گورنر نیوزم نے کہا کہ ٹرمپ کی معاشی پالیسیاں نہ صرف کاروباروں کو نقصان پہنچا رہی ہیں بلکہ ان ووٹروں کو بھی متاثر کررہی ہیں جنہوں نے ان پر اعتماد کیا۔ ٹرمپ نے بین الاقوامی تجارتی توازن کو بہتر بنانے کے نام پر پہلے میکسیکو، کینیڈا، اور پھر درجنوں ممالک پر بھاری ٹیرف لگا دیے، جن میں اتحادی بھی شامل تھے۔ ان اقدامات نے عالمی اسٹاک مارکیٹ کو شدید نقصان پہنچایا، اور کھربوں ڈالر کی قدر ختم ہوگئی۔ کیلیفورنیا کے مقدمے میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ ٹرمپ نے International Emergency Economic Powers Act کو غلط استعمال کیا، جب کہ ٹیرف عائد کرنے کا اختیار صرف کانگریس کو حاصل ہے۔ اٹارنی جنرل روب بونٹا نے کہا، ٹرمپ قانون سے بالاتر نہیں ہیں، ہم عدالت سے مطالبہ کررہے ہیں کہ وہ آئین کی حفاظت کرے۔ ادھر وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے مقدمے کو سیاسی چال قرار دیتے ہوئے کہا کہ "نیوزم اپنے ریاست کے مسائل چھوڑ کر صدر ٹرمپ کی قومی تجارتی اصلاحات میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔"

ہارورڈ یونیورسٹی کو غیر ملکی طلبہ کی میزبانی سے محروم کردیں گے، ٹرمپ حکومت کی دھمکی

امریکا میں ہوم لینڈ سیکیورٹی کی وزیر کرسٹی نوئم نے دھمکی دی ہے کہ اگر ہارورڈ یونیورسٹی نے بین الاقوامی طلبہ کی 'غیر قانونی اور پرتشدد سرگرمیوں' کا ریکارڈ نہ دیا تو حکومت تاریخی جامعہ کی غیر ملکی طلبہ کو داخلہ دینے کی صلاحیت سے محروم کردے گی۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق محکمہ قومی سلامتی (ڈی ایچ ایس) کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ کرسٹی نوئم نے ایک سخت خط لکھا ہے، جس میں 30 اپریل 2025 تک ہارورڈ کے غیر ملکی اسٹوڈنٹ ویزا ہولڈرز کی غیر قانونی اور پرتشدد سرگرمیوں کا تفصیلی ریکارڈ طلب کیا گیا ہے، بصورت دیگر اسٹوڈنٹ اینڈ ایکسچینج وزیٹر پروگرام (ایس ای وی پی) سرٹیفکیشن کو فوری طور پر ختم کرنے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ڈی ایچ ایس کے مطابق یہ سرٹیفکیٹ یونیورسٹیوں کو داخل ہونے والے بین الاقوامی طالب علموں کو فارم جاری کرنے کی اجازت دیتا ہے، جسے وہ امریکا میں داخل ہونے کے لیے ویزا کے لیے درخواست دینے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ یونیورسٹی کے اعداد وشمار کے مطابق، ہارورڈ یونیورسٹی میں 6 ہزار 793 غیر ملکی طالب علم ہیں،، جو 2024-25 کے تعلیمی سال میں اس کے اندراج کا 27.2 فیصد ہیں۔ بدھ کے روز ڈی ایچ ایس نے ہارورڈ کو دی جانے والی 2 ارب ڈالر سے زائد کی وفاقی گرانٹس کو منسوخ کرنے کا بھی اعلان کیا تھا۔ سی این این نے اضافی معلومات کے لیے ڈی ایچ ایس سے رابطہ کیا ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ یونیورسٹی اس خط سے آگاہ ہے، لیکن وہ اپنے سابقہ بیان پر قائم ہیں کہ وہ اپنی آزادی یا اپنے آئینی حقوق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'ہم قانون کی پاسداری جاری رکھیں گے، اور توقع کرتے ہیں کہ انتظامیہ بھی ایسا ہی کرے گی، اگر ہماری کمیونٹی کے کسی رکن کے خلاف وفاقی کارروائی کی جاتی ہے، تو ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ واضح شواہد پر مبنی ہوگا، طے شدہ قانونی طریقہ کار پر عمل کیا جائے گا، اور تمام افراد کو فراہم کردہ آئینی حقوق کا احترام کرے گا۔ طلبہ کے شمارے 'ہارورڈ کرمسن' کے مطابق ڈی ایچ ایس کے خط میں ہارورڈ یونیورسٹی پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ یہودی طالب علموں کے لیے 'معاندانہ تعلیمی ماحول' پیدا کر رہی ہے، سی این این اس خط کی ایک کاپی حاصل کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اخبار کے مطابق خط میں کہا گیا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی میں غیر ملکی طالب علموں کا داخلہ ایک اعزاز ہے، گارنٹی نہیں۔ دی کرمسن کی رپورٹ کے مطابق خط میں یونیورسٹی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ویزا ہولڈرز کی جانب سے دیگر طالب علموں یا یونیورسٹی اہلکاروں کو دی جانے والی دھمکیوں، اسکول کے تعلیمی ماحول میں رکاوٹ اور دیگر طالب علموں یا آبادیوں کو دھمکیاں دینے یا احتجاج میں حصہ لینے کے نتیجے میں کی جانے والی کسی بھی تادیبی کارروائی کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ہارورڈ یونیورسٹی میں 2 ارب ڈالر سے زائد کی گرانٹس اور معاہدوں کو منجمد کردیا تھا، کیوں کہ یونیورسٹی حکام نے پالیسی میں اہم تبدیلیاں کرنے سے انکار کردیا تھا۔ ہارورڈ نے تنوع، مساوات اور شمولیت کے پروگراموں کو ختم کرنے، کیمپس کے مظاہروں میں ماسک پہننے پر پابندی لگانے، میرٹ کی بنیاد پر بھرتیوں اور داخلوں میں اصلاحات نافذ کرنے اور فیکلٹی اور منتظمین کی طاقت کو کم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ٹرمپ حکام کا کہنا ہے کہ وائٹ ہاؤس کے مطالبات کا مقصد غزہ میں اسرائیل حماس جنگ کے جواب میں کیمپس میں ہونے والے متنازع مظاہروں کے بعد 'یہود دشمنی' کا مقابلہ کرنا ہے۔ امریکی انتظامیہ نے درجنوں یونیورسٹیوں اور کالجوں کے سیکڑوں طلب، اساتذہ اور محققین کے ویزے منسوخ کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ کچھ ہائی پروفائل مقدمات ہیں، جن میں مبینہ طور پر دہشت گرد تنظیموں کی حمایت شامل ہے، جب کہ دیگر میں نسبتاً معمولی جرائم شامل ہیں، جیسے سالوں پرانی بدسلوکی کے واقعات کو جواز بنایا گیا ہے۔

یوپی میں وقف املاک کا ڈیٹا جاری

750 سے زیادہ زمینوں کا ہورہا ہے غلط استعمال

لکھنؤ۔(پی این ایس) ریاست میں 750 سے زیادہ وقف املاک کا غلط استعمال ہورہا ہے۔ یہ جائیدادیں وقف بورڈ نے لوگوں کو رہائش، مذہبی اور تعلیمی مقاصد اور قبرستان کے لیے دی تھیں، لیکن موقع پر ہی ان کا استعمال کچھ اور وجوہات کی بنا پر کیا جارہا ہے۔ مختلف اضلاع سے اس سلسلے میں حکومت کو بھیجی گئی اطلاعات کے مطابق، ریاست میں سب سے زیادہ وقف املاک (204) دوسرے مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں، رام پور میں ہیں۔ ان میں سے کئی جائیدادیں تجارتی مقاصد کے لیے بھی استعمال ہورہی ہیں۔ سال 2022 میں ریاستی حکومت نے تمام ضلع مجسٹریٹس کو اپنے متعلقہ اضلاع میں واقع وقف املاک کی رپورٹ بھیجنے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے بعد ریاست بھر میں وقف املاک کی رپورٹ حکومت کو بھیجی گئی۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر حکومت نے ان جائیدادوں کی دوبارہ جانچ کی ہدایات دی تھیں۔ اب تک تقریباً 2528 وقف املاک کی رپورٹ حکومت کو بھیجی گئی ہے۔ ان میں سے 761 جائیدادیں ایسی ہیں جو کچھ اور مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں۔

کئی جائیدادوں کو تجارتی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جارہا ہے، جبکہ 25 جائیدادوں کو وقف املاک قرار دینے کا معاملہ عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے۔ ان میں سے چندولی میں سب سے زیادہ 15 جائیدادیں ہیں اور مظفر نگر میں چار جائیدادیں ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ بنکی، ہمیر پور، جھانسی، کاس گنج، لکھیم پور کھیری اور سدھارتھ نگر کی ایک ایک جائیداد کے کیس عدالت میں زیر التوا ہیں۔

اب تک کی جانچ رپورٹ کے مطابق امبیڈکر نگر میں 15 جائیدادیں اچھی حالت میں ہیں اور 15 کو دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ امیٹھی میں چھ کا صحیح استعمال ہورہا ہے اور چھ کو دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اٹاوہ میں 11 کا صحیح استعمال ہورہا ہے اور 11 کا غلط استعمال ہورہا ہے۔ گوتم بدھ نگر میں ایک ایک صحیح استعمال ہورہا ہے، ہمیر پور میں چار اور ایک غلط استعمال ہورہا ہے۔ امروہہ میں پانچ کا صحیح استعمال غلط طریقے سے ہورہا ہے۔

باغپت میں 44 میں سے 44 جائیدادوں کا غلط استعمال کیا جارہا ہے اور چار کا غلط استعمال ہورہا ہے۔ بارہ بنکی میں، 21 میں سے تین جائیدادیں دوسرے مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں۔ اسی طرح جھانسی میں 20 میں سے ایک جائیداد کو دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

رپورٹ کے مطابق مظفر نگر میں 1,498 جائیدادیں اصلی ہیں اور 178 جائیدادیں دیگر مقاصد کے لیے استعمال کی جارہی ہیں۔ اسی طرح سہارنپور میں 108 کے بجائے 112 کا استعمال دوسرے کاموں کے لیے کیا جارہا ہے۔ آگرہ میں ایک وقف املاک کو صحیح معنوں میں استعمال کیا جارہا ہے، جب کہ 98 کو دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ کالونی میں پانچ جائیدادوں کا صحیح استعمال کیا جارہا ہے اور 47 دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔ اناؤ میں سات جائیدادیں درست ہیں اور 40 دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں، لکھیم پور کھیری میں 23 جائیدادیں درست ہیں اور 20 دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں، پیلی بھیت میں 17 جائیدادیں درست ہیں اور 17 دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہورہی ہیں۔

رامپور: بینک آف بڑودہ کی برانچ میں لگی آگ

کمپیوٹر اور دستاویزات جل کر راکھ، فائر بریگیڈ نے قابو پایا

رام پور۔(پی این ایس) ملک کے بلاس پور روڈ پر راٹھونڈا میں واقع بینک آف بڑودہ کی برانچ میں جمعرات کی صبح آگ لگ گئی۔ جس سے کمپیوٹر، فرنیچر، اے سی، سامنے کی چھت اور کاغذی دستاویزات جل گئے۔ فائر بریگیڈ نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پالیا۔ آگ اسٹرانگ روم میں رکھی نقدی تک نہیں پہنچی۔ جس سے بڑا نقصان ہونے سے بچ گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ صبح چھ بجے کے قریب راہگیر بلاس پور روڈ سے گزر رہے تھے۔ بینک برانچ کے اندر سے دھواں نکلتا دیکھ کر اس نے دوسرے لوگوں کو اطلاع دی۔ صبح بینک کے ملازم نے آکر تالا کھولا تو دیکھا کہ اس میں دھواں بھرا ہوا تھا اور اس میں آگ جل رہی تھی۔ اس نے فوراً برانچ منیجر وجے آنند کو اس کی اطلاع دی۔ کچھ دیر بعد برانچ منیجر بھی آگیا۔ اس نے فائر بریگیڈ کو اطلاع دی اور ڈسٹرکٹ لیڈ بینک منیجر کو اطلاع دی۔ ڈسٹرکٹ لیڈ بینک منیجر مدن موہن پرساد صبح تقریباً آٹھ بجے موقع پر پہنچے۔ معائنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ بینک میں برقی پینل کے قریب شارٹ سرکٹ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بنک کی چھت کی اگلی چھت کو آگ لگ گئی۔ آہستہ آہستہ آگ نیچے رکھے کمپیوٹرز اور فرنیچر تک پہنچ گئی۔ اے سی سمیت دیگر دستاویزات بھی جل کر راکھ ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک طرف کیشیئر کا کاؤنٹر بھی جل گیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بینک برانچ میں فائر سیفٹی کا سامان نصب کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ لیڈ بینک کے منیجر نے بتایا کہ اب ریجنل آفس کی ٹیم بینک برانچ پہنچ کر نقصان کا اندازہ لگائے گی۔

میں راہل کے ساتھ رہوں گی، میرے شوہر بچوں کا خیال رکھیں

فرار ہونے والی ساس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا

علی گڑھ۔(پی این ایس) ضلع کی انوکھی محبت کی کہانی اب تھانے کی دہلیز تک پہنچ گئی ہے۔ بیٹی کی شادی کے دن ساس اپنے ہونے والے داماد راہل کے ساتھ تھانے پہنچی اور کھلے عام کہا کہ اب وہ اس شخص کے ساتھ رہیں گی جس کے ساتھ وہ بھاگی تھی۔ اس نے صاف کہا کہ اب پیچھے کچھ نہیں بچا، میرے شوہر اپنے بچوں کے ساتھ رہیں اور میں راہل کے ساتھ رہوں گی۔ ساس نے بتایا کہ وہ صرف 200 روپے اور ایک موبائل فون لے کر گھر سے نکلی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا شوہر جتیندر شراب پینے کے بعد اسے مارتا تھا، اسے پیسے نہیں دیتا تھا اور اس پر اپنی بیٹی کے ہونے والے داماد کے ساتھ تعلقات کا شک کرتا تھا۔ اس سے تنگ آکر اس نے راہل کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اس عورت نے زیورات اور رقم لے کر بھاگنے کے الزامات کو بھی جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کچھ نہیں لیا۔ راہل نے کہا کہ وہ اور یہ عورت علی گڑھ سے کاس گنج، بریلی، مظفر پور کے راستے نیپال کی سرحد پر پہنچے تھے۔ لیکن جیسے ہی یہ خبر وائرل ہوئی، دونوں واپس آگئے۔ اس کے علاوہ اس عورت کا کہنا ہے کہ انہیں معلوم تھا کہ پولیس ان کا پیچھا کر رہی ہے، اس لیے انہوں نے خود سپردگی کر دی۔ اب وہ کسی بھی قیمت پر راہل کے ساتھ رہنا چاہتی ہے اور اس سے شادی کرنے پر بضد ہے۔ پولیس اب دونوں کے بیانات کی بنیاد پر قانونی کارروائی کو آگے بڑھا رہی ہے۔

بچیاں قوم وملت کا قیمتی اثاثہ ہیں

ان کی دینی وعصری تعلیم ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے: ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

لکھنؤ۔(پریس ریلیز): "بچیاں قوم وملت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ ان کی دینی واخلاقی تربیت کے ساتھ عصری تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔" ان خیالات کا اظہار جامعۃ الحسنات للبنات، دوبگا (لکھنؤ) کے بانی و ناظم ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی نے نئے تعلیمی سال کے آغاز پر جاری اپنے بیان میں کیا۔

ڈاکٹر ندوی نے کہا کہ جس معاشرے میں خواتین تعلیم یافتہ ہوں، وہاں کی نسلیں باشعور، بااخلاق اور پُرامن ہوتی ہیں۔ بچیوں کی تعلیم و تربیت نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کو سنوارنے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے والدین، سرپرستوں اور ذمہ داران قوم کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو دینی وعصری تعلیم سے آراستہ کریں اور ان کی فکری واخلاقی رہنمائی میں کوتاہی نہ برتیں۔

انہوں نے بتایا کہ جامعۃ الحسنات للبنات میں تعلیمی سال 15 اپریل سے باقاعدہ آغاز کر چکا ہے اور داخلے کی کارروائی جاری ہے۔ قدیم طالبات کے لیے تجدید داخلہ کا عمل بھی شروع ہوچکا ہے۔ داخلے کے خواہشمند حضرات سے گزارش ہے کہ طالبات کے ساتھ سابقہ جماعت کی مارک شیٹ، آدھار کارڈ کی فوٹو کاپی، دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر (طالبہ اور اس کے محرم سرپرست کی) لازمی طور پر جمع کرائیں۔ بغیر ان دستاویزات کے داخلہ کی کارروائی مکمل نہیں سمجھی جائے گی۔ 25 اپریل سے تدریسی سرگرمیوں کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ اس موقع پر جامعہ کی پرنسپل محترمہ رضیہ آرزو تیمی نے کہا کہ ہمارا ادارہ بچیوں کی تعلیم وتربیت میں ہمہ جہت کوشش کر رہا ہے۔ یہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کو بھی خصوصی اہمیت دی جاتی ہے تاکہ طالبات ایک مکمل، باشعور اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ جامعۃ الحسنات للبنات لکھنؤ کے پرامن اور تعلیمی ماحول میں بچیوں کی شخصیت سازی، دینی فہم اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، جو اس ادارے کا امتیازی وصف ہے۔

جونپور: نامعلوم گاڑی کی زد میں آنے سے دو نوجوان کی موت

جونپور۔(یو این آئی) اترپردیش کے ضلع جونپور کے سرائے خواجہ تھانہ علاقے میں بائیک سوار دو نوجوان کی نامعلوم گاڑی کی زد میں آنے سے موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ علاقے کے چپٹا پور بازار میں ایک بائیک پر دو افراد کسی کام سے چپٹا پور بازار گئے تھے۔ بدھ کی رات میں تقریباً دس بجے اپنے گھر کی طرف آرہے تھے کہ پیچھے سے نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی جہاں پر دونوں نوجوان کی موت ہوگئی۔ مہلوکین کی شناخت پرویش یادو (36) و پرتیک کمار (34) کے طور پر کی گئی ہے۔

صرف بھاگ کر شادی کرنے کی بنیاد پر تحفظ نہیں دیا جاسکتا

ہائی کورٹ نے کہا، اپنی مرضی سے شادی کرنے والے جوڑوں کو سماج کا سامنا کرنا سیکھنا ہوگا

پریاگراج۔(پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ اپنی مرضی سے شادی کرنے والے جوڑوں کو سماج کا سامنا کرنا سیکھنا ہوگا۔ صرف بھاگ کر شادی کرنے کی بنیاد پر سیکورٹی فراہم نہیں کی جاسکتی۔ انہیں ثابت کرنا ہوگا کہ ان کی زندگی اور آزادی کو حقیقی خطرہ ہے۔ جسٹس سوربھ سریواستو نے چترکوٹ کی شریا کیسروانی کی عرضی کو نمٹاتے ہوئے یہ تبصرہ کیا۔ چترکوٹ کے کروی تھانے کی رہنے والی شریا نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ مخالفین کو ہدایت دی جائے کہ وہ اس کی پرامن ازدواجی زندگی میں مداخلت نہ کریں۔

درخواست گزار کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ شادی کرنے والے جوڑے بالغ تھے۔ سول میرج کی درخواست ڈسٹرکٹ میرج آفیسر کو جمع کرائی گئی ہے۔ گھر والوں کی مرضی کے خلاف شادی کی۔ خدشہ ہے کہ اس کے گھر والے اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لڑکی کے ساتھ پہلے بھی زیادتی ہوچکی ہے۔ ایسے میں انہیں تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔

عدالت نے کہا کہ درخواست گزاروں نے ایس پی چترکوٹ کو ایک نمائندگی دی ہے۔ پولیس اصل خطرے کی بنیاد پر قانونی کارروائی کر سکتی ہے۔ ریکارڈ پر ایسی کوئی حقیقت نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ درخواست گزار شدید خطرے میں ہیں اور انہیں تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔ مخالفین کی جانب سے درخواست گزاروں پر جسمانی یا ذہنی حملے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔

درخواست گزاروں نے مخالفین کے کسی غیر قانونی اقدام کے حوالے سے ایف آئی آر کے اندراج کے لیے متعلقہ تھانے کو کوئی درخواست بھی نہیں دی۔ اور نہ ہی مقدمہ درج کرنے کے لیے کوئی حقائق پیش کیے گئے۔ ایسے میں پولیس کو تحفظ فراہم کرنے کا کوئی کیس نہیں ہے۔

درخواست نمٹاتے ہوئے عدالت نے کہا کہ کسی بھی مسئلے کی صورت میں پولیس درخواست جمع کرانے پر مناسب کارروائی کرے گی۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے اتفاق رائے کے رشتوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے جو ایک لمحے میں بنتے اور ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ بریک اپ سے پیدا ہونے والی انتقام کی آگ میں ازدواجی رشتے کا تقدس جل رہا ہے۔ نئی نسل میں متفقہ قریبی رشتوں سے پیدا ہونے والے تنازعات کو مجرم قرار دینے کا رجحان بڑھ رہا ہے، جو در حقیقت قانون کا غلط استعمال ہے۔

اس سخت ریمارک کے ساتھ جسٹس کرشنا پہل کی عدالت نے باندہ کے رہنے والے ارون کمار مشرا کی درخواست ضمانت منظور کر لی جس پر ایک 25 سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کا الزام ہے۔ عدالت نے کہا کہ فوجداری قانون کے غلط استعمال کو ناکام مباشرت تعلقات سے پیدا ہونے والے تنازعات کا بدلہ لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ متاثرہ خاتون کو معلوم تھا کہ ملزم کی اس سے قبل تین خواتین سے شادی ہوئی تھی۔ پھر بھی اس سے رشتہ برقرار رکھا۔ متاثرہ نے ضلع باندہ کے خواتین تھانے میں ملزم کے خلاف عصمت دری کا مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس پر الزام تھا کہ وہ دہلی کے ایک پرائیویٹ بینک میں کام کرتی تھی۔

اس ملاقات کے دوران ملزم نے اسے اپنی کمپنی میں نوکری دلانے کو کہا تو اس نے نوکری چھوڑ دی۔ اس کے بعد وہ ملزم کے ساتھ کمپنی میں کام کرنے لگی۔ الزام ہے کہ جنوری 2024 میں ملزم نے اسے نشہ آور چیز پلا کر ریپ کیا۔ اس نے اسے فحش ویڈیو بنا کر بلیک میل بھی کیا۔

مرادآباد: بی جے پی لیڈر کے قبضے پر بلڈوزر کارروائی

ایم ایل اے رتیش گپتا حامیوں کے ساتھ دھرنے پر بیٹھے

مرادآباد۔(پی این ایس) اترپردیش کے ضلع مرادآباد میں منڈی کمیٹی کی سرکاری زمین پر ہوئے مبینہ ناجائز قبضوں کو ہٹانے کے لیے انتظامیہ نے بدھ کو بلڈوزر ایکشن کی منصوبہ بندی کی تھی لیکن جیسے ہی کارروائی شروع ہوئی، شہر کے بی جے پی ایم ایل اے رتیش گپتا موقع پر پہنچ گئے اور حامیوں کے ساتھ دھرنے پر بیٹھ گئے۔ ان کے احتجاج کے بعد حکام کو کارروائی درمیان میں روکنی پڑی۔ ذرائع کے مطابق، منڈی کمیٹی میں برسوں سے غیر قانونی تعمیرات جاری تھیں۔ یہاں کل 273 دکانیں الاٹ کی گئی ہیں، جن میں سے 15 سے 20 دکانوں پر ناجائز قبضے کر کے پکے یا عارضی ڈھانچے کھڑے کر لیے گئے تھے۔ کمیٹی کی انچارج سکریٹری مہادیوی کے مطابق، انھوں نے بالا حکام کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے یہ کارروائی شروع کی تھی اور ان کی نیت کسی خاص سیاسی جماعت کو نشانہ بنانے کی نہیں تھی۔

جب بی جے پی ایم ایل اے دھرنے پر بیٹھے تو سٹی مجسٹریٹ نے انھیں کئی بار منانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے۔ بالآخر ایک سینئر افسر کے فون پر ایم ایل اے نے دھرنا ختم کیا، تاہم اس دوران کارروائی ملتوی ہوگئی۔ سکریٹری مہادیوی کا کہنا ہے کہ اب آگے کی کارروائی حکام کی نئی ہدایات پر منحصر ہے۔ منڈی کمیٹی کی زمین 44 ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہے، جہاں موقع پر تقریباً 550 سے زیادہ پکے اور کچے تعمیرات پائے گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان میں سے 250 سے زائد تعمیرات غیر قانونی ہیں۔ ان میں کچھ لوگوں نے ٹن کی چھت ڈال کر قبضہ کیا ہے، تو کچھ نے دو منزلہ عمارتیں بھی کھڑی کر لی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ دنوں بھی کچھ عارضی تعمیرات گرائی گئی تھیں، جبکہ بدھ کے روز باقی تجاوزات کے خلاف بلڈوزر ایکشن کی شروعات ہوئی۔ اس دوران بی جے پی کے ایک مقامی لیڈر اور منڈل نائب صدر ڈال چند سینی کے مبینہ غیر قانونی تعمیر کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس پر ایم ایل اے رتیش گپتا احتجاج کرتے ہوئے دھرنے پر بیٹھ گئے۔

ایم ایل اے گپتا نے الزام لگایا کہ منڈی انتظامیہ نے شفاف طریقے سے الاٹمنٹ نہیں کیے اور زیادہ تر دکانیں بعد میں غیر قانونی طور پر الاٹ کر دی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سنہ 1980 میں 44 ایکڑ زمین پر بنی اس منڈی میں ابتدائی طور پر 258 دکانوں کی منظوری دی گئی تھی لیکن بعد میں یہ تعداد 600 تک پہنچ گئی، جس سے بدنظمی پیدا ہوئی۔ منڈی کمیٹی میں ناجائز قبضوں کا مسئلہ نیا نہیں ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اقتدار میں رہنے والی جماعت کے لیڈر اکثر ایسی زمینوں پر قبضہ کرتے رہے ہیں، اور موجودہ وقت میں زیادہ تر قبضے بی جے پی سے وابستہ افراد کے بتائے جاتے ہیں۔ تاہم، دھرنے کے بعد یہ سوال ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ کیا قانون سب کے لیے برابر ہے یا نہیں؟

کوشامبی میں وقف بورڈ کی جائیداد پر بڑی کارروائی

93 بیگھہ زمین سرکاری اراضی کے طور پر درج

کوشامبی ۔(پی این ایس) اترپردیش کے کوشامبی ضلع میں وقف بورڈ کی جائیداد پر ایک بار پھر بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ انتظامیہ نے تحصیل سراٹھو کے کڑا دھام ملر میں وقف بورڈ کی 93 بیگھہ جائیداد کو تجاوزات سے آزاد کروا کر سرکاری کھاتے میں رجسٹر کروالیا ہے۔ کوشامبی کے ڈی ایم مدھوسودن ہلگی نے کہا کہ ضلع میں کل 98.95 ہیکٹر اراضی وقف بورڈ کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔ جس میں اب تک 93 بیگھہ وقف املاک کو قبضے سے آزاد کروا کر سرکاری کھاتے میں رجسٹر کیا جاچکا ہے۔ جانچ میں پتہ چلا ہے کہ وقف بورڈ کے نام سے پہلے گاؤں کی سوسائٹی کے کھاتے میں زمین کا اندراج تھا۔ ضلع کی تینوں تحصیلوں میں تحقیقاتی ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔ گاؤں کی سوسائٹی کی کھتونی کو بھی چیک کیا جارہا ہے۔ زیادہ تر وقف املاک قبرستانوں اور مدارس پر بنی ہیں۔ وقف جائیداد سے پہلے گاؤں کی سوسائٹی کے کھاتے میں کچھ زمین کا اندراج تھا۔ تحقیقات کے بعد وقف املاک کو قبضے سے آزاد کرایا جائے گا اور پھر ہم اس اراضی کو سرکاری کھاتے میں درج کرائیں گے۔ دوسری طرف وقف بل میں ترمیم کے بعد وقف سے متعلق جائیدادوں کی حیثیت کو لے کر میرٹھ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر محمد روحیل عالم نے بتایا کہ اب تک کے ریکارڈ کے مطابق ضلع میں سنی وقف بورڈ کی 2661 اور شیعہ وقف بورڈ کی 81 جائیدادوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان میں سے کسی جائیداد کی سرکاری اراضی کے طور پر نشاندہی ہوئی تو قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال ایسی کوئی جائیداد سامنے نہیں آئی۔

سرکاری اراضی کو وقف جائیداد کہہ کر کرلیا قبضہ

ایس ایس پی نے کروائی جانچ، انکشاف ہوا، 11 افراد پر ایف آئی آر

بریلی۔(پی این ایس) وقف ایکٹ کا نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے ہی قبضہ مافیا نشانے پر آگیا ہے۔ ایس ایس پی انوراگ آریہ نے بریلی کے سی بی گنج معاملے میں شکایت پر ایس پی سٹی مانوش پاریک سے معاملے کی جانچ کروائی۔ پتہ چلا کہ ایک فراڈ نے فرضی ٹرسٹ بنا کر ریکارڈ میں درج سرکاری اراضی پر قبرستان کے طور پر قبضہ کرلیا اور اسے وقف کے طور پر رجسٹر کرلیا۔ یہاں دکانیں بنا کر پیسہ کمایا جارہا ہے۔ مافیا اس حوالے سے عدالتی حکم کو بھی دبا رہا ہے۔ ایس ایس پی کی مداخلت پر متاثرہ نے 11 افراد کے خلاف فراڈ، جعلی دستاویزات بنانے اور مارپیٹ کے الزام میں رپورٹ درج کرادی۔ چونکہ معاملہ پرانا ہے اس لیے آئی پی سی کی دفعات کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ اسے بعد میں نئے وقف ایکٹ کی دفعہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ گاؤں سارنیا کے رہائشی پوتن شاہ نے ایس ایس پی انوراگ آریہ کو بتایا کہ ان کے گاؤں کھتونی میں ایک قیمتی زمین قبرستان کے نام پر رجسٹرڈ ہے، یہ سرکاری زمین ہے۔ اس نے بتایا کہ اسی گاؤں کے علی نے سید حامد حسن نامی شخص کو فقیر بنا کر قبرستان کی زمین کے ایک حصے پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے لوگوں کو جھاڑ پھونک کروا کر دھوکہ دینا شروع کر دیا۔ اس سے ہونے والی آمدنی میں اس نے اپنا حصہ لینا شروع کر دیا۔ حامد حسن کی موت کے بعد ان کی لاش کو اسی مقام پر قبر کھود کر دفن کیا گیا۔ پھر اس زمین کے ساتھ تقریباً تین بیگھہ اراضی اور قبرستان کے ایک حصے پر قبضہ کرنے کی نیت سے مزار تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ جب اس نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو اسے مارا پیٹا گیا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دے کر بھگا دیا گیا۔

میرٹھ میں سنسنی خیز واردات کا انکشاف

بیوی نے عاشق کے ساتھ مل کر کیا شوہر کا قتل، سانپ کے ڈسنے سے نہیں ہوئی تھی موت

میرٹھ۔(پی این ایس) اترپردیش کی میرٹھ پولیس نے جمعرات کے روز ایک سنسنی خیز قتل کیس کا انکشاف کیا ہے۔ یہ معاملہ اکبر پور سادات گاؤں میں ایک نوجوان امت مکی کی مشتبہ موت سے متعلق ہے۔ پولیس کے مطابق بیوی نے عاشق کے ساتھ مل کر شوہر کو قتل کیا۔ پولیس نے معاملے کے ملزمان رویتا اور امردیپ کو گرفتار کرلیا ہے۔ ایس پی راکیش مشرا نے کہا کہ امت کے قتل کی سازش رویتا اور امردیپ نے ایک ہفتہ قبل رچی تھی۔ واقعہ کی رات (12 اپریل) رویتا اپنے شوہر امت کے ساتھ شاکمبری گئی تھی۔ واپس آتے وقت اس نے اپنے عاشق امردیپ کو بلایا اور اسے سانپ کا بندوبست کرنے کو کہا۔ رات کو امردیپ نے ایک سپیرے سے ایک وائپر سانپ ایک ہزار روپے میں خریدا اور اسے اپنے بیگ میں چھپا کر لے ایا۔ پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ رویتا نے امت کا گلا دبا کر اس کا قتل کیا۔ اس کے بعد چارپائی سے اتار کر لاش کو فرش پر رکھ دیا اور سانپ کو لاش کے قریب چھوڑ دیا تاکہ سانپ کے ڈسنے سے موت کا وہم پیدا ہو سکے۔ ایس پی کے مطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ امت کی موت گلا دبانے سے ہوئی۔ ڈاکٹروں نے تصدیق کی کہ سانپ کے کاٹنے کے نشانات موت کے بعد کے تھے۔

ایس پی نے کہا، "پولیس تفتیش سے پتہ چلا ہے کہ رویتا اور امردیپ ایک سال سے محبت میں تھے۔ دونوں ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں اور ٹائلس لگانے کا کام کرتے ہیں۔ اس دوران دونوں میں دوستی ہوگئی اور بعد میں محبت ہوگئی۔ امت کو ان کے رشتے کا علم ہوا اور اس کی مخالفت کی۔ رویتا نے کہا کہ قتل کا خیال ان کا تھا۔ واردات سے پہلے رات میں امت اور رویتا کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اسی رات رویتا نے امردیپ کو بلایا اور سازش کو انجام دیا۔ ایس پی مشرا نے بتایا کہ سانپ کو لانے والے سپیرے کی شناخت کی جارہی ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تفتیش کر رہی ہے کہ سانپ کو کس طرح قابو کیا گیا اور رات بھر اسے کیسے سنبھالا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں اس سازش میں کسی اور کے ملوث ہونے کے بارے میں کوئی جانکاری سامنے نہیں آئی۔ ایس پی نے کہا کہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد کیس کے تمام پہلو سامنے آئیں گے۔

اودھ نامہ

عدلیہ سے رجوع کا حق

سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں ایسے دس بلوں کو قانونی شکل دے دی جس پر گورنر یا صدر جمہوریہ کے دستخط نہیں گئے تھے مغربی بنگال حکومت نے سپریم کورٹ سے اس لئے رجوع کیا تھا کہ وہس کے گونر نے ایوان سے پاس بلوں پر کوئی کارروائی نہین کی اور کافی دنوں تک ان بلوں کو معطل رکھا، نہ خود کوئی کارروائی کی اور نہ ہی ان بلوں کو مزید کارروائی کے لئے صدر جموریہ کو ریکمنٹ کیا۔ اسی طرح ایک اور اہم فیصلہ میں سپریم کورٹ نے لٹکائے گئے بلوں پر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ تین ماہ کے اندر ای وان سے بھیجے گئے بلوں پر فیصلہ لیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے فیصلوں پر حکومت اور ارباب حکومت کو اعتراض ہونا ہی تھا۔ مانا کہ جج اور گورنر کی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہ وہ من مانی کرتے رہیں اور کوئی کچھ نہ کہے۔ ہندآخر کار ہندوستان کے نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر اپنی فکر کا اظہار کر ہی دیا اور کچھ سخت لہجہ اختیار کرے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں ایسی جمہوریت کا تصور نہیں کیا جا سکتا جہاں، جہاں جج قانون بنائیں گے اور ایگزیکیٹو ذمہ داریاں نبھائیں گے۔ اروہ اپنے ہی بیان کا تجزیہ کریں تو ساری باتیں ازکود واضھ ہوجاتی ہیں کہ ججوں کو آخر یہ دخل اندازی کیوں کنا پڑی اور کیون یہ کہنا پڑا کہ تین ماہ کے اندر فیصلہ لیا جائے۔ دھنکو کہتے ئ ہیں کہ یہ دیکھنا فکر انگیز ہوگا کہ جج ’سپر پارلیمنٹ‘ کی شکل میں کام کریں گے۔ نائب صدر نے یہ بیان سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے دیا ہے جس میں صدر جمہوریہ کو 3 ماہ کے اندر کسی بل پر فیصلہ لینے کی مدت کار طے کی گئی ہے۔ نائب صدر کا کہنا ہے کہ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے جب صدر کو طے مدت کار میں فیصلہ لینے کے لیے کہا جا رہا ہے۔ (تو کیا وہ خود بتائیں گے کہ کسی بل پر یا کسی رحم کی درخواست وغیرہ کو کتنے دن لٹکایا جا سکتا ہے۔)

راجیہ سبھا انٹرن کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے مذکورہ بالا بیان دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ”ایک حالیہ فیصلے میں صدر جمہوریہ کو ہدایت دی گئی ہے۔ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں اس تعلق سے بے حد حساس ہونے کی ضرورت ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ہم نے اس دن کا تصور نہیں کیا تھا جہاں صدر جمہوریہ کو طے مدت میں فیصلہ لینے کے لیے کہا جائے گا، اور اگر وہ فیصلہ نہیں لیں گے تو قانون بن جائے گا۔“

نائب صدر دھنکھڑ نے اپنی فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ”اب جج قانون سازی سے متعلق چیزوں پر فیصلہ کریں گے۔ وہی ایگزیکیٹو ذمہ داریاں نبھائیں گے اور سپر پارلیمنٹ کی شکل میں کام کریں گے۔ ان کی کوئی جوابدہی بھی نہیں ہوگی، کیونکہ اس ملک کا قانون ان پر نافذ ہی نہیں ہوتا۔“ جگدیپ دھنکھڑ نے موجودہ حالات پر تشویش ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ کہا کہ ”میں نے اپنی زندگی میں ایسے دن کا تصور نہیں کیا تھا۔“ پھر وہ کہتے ہیں کہ ”صدر جمہوریہ ملک کا سب سے اعلیٰ عہدہ ہے۔ صدر آئین کی حفاظت کا حلف لیتے ہیں، جبکہ اراکین پارلیمنٹ، وزراء، نائب صدر اور ججوں کو آئین پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ ہم ایسی حالت نہیں چاہتے، جہاں صدر جمہوریہ کو ہدایات دی جائیں۔“ اس معاملے میں وہ وضاحت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”آپ (ججوں) کو صرف آئین کے آرٹیکل (3)145 کے تحت آئین کی تشریح کا حق ہے اور وہ بھی 5 یا اس سے زیادہ ججوں کی آئینی بنچ ہی کر سکتی ہے۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ دھنکو کی فکر فطری ہے، لیکن انھیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ایسی صورت حال کیوں پیدا ہوگئی کہ ججوں کو یہ فیصہ لینا پڑا، آپ ججون کو ان کے دائرہ کار یاد دلا رہے ہیں، اچھی بات ہے لیکن کیا واقعی آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ اپ نی جماعت والی سرکار کے فیصلوں اور بلوں پر تو فراو ستخط فرما کر قانونی شک دے دیں لیکن اگر کسی ریاست میں حکومت آپ والی پارٹی کی نہیں ہے تو وہاں ای وان میں پاس کئے بلوں کت غیر معینہ مدت تک ٹالے اور لٹکائے رکھیں۔ بے شک پارلیمنٹ کو حق حاصل ہے کہ وہ قانون سازی کرے لیکن کیا اسے یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ جو چہے تعداد کے بل پر قانون بنائے اور کسی ایک پورے طبقہ کو ذہنی کرب میں مبتلا کر دے۔ کیا کسان زرعی بل ایسا ہی نہیں تھا جس پر احتجاج کرنے والوں کو کیا کیا نہیں کہا گیا اور جب الیکشن قریب آنے لگے تو بل واپس لئے گئے۔ اسی طرح سی اے اے قانو بھی ایک مذہب والوں کو ان کی شناخت تک سے محروم کر دینے کی سازش اور دوسرے مذہب والوں کو شہریت دے کر اپنے ووٹوں میں اضافہ کرنے کی کوشش نہیں تھی۔ اس پر بھی احتجاج کیا گیا لیکن وہ احتجاج کورونا وبا پھیل جانے کے خوف سے واپس لیا گیا لیکن کسانوں نے کورونا وبا کی پرواہ نہیں اور وہ ڈٹے رہے۔

اسی طرح اب وقف ترمیمی بل جس پر عدلت عظمی یں سماعت شروع ہوگئی اور وقف قانون کی پرتیں کھولی جا رہی ہیں اور اسے وکلا مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر حملہ اور آئین سے خلاف بتا رہے ہیں۔ تو بھی کچھ لوگوں کو کھل رہا ہے کہ اس قانون کے خلاف عدالت کا دروازہ کیوں کھٹکھٹایا گیا۔ فیصلہ جو بھی آئے اس سے قطع نظر اب ایسا لگنے لگا ہے کہ شاید وہ قانون بھی آجائے کہ ایوان سے پاس قانون کے خلاف عدالت میں جانے کی گنجائش ہی ختم کر دی جائے۔

رام کے نام پر مسلمانوں کو گالیاں

رویش کمار

رام نومی کے بہانے فرقہ پرست طاقتیں کسی نہ کسی طرح اور جارحانہ انداز میں مسلمانوں کو نشانہ بنا رہی ہیں ان کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ، جملے اور نغمے استعمال کئے جا رہے ہیں اس کے باوجود مسلمانوں کا صبر و تحمل قابل تعریف ہے۔ بہر حال اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رام نومی کے جلوس میں کیا گالی دی جا سکتی ہے؟ کیا گالیوں سے بھرے نعرے لگائے جا سکتے ہیں، ایسے گانے بجائے جا سکتے ہیں جن میں گالیاں ہوں؟ مذہب کے نام پر آستھا (عقیدہ) کا سوال بنا کر ہنگامہ برپا کرنے والے لوگ اس بات سے پریشان کیوں نہیں ہیں کہ رام نومی کی شوبھا یاترا میں ڈی جے سنگیت میں گالیوں کا استعمال ہو رہا ہے، کیا ہمارے تہواروں کی یہی پہچان رہ جائے گی کہ اس کے نام پر جلوس نکلے یا شوبھا یاترا نکلے تو اس میں گالیاں دی جائیں۔ ممبئی میں رام نومی جلوس میں تشدد سے بھری دھمکیاں دی گئیں۔ گالیوں سے بھرے نعرے لگائے گئے لوگوں کو کوئی فرق کیوں نہیں پڑا، صحافی اور ایچ پپ کے مصنف کنال پروہت نے ایک ویڈیو ریکارڈ کیا ہے ایک نہیں بلکہ کنال پروہت نے کئی ویڈیو ریکارڈ کئے ہیں۔ ممبئی کے سانتا کروز علاقہ سے گذر رہے جلوس میں جو گانے بجائے جا رہے تھے جو نعرے بلند کئے جا رہے تھے ان میں گالیاں دی جا رہی تھیں کیا رام کی شوبھا یاترا میں دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو گالیاں دی جا سکتی ہیں صرف اس لئے کہ گالی دینے والے دھرم کی رکھشا (مذہب کی حفاظت) کا جھنڈا اٹھا کر گھوم رہے ہیں کیونکہ گالی دینے والے اس سیاسی جماعت اور سیاسی اتحاد کے کام آسکتے ہیں جس کی حکومت ہوتی ہے اور اگر نہیں تو پھر حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کر رہی ہے۔ گالی دے کر کس کی مریادا سے کھلواڑ ہو رہا ہے اس بات سے ہندوتوا وادی پریشان کیوں نہیں ہوتے؟ کیوں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ ان کے لوگ ہیں ان کے فائدہ کے لوگ ہیں جو پولیس کنال کامرا کے پیچھے لگائی گئی کیوں نہیں اس پولیس کو ان لوگوں کے پیچھے لگایا گیا اور ایکشن لیا گیا؟ کیا اورنگ زیب کے نام پر رام نومی کے جلوس میں گالیاں دی جا سکتی ہیں؟ اگر وہ گالیاں مسلمانوں کو دی جائیں تو کیا انہیں منتر کا درجہ ملے گا؟ رام کا پرامن وسکون روپ، مریادا روپ کسی کے خلاف کٹرپن کا استعمال نہ کرنے کی تمام مثالیں سب کو اچھی طرح یاد ہیں پھر بھی کسی نے ان لوگوں سے کوئی سوال کیوں نہیں کیا کہ آپ گالی دے کر رام نومی کی شوبھا یاترا کا کیا حال کر رہے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کے بھروسہ دھرم (مذہب) کا تحفظ ہونے والا ہے۔ اتنے خوبصورت رام بھجن ہیں وہ کیوں نہیں بجائے جاتے ان کی جگہوں پر گانوں میں گالیاں بھر کر کیسے بجائے جا سکتی ہیں اور ایسے گانے تیار کئے جاتے ہیں جنہیں کنال نے ہندوتوا پپ کہا ہے مذہب کے رکھشک بن کر اتنے نیتا ٹی وی پر بولنے آجاتے ہیں کہ آپ کو کوئی بھی ایسا نیتا دکھائی دیا جو کہتا ہو کہ ڈی جے کے گانوں میں گالیاں نہیں ہونی چاہئے کیونکہ شوبھا یاترا تو رام کی ہے یہ خاموشی آخر کس کیلئے ہے اور کس کی قیمت پر ہے؟ کیا ہم اس طرح اپنے تہواروں کو اس قسم کے گالی گلوج کرنے والے لوگوں کے حوالے کر دیں گے کتنے گودی چیانلوں پر اس کو لیکر بحث ہوئی کہ رام نومی جیسے خوبصورت تہوار کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ جس رام کے حوالے سے سختی اور بے رحمی کے دو لفظ نہیں ملیں گے ان کے جنم دن کے جلوس میں گالیاں دی جا رہی ہیں کیا شوبھا یاترائیں ایسی ہی ہوا کریں گی کہ ان میں گالیاں دی جائیں گی اور پھر آپ کہیں گے کہ یہی لوگ ہماری تہذیب وتمدن سے لیکر مذہب کا تحفظ کر رہے ہیں۔ کیا گالی دینے والے نوجوان کسی مزار پر چڑھ کر جھنڈا لہرانے والے نوجوان ہمارے ہندو مذہب کا مستقبل ہیں۔ ایچ پپ ایک کتاب ہے اس کتاب میں صحافی وادیب کنال پروہت نے ہندو مذہب کے نام پر بنائے گئے تمام گانوں کا جائزہ لیا ہے آپ اس کتاب کو بھی پڑھئے اور ایسے گانوں کو بھی سنیئے پتہ چلے گا کہ مذہب کے نام پر دراصل کیسے کیسے لوگوں کا حوصلہ بڑھایا گیا اور اس طرح کے نفرتی گیت لکھے گئے۔ کنال پروہت کہتے ہیں ”آج ان گانوں کی زبان اتنی گندی اور قابل اعتراض ہے اور اتنی بھیانک ہے کہ یہ گانے ہی تشدد کی ایک شکل اختیار کر گئے ہیں اور شائد آپ کو سڑک پر تشدد نہ دکھائے دے لیکن جب آپ ایک معاشرہ کے درمیان جا کر اس معاشرہ کے بارے میں اتنی گندی باتیں کریں یا ان کے بارے میں اتنے برے الفاظ اور جملے ادا کریں گانوں کے ذریعہ تب وہ گانا ہی وہ ایک تشدد کا رخ اختیار کر جاتا ہے اور تشدد کی ایک شکل بن جاتا ہے کہیں نہ کہیں ان یاتراؤں میں جو نوجوان شامل ہوتا ہے اس کو مسجد کے سامنے ڈانس کرنے سے اس کو مسجد کے سامنے لاٹھیاں دکھانے سے اور اس کے ہاتھوں میں تلوار دینے سے کہیں اس میں ایک جذبہ ایک احساس پیدا ہوتا ہے کہ شائد اس نے اپنے مذہب کیلئے کچھ کیا ہے اور وہ اپنے مذہب کو بچانے کیلئے وہ کچھ کر پا رہا ہے اور اس نے کہیں نہ کہیں دشمن کو ہرانے کی کوشش کی ہے تو اسی لئے جب تک ہمارے تہواروں میں اپنے نوجوانوں کو دشمن کے بارے میں زیادہ اور اپنے مذہب کے بارے میں کم یا پھر الگ الگ بھگوانوں اور ان کی جو اقدار تھیں ان کے جو اصول تھے ان کے بارے میں کم بتا کر ہم دشمن کے بارے میں زیادہ بتانے کی کوشش کریں گے تب تک ہمارے تہواروں میں بس یہ برہمی اور گالیاں آتی رہیں گی یہ میں نے دیکھا ہیکہ شائد اخبارات نے ٹی وی چیانلوں نے یہ مان لیا ہے کہ ان کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زیادہ کچھ کرنا نہیں ہے تب تک جب تک فساد نہ بھڑکے، اکثر میڈیا میں ہم نے یہ کبھی دیکھی ہے کہ جب تک کوئی دنگا نہ بھڑکے جب تک کوئی لوگ نہ مریں تب تک وہ اس کو مسئلہ نہیں مانیں گی اور یہ آج بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ کیونکہ میں نے وہ ویڈیوز پوسٹ کئے تھے لیکن اب صرف دو ہی میڈیا اداروں نے اس پر یا تو کوئی مضمون لکھا ہو یا تو اس پر اور کوئی تحقیقات کی ہو یا اس پر روشنی ڈالنے کی کوئی کوشش کی ہو تو شائد ہم جو اپنے من میں سوچ رہے ہیں کہ فرقہ پرستی کو معمول بنا لیا ہے وہی چیز ہمارے ملک کے میڈیا نے بھی کر دی ہے۔ میڈیا نے فرقہ پرستی کو معمول کی ایک چیز بنا دی ہے ”ڈی جے کا استعمال کس لئے ہو رہا ہے کس طرح کے گانے بجائے جا رہے ہیں۔ پولیس کو اب سمجھ میں آنے لگا ہے۔ پولیس کو پتہ ہے کہ فساد ہوگا تشدد بھڑکے گا تو نقصان اس کا بھی ہوگا اور اس کے جوان بھی متاثر ہوں گے اور ضلع کے عوام بھی۔ بہار میں رام نومی کے موقع پر 231 ڈی جے ضبط کرنے کی خبر شائع ہوئی ہے۔ بہار پولیس نے رام نومی کی شوبھا یاترا میں ڈی جے بجانے پر روک لگا دی تھی تو بی جے پی نے اُف تک نہیں کیا۔ اگر بہار میں نتیش کمار آر جے ڈی کے ساتھ ہوتے تو بی جے پی اسے لیکر ہنگامہ برپا کر دیتی کہ رام نومی کی شوبھا یاترا میں ڈی جے بجانے اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ مذہب کا حق چلا گیا ہے۔ گودی میڈیا طوفان برپا کر دیتا۔ پولیس سمجھ گئی ہیکہ ڈی جے کا مقصد کیا ہے اور ڈی جے میں کس طرح کے گانے بجائے جا رہے ہیں تا کہ لوگ کسی طرح سے بھڑک جائیں عید اور ہولی کے موقع پر بھی بہار پولیس نے بڑے پیمانے پر ڈی جے پر پابندی عائد کی۔ ڈی جے نہ بجنے پائے اس کیلئے پولیس نے تیاری کی۔ کئی پولیس اسٹیشنوں میں شہریوں کی امن کمیٹیوں کے اجلاس بلائے۔ مقدمات کو سلجھانے سے زیادہ پولیس آج کل ان ہندو رکھشا دلوں کو سنبھالنے میں مصروف ہے۔ طرح طرح کے ہندو رکھشا دل بنائے ہیں یہ حال کر دیا ان تنظیموں نے ہر تہوار کا، عید، رام نومی، ہولی اور درگا پوجا تناؤ پیدا کرنے کے ذرائع بن کر رہ گئے ہیں۔ ضلع ضلع میں ہندو رکھشا کے نام پر تمام طرح کی تنظیمیں ہیں ان پر نظر رکھنے کیلئے پولیس کو دن رات کام کرنا پڑتا ہے کئی مقامات پر پولیس ان تنظیموں کا حوصلہ بھی بڑھاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ نے ممبئی میں دیکھا گالیاں دی جا رہی تھیں شوبھا یاترا میں جنہوں نے رام نومی کا اپواس کیا ہے وہ کسی کو گالی کیسے دے سکتے ہیں۔ کانپور میں بھی پولیس نے ڈی جے بند کرایا تو پولیس کے خلاف احتجاج ہونے لگا۔ اخبارات نے یہ نہیں لکھا کہ کس طرح کے گانے بج رہے تھے۔ اخبار کی ہیڈ لائن میں کبھی انہیں رام بھگت لکھا جاتا ہے تو کبھی لکھا جاتا ہے کہ ہندو سنگھٹنوں کا ہنگامہ، بہار میں بھی کئی مقامات پر ڈی جے بند کروانے کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ وہاں بھی کئی مقامات پر پولیس سے جھڑپ ہوگئی ان معاملوں کے دوران بہار کے ویشالی میں ڈی جے پر پابندی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ ہندوا یکتا بل نے حاجی پور کے ایک چوک پر ٹریفک روک دی۔ پولیس نے ڈی جے ضبط کر لیا تھا۔ تہواروں کے آس پاس آپ پولیس والوں کی حالت پر غور کیجئے ان کی حالت بہت خراب ہوتی ہے دن رات انہیں گشت لگانی پڑتی ہے کہ ان کے علاقہ میں تشدد پھوٹ نہ پڑے تشدد بھڑکانے کی کون کوشش کر رہا ہے پولیس کو ٹھیک ٹھیک معلوم ہے۔ اگر ان لوگوں کے سروں پر حکمراں جماعت کا ہاتھ نہیں ہوتا تو پولیس منٹوں میں قابو پا لیتی۔

☆☆☆

شربت کے بہانے تہذیب پر حملہ

ہمدرد جیسے ادارے، جنھوں نے کبھی اپنے مذہبی پس منظر کو کاروباری تشہیر کا ذریعہ نہیں بنایا، اب ان کے خلاف بالواسطہ نفرت انگیز پروپیگنڈا کیا جارہا ہے

مولانا قاری اسحاق گورا

حال ہی میں بھارت میں یوگا گرو اور تاجر بابا رام دیو ایک مرتبہ پھر خبروں کی زینت بنے، مگر اس بار وجہ یوگا، آیوروید یا فلاحی کام نہیں بلکہ ان کے ایک شربت کی تشہیر کے دوران دیا گیا اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ بیان ہے۔ انہوں نے ”شربت جہاد“ جیسی نئی اصطلاح گھڑ کر مذہبی پولرائزیشن کی ایک اور مثال قائم کی ہے۔ ان کے بقول اگر کوئی دوسرے برانڈز کے شربت پیئے گا تو ”مدرسے اور مساجد“ بنیں گے، اور اگر پتنجلی کا شربت پیئے گا تو ”گروکل“ بنیں گے۔ اس بیان نے بھارت کی سیاسی، سماجی اور کاروباری فضا میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں کہ رام دیو نے اپنی کمپنی پتنجلی کی مصنوعات کی تشہیر میں متنازعہ مذہبی بیانات دیے ہوں۔ تاہم، اس بار بات صرف تشہیر کی نہیں بلکہ ایک پوری تہذیب، ایک مذہب اور اس کی ثقافت پر سوال اٹھانے کی ہے۔ ”شربت جہاد“ جیسی اصطلاح ایجاد کر کے رام دیو نے نہ صرف بھارت کی کثیر الثقافتی شناخت پر حملہ کیا ہے بلکہ اپنے بزنس مفادات کے لیے مذہبی منافرت کا سہارا لیا ہے۔ رام دیو کے بیان سے ایک نئی اصطلاح نے جنم لیا ہے: ”شربت جہاد“۔ لفظ ”جہاد“ حالیہ دہائیوں میں بھارت میں ایک متنازعہ اور غلط استعمال شدہ اصطلاح بن چکا ہے۔ اسے کبھی ”لو جہاد“، کبھی ”لینڈ جہاد“ اور کبھی ”پاپولیشن جہاد“ کی شکل میں پیش کیا گیا۔ ان تمام اصطلاحات کا مقصد ایک ہی ہے: مسلمانوں کو شک کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کے سماجی، معاشی اور مذہبی رویوں کو مشکوک بنا کر اکثریتی طبقے میں خوف اور نفرت پیدا کرنا۔ ”شربت جہاد“ کی اصطلاح اسی سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ اس کا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمدرد کمپنی یا کسی اور مسلم زیر انتظام کمپنی کا شربت خریدتا ہے، تو وہ گویا اسلام کی ترویج کا حصہ بن رہا ہے۔ یہ سوچ نہ صرف گمراہ کن ہے بلکہ بھارت کے آئینی اور تہذیبی ڈھانچے کے خلاف بھی ہے، جہاں ہر شہری کو مذہب، پیشے اور تجارت کی آزادی حاصل ہے۔

رام دیو کے اس بیان کو سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں جس طرح جوڑا گیا ہے، اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ان کا اشارہ ہمدرد کمپنی کے مشہور شربت ”روح افزا“ کی جانب تھا۔ روح افزا صرف ایک مشروب نہیں بلکہ جنوبی ایشیائی تہذیب کا ایک مستقل جزو ہے۔ یہ شربت دہلی میں 1906 میں حکیم عبدالمجید نے بنایا تھا اور تب سے اب تک یہ رمضان، افطار، گرمیوں کے موسمی مشروبات اور تہواروں کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ ہمدرد لیبارٹریز، جو اس شربت کی تیاری کرتی ہے، ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے جو صحت، تعلیم اور سماجی خدمات کے میدان میں کام کرتا ہے۔ ہمدرد نے کبھی اپنی مصنوعات کی تشہیر مذہبی بنیادوں پر نہیں کی، نہ ہی کبھی انہیں کسی خاص طبقے سے جوڑ کر پیش کیا گیا۔ روح افزا ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سب کے گھروں میں یکساں مقبول ہے۔ اس کے باوجود اگر اسے ”جہادی“ قرار دیا جائے تو یہ ایک نہایت افسوسناک اور خطرناک رجحان کی نشاندہی ہے۔ یہ پہلو قابل غور ہے کہ رام دیو نہ صرف ایک یوگا گرو ہیں بلکہ بھارت کی ایک بڑی ایف ایم سی جی (فاسٹ موونگ کنزیومر گڈز) کمپنی ”پتنجلی“ کے بانی اور چہرہ بھی ہیں۔ پتنجلی نے آیورویدک مصنوعات کے ذریعے ایک خاص طبقے میں مقبولیت حاصل کی ہے، اور اس کی مارکیٹنگ میں ہمیشہ ”بھارتی تہذیب“، ”دیش بھکتی“ اور ”سوادیشی“ جیسے نعروں کا سہارا لیا گیا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں، جب مسابقت بڑھ گئی اور مارکیٹ میں دیگر برانڈز نے جگہ بنانی شروع کی، تو پتنجلی کی فروخت میں کمی دیکھی گئی۔ ایسے میں رام دیو نے ایک بار پھر مذہبی جذبات کو ابھارنے کی کوشش کی ہے تاکہ اپنی مصنوعات کو ایک مخصوص عقیدے کے پیروکاروں کے لیے ”واجبی انتخاب“ بنا کر پیش کیا جا سکے۔ ان کا یہ دعویٰ کہ پتنجلی کا شربت خریدنے سے ”گروکل“ بنیں گے، ایک نہایت سطحی مگر چالاک مارکیٹنگ حربہ ہے جس کے پیچھے کارفرما نیت صرف کاروباری فائدہ ہے۔

بھارت میں ”جہاد“ کے لفظ کو حالیہ برسوں میں جس طرح منفی معنی پہنائے گئے ہیں، وہ نہ صرف اسلام کے حقیقی مفہوم کے خلاف ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے خلاف ایک سوچے سمجھے بیانیے کی تشکیل کا بھی حصہ ہے۔ جہاد کا اصل مطلب جدوجہد، کوشش یا محنت ہے، جسے روحانی، اخلاقی یا معاشرتی سطح پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن آج بھارت میں اس کا مطلب صرف ”دہشت گردی“ یا ”سازش“ کے طور پر لیا جاتا ہے، جو سراسر غلط ہے۔ ”لو جہاد“ کا نظریہ اس بات پر مبنی ہے کہ مسلمان لڑکے ہندو لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر مذہب تبدیل کراتے ہیں۔ ”پاپولیشن جہاد“ کا مطلب ہے کہ مسلمان آبادی بڑھا کر اکثریتی طبقے کو اقلیت بنانا چاہتے ہیں۔ اب ”شربت جہاد“ اس زنجیر کی نئی کڑی ہے، جس میں ایک بے ضرر مشروب کو بھی مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے۔ یہ بیانیہ نہ صرف بھارتی مسلمانوں کے لیے تکلیف دہ ہے بلکہ بھارتی معاشرت کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے لیے بھی خطرناک ہے۔ رام دیو کے اس بیان پر سوشل میڈیا پر شدید ردعمل دیکھنے کو ملا۔ ہزاروں لوگوں نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ رام دیو کو شربت بیچنے کا پورا حق حاصل ہے، لیکن اپنی مارکیٹنگ میں دوسرے برانڈز کو ”جہادی“ کہنا ان کے سیاسی اور کاروباری عزائم کو ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے صارفین نے روح افزا کی تصاویر شیئر کر کے اسے ”تہذیب کا شربت“ قرار دیا اور اس کی غیر فرقہ وارانہ شناخت کو سراہا۔ یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ رام دیو نے کسی برانڈ کا نام نہیں لیا لیکن ان کے بیان کی نوعیت اتنی واضح تھی کہ سب کی نظریں ایک ہی سمت میں گئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے نہایت چالاکی سے ایک مخصوص ثقافت اور اس کے نمائندہ مشروب کو نشانہ بنایا تا کہ ایک مخصوص طبقے کی ہمدردی حاصل کر سکیں۔ بھارت ایک سیکولر ملک ہے جہاں کاروبار، تعلیم، مذہب اور سیاست کو الگ الگ دائرہ ہائے کار میں رکھنا آئینی تقاضا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں یہ سرحدیں دھندلا گئی ہیں۔ بہت سے کاروباری ادارے، خاص طور پر وہ جو کسی مخصوص نظریے سے وابستہ ہیں، مذہب کو مارکیٹنگ کا ہتھیار بنانے لگے ہیں۔ یہ رجحان نہ صرف خطرناک ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک غلط مثال بھی قائم کرتا ہے۔ رام دیو جیسے بااثر شخصیات جب اس طرح کے بیانات دیتے ہیں تو ان کے چاہنے والے اور پیروکار بھی اسی طرح کی سوچ اختیار کرتے ہیں، جو فرقہ واریت کو فروغ دیتی ہے۔ یہ سوچ آہستہ آہستہ معاشرے میں نفرت، شکوک اور دوریوں کو جنم دیتی ہے، جو کسی بھی جمہوری، کثیر الثقافتی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہے۔

رام دیو کے ”شربت جہاد“ والے بیان نے ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بھارت میں مذہب کو کاروبار اور سیاست کے لیے کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مذہبی ہم آہنگی، ثقافتی تنوع اور مشترکہ تہذیبی ورثہ ہمیشہ فخر کا باعث رہا ہے، وہاں محض ایک شربت کو بنیاد بنا کر مذہبی تقسیم پیدا کرنے کی کوشش ایک نہایت افسوسناک اور خطرناک رجحان ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر شخص کو اپنے کاروبار کو فروغ دینے کا حق حاصل ہے، لیکن اس آزادی کے ساتھ ایک سماجی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ جب کوئی شخصیت، جو نہ صرف تاجر بلکہ یوگا گرو اور عوامی رہنما بھی ہو، مذہبی منافرت کو اپنے تجارتی فائدے کے لیے استعمال کرے تو یہ عمل محض غیر اخلاقی ہی نہیں بلکہ ایک گہری سماجی بیماری کی علامت بن جاتا ہے۔ ”شربت جہاد“ جیسی اصطلاح کوئی معصوم جملہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک منظم سوچ کارفرما ہے یہ ایک ایسی سوچ جو ہندو مسلم تضادات کو ابھار کر ایک مخصوص مارکیٹ میں جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ حقیقت قابل غور ہے کہ ہمدرد جیسے ادارے، جنہوں نے کبھی اپنے مذہبی پس منظر کو کاروباری تشہیر کا ذریعہ نہیں بنایا، اب ان کے خلاف بالواسطہ نفرت انگیز پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ روح افزا صرف ایک مشروب نہیں بلکہ مشترکہ ثقافت، تہذیب اور ذائقے کی علامت ہے۔ اسے ”جہاد“ سے جوڑنا دراصل اس روایت، اس ذائقے اور اس تہذیبی رشتے کو مسخ کرنے کی کوشش ہے جو برصغیر کے ہر مذہب، نسل اور علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگ برسوں سے بانٹتے آ رہے ہیں۔ رام دیو کے بیان کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اثر ورسوخ کو مثبت سماجی تبدیلی یا قومی اتحاد کے بجائے مذہبی پولرائزیشن کے لیے استعمال کیا۔ اس بیان سے یہ تاثر تقویت پاتا ہے کہ اب بھارت میں کاروبار اور ثقافت کا فروغ بھی مذہبی شناخت کی بنیاد پر کیا جائے گا، اور ہر چیز کو ”ہم“ اور ”وہ“ کی لکیر سے ماپا جائے گا۔ یہ صورتحال نہ صرف بھارتی آئین کی روح کے منافی ہے بلکہ ملک کے سیکولر ڈھانچے کو بھی چیلنج کرتی ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ بھارت کی نوجوان نسل، جو گلوبلائزیشن، تعلیم اور ٹیکنالوجی کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہے، انہیں اس قسم کے تنگ نظر بیانیے سے دور رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر نوجوانوں کے ذہنوں میں شربت، کپڑے، کھانے اور زبان کو بھی مذہب کے آئینے میں دیکھنے کا رجحان پیدا ہوا، تو معاشرہ شدید تقسیم کا شکار ہو جائے گا، اور ترقی کا خواب صرف ایک سراب بن کر رہ جائے گا۔ لہٰذا، وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ مذہب کو نفرت اور تجارتی چالاکی کے لیے استعمال کرنے والوں کو سماجی اور قانونی سطح پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ سوشل میڈیا پر عوامی ردعمل اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ اب ان حربوں کو پہچاننے لگے ہیں، اور وہ اپنی تہذیب، بھائی چارے اور مشترکہ ورثے کے خلاف کسی بھی سازش کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ”شربت جہاد“ محض ایک اصطلاح نہیں، بلکہ اس سوچ کا مظہر ہے جو فرقہ واریت سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اس سوچ کو اگر ابھی نہ روکا گیا تو کل کو تہوار، کھانے، لباس، حتیٰ کہ زبان بھی ”جہاد“ کے لیبل سے چھٹکارا نہ پا سکے گی۔ بھارت جیسے ملک کو جو چیز عظیم بناتی ہے، وہ اس کی رنگارنگی، اس کا تنوع اور اس کا بھائی چارہ ہے۔ اگر یہ سب چیزیں مذہب کے ترازو میں تولی جانے لگیں، تو نہ صرف معاشرہ بکھر جائے گا، بلکہ انسانیت کا وہ رشتہ بھی کمزور ہو جائے گا جو ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ہے۔ ☆☆☆

Ishaqgora@gmail.com

ٹرمپ کے نامعقول اقدامات سے ہندوستانی معیشت کو خطرہ

ایم کے وینو

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے عجیب وغریب فیصلوں نے نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا بھر میں ہلچل مچا دی ہے اور عالمی سطح پر تجارت کے شدید متاثر ہونے کے پورے پورے امکانات پائے جاتے ہیں اور اقتصادی سرگرمیوں پر بھی اس کے اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی معیشت بھی ٹرمپ کے فیصلوں سے پیدا ہونے والے منفی اثرات کی زد میں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو آج کی تاریخ میں امریکہ سب سے بڑی معیشت ہے، اس کی جی ڈی پی سب سے زیادہ ہے۔ 28 کھرب ڈالرس ہے، مگر امریکہ کو یہ مسئلہ درپیش ہے کہ چین اور دوسرے ممالک کی جن میں انڈیا بھی شامل ہے گزشتہ 25 برسوں میں قومی مجموعی پیداوار بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ایک بڑی غلطی جو مودی حکومت کر رہی ہے یہ ہے کہ وہ جو امریکہ کہہ رہا ہے وہ چپ چاپ سن رہی ہے اور اس کے جواب میں کچھ کہہ نہیں کہہ رہی ہے۔ یہ عالمی تجارت جتنی ہوتی ہے وہ ٹرمپ کے فیصلوں سے سکڑ جائے گی اور عالمی جی ڈی پی میں بھی گراوٹ آئے گی اور یہ دونوں باتیں ہم نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ امریکی فیڈرل بینک کے ذمہ دار کہہ رہے ہیں۔ بینک کے صدر نشین نے یہ کہہ دیا کہ اس کا بہت زیادہ اثر پڑے گا خاص طور پر جی ڈی پی پر اثر ہوگا۔ پیداوار پر اثر پڑے گا اور تجارت پر بھی اثر پڑے گا۔ ٹرمپ صاحب نے ڈبلیو ٹی او کو بالکل کوڑے دان میں پھینک دیا ہے، اب وہ کہہ رہے ہیں کہ زرعی شعبہ میں سرگرمیاں بھی کم کیجئے، اگر مودی جی یہ مان لیں یعنی زرعی شعبہ والی بات مان لیں تو کسانوں کو مزید جھٹکہ لگے گا۔ ہمارے ملک کے کسان ویسے بھی پچھلے دس برسوں سے پریشان ہیں، احتجاج کر رہے ہیں، انھیں صحیح ایم ایس پی نہیں مل پا رہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو درآمدات پر حد سے زیادہ محاصل یا ٹیرف عائد کر کے ٹرمپ نے عالمی معیشت میں سونامی برپا کر دی ہے۔ یہ بنیادی منطق ہے کہ ساری دنیا کے صارفین کو کم سے کم داموں میں چیزیں حاصل ہوں اور ان ہی مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے گزشتہ 75 سال سے یہ ایک ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن اور ہمہ رخی تجارت جن کی نمائندگی اور قیادت امریکہ کیا کرتا تھا۔ امریکہ نے اس کی کامیابیوں کو بھی تسلیم کیا مگر اب ٹرمپ نے اسے بالکل اُلٹ دیا ہے۔ آپ یہ مان کر چلئے کہ پچھلے 75 سال کی امریکہ کی جو کامیابی تھی جو ان کے کارنامے تھے ان کارناموں کو اُنھوں نے بالکل اُلٹا کر دیا اور ان کی منطق یہ ہے کہ اس سے امریکہ کو فائدہ نہیں ہو رہا ہے بلکہ نقصان ہو رہا ہے۔ حالانکہ کوئی ماہر اقتصادیات یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے کہ اس سے امریکہ کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے کیوں کہ اگر امریکہ کو فائدہ نہیں ہو رہا ہوتا تو آپ کو اعداد وشمار کے ذریعہ بتا سکتا ہوں کہ 1970ء میں امریکہ کا جی ڈی پی ایک کھرب ڈالرس سے کچھ زیادہ تھا، آج اس کا جی ڈی پی 28 کھرب ڈالر ہے۔ اس کا مطلب 1970ء سے ابھی تک امریکہ کے جی ڈی پی اور معیشت میں بہت زیادہ ترقی ہوئی، کہاں ایک کھرب ڈالرس سے کچھ زیادہ اور کہاں 28 کھرب ڈالرس، مطلب امریکی جی ڈی پی/معیشت میں 27 کھرب ڈالر کا اضافہ ہوا (امریکہ میں فی کس اوسط آمدنی 80 ہزار ڈالرس ہے) جبکہ ہمارے ملک میں فی کس اوسط آمدنی صرف 2400 روپئے ہے۔ اب ٹرمپ کہہ رہے ہیں کہ موجودہ نظام کو ہمیں پوری طرح اُلٹنا پڑے گا۔ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ ٹرمپ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ آج کی تاریخ میں امریکہ دنیا کی سب سے بڑی معیشت ہے مگر ان کو چین، ہندوستان اور دوسرے ملکوں کی جی ڈی پی میں تیزی سے اضافہ ٹرمپ کے لئے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ 2020ء میں امریکی معیشت کا حجم 10 کھرب ڈالر تھا، آج کی تاریخ میں امریکی معیشت 10 کھرب ڈالرس سے بڑھ کر 28 کھرب ڈالرس ہوگئی اور چین کی معیشت ایک کھرب ڈالرس سے بڑھ کر 19 کھرب ڈالرس ہوگئی۔ تو اب یہ سوچ کے چلئے کہ جو 25 سال پہلے امریکہ کی معیشت کا حجم چین سے کہیں زیادہ بڑا تھا، دس گنا بڑا تھا اور آج چین کی معیشت کا حجم کافی بڑھ کر 19 کھرب ڈالرس پر آ گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چین امریکہ کی جی ڈی پی کے بالکل قریب آ گیا۔ پہلے جو بہت زیادہ فرق تھا وہ اب گھٹ گیا ہے۔ مثال کے طور پر Apple جو دنیا کی سب سے بڑی کمپنی ہے جو آئی فون بناتی ہے اور آئی پیاڈ بناتی ہے اور جو Apple Lap Top بناتی ہے، ان کی سب سے بڑی فیاکٹری چین میں ہے اور زیادہ تر وہ چین میں اسمبل ہوتا ہے اور پھر امریکہ میں اسے درآمد کیا جاتا ہے۔ ٹرمپ نے جس طرح کا ٹیکس چین پر عائد کیا ہے، اگر 54 فیصد ٹیکس لگ جائے تو Apple بالکل غائب ہو جائے گا۔ امریکہ میں اُس کے پراڈکٹس کو کون خریدے گا۔ ایپل کی مصنوعات کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوگا۔ اس طرح اور چیزوں کے بھی دام بڑھ جائیں گے جیسا کہ ہندوستان، امریکہ کو سب سے زیادہ ڈرگس بھیجتا ہے، ہماری جو بڑی کمپنیاں سپلا، ڈاکٹر ریڈیز ہوئی وہ جانی مانی کمپنیاں ہیں۔ ساری دنیا میں ویکسنس کے علاوہ ادویات فراہم کرتی ہیں۔ کوویڈ کے دوران بھی ان کمپنیوں کی خدمات غیر معمولی رہیں۔ تھیرو پٹک ڈرگس کے معاملہ میں تو ہندوستانی کمپنیوں نے انسانیت کی زبردست مدد کی۔ امریکہ کی جو مارکٹ ہے اس میں ہندوستانی کمپنیاں درآمدات کرتے ہوئے 35 فیصد حصہ ادا کرتی ہیں۔ ٹرمپ صاحب نے یہ کہہ دیا کہ اب یہ ٹیکس ادویات پر بھی عائد کیا جائے گا۔ انڈین ڈرگس پر لگے گا اور ادویات پر بہت زیادہ ٹیرف عائد کئے جائیں گے۔ اب ہندوستانی فارما شعبہ کو بھی اس کا نقصان ہوگا۔ اس کے ساتھ ہندوستان کی Gems اور جیویلری درآمد کی جاتی ہے، امریکہ کو اس معاملہ میں بھی ہندوستان کو نقصان ہوگا۔ اب ٹوکنسٹائیل اسوسی ایشن آف انڈیا کے صدر کا کہنا ہے کہ ٹیکس عائد ہونے کے بعد ہندوستان پر جو 26 فیصد TARIFF لگا ہے ہماری Shipment جو امریکہ جا رہی تھی وہاں سے لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ آپ ڈسکاؤنٹ دیجئے تو اُنھوں نے مودی سرکار سے گذارش کی کہ آپ ٹرمپ انتظامیہ سے بات کریں۔ ٹرمپ کے عجیب وغریب فیصلے کے اثرات سارے ملکوں پر پڑیں گے۔ اُنھوں نے ایک ایسا ٹیرف لگایا ہے جو سب کے لئے نقصاندہ ہے، اس سے کوئی نہیں بچے گا۔ ہندوستان جغرافیائی اور آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا مارکٹ ہے اور ہندوستان میں 25،30 بڑی بڑی ریاستیں ہیں، دیکھا جائے تو وہ ایک ایک یوروپی ملک کے برابر ہے چاہے آپ ٹاملناڈو لے لیں یا شمال میں پنجاب کو لیں، ہریانہ یا یوپی اور کرناٹک پر بڑی معیشتیں ہیں۔ تعمیری شعبہ، زرعی شعبہ وغیرہ میں زیادہ فرق نہیں آئے گا مگر باقی چیزوں پر فرق پڑے گا۔ آئی ٹی سیکٹر پر اثر پڑے گا۔ اگر امریکی معیشت انحطاط کا شکار ہوگی تو ہندوستانی کمپنیوں کا کاروبار متاثر ہوگا۔ ہندوستان کا اگر عالمی تجارتی حجم دیکھیں تو وہ ہماری جی ڈی پی کا تقریباً 50 ہے جو یہ بتاتا ہے کہ ہندوستان کافی حد تک گلوبل ٹریڈنگ سے جڑا ہوا ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عبادت سے نمائش تک: نکاح اور منگنی کے بدلتے رنگ

مسعود محبوب خان (ممبئی)

اسلام، ایک کامل دین ہے جو نہ صرف عبادات بلکہ انسان کی پوری زندگی کو اپنے نور سے منور کرتا ہے۔ یہ دین زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا چلا آیا ہے وہ فرد کا باطن ہو یا معاشرت کا ظاہر، نجی تعلقات ہوں یا سماجی بندھن۔ اسی میں نکاح اور اس سے جڑے تمام مراحل شامل ہیں، جنہیں اسلام نے سادگی، پاکیزگی، اور تقویٰ کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ مگر آج کے دور میں، جہاں دین کا شعور سطحی اور رسوم و رواج کی زنجیریں مضبوط ہو چکی ہیں، وہاں ہم نے نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کو بھی ایک فیشن شو میں بدل دیا ہے، اور منگنی جیسے مراحل کو بازار نمائش کا عنوان دے دیا ہے۔

جو نکاح تھا عبادت، بن گیا ہے اب تماشا
کبھی مسجد سے جو نکلا تھا، وہ پہنچا اب در فیشن

منگنی، جو دراصل نکاح کی تمہید ہے، نہ تو شریعت میں کوئی لازم و ملزوم رکن ہے، نہ ہی عبادت کا درجہ رکھتی ہے، بلکہ یہ محض ایک عرفی روایت ہے۔ مگر افسوس کہ اسی عرفی روایت کو ہم نے شریعت کے مقام پر لا بٹھایا ہے، اور اس میں ایسی ایسی بدعات داخل کر دی ہیں جو نہ صرف دین کی روح کے منافی ہیں، بلکہ معاشرے میں بے حیائی، اسراف، اور بے مقصد اختلاط کے دروازے بھی کھول دیتی ہیں۔ یہی نہیں، اب یہ رسم نہ صرف عوام بلکہ وہ طبقہ بھی اختیار کرنے لگا ہے جو دین کا علمبردار کہلاتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے دینی شعور فقط الفاظ تک محدود ہو چکا ہے، اور عمل کی دنیا میں رسم و رواج کا غلبہ ہے۔

یہ تحریر ایک دردمند پکار ہے بی ایک ایسی بیداری کی کوشش، جو ہمارے دلوں میں اس سوال کو جنم دے: کیا ہم دین کو رسموں کے تابع بنا چکے ہیں؟ یہ مضمون ہمیں دعوتِ فکر دیتا ہے کہ ہم نہ صرف اپنے طرزِ زندگی بلکہ اپنے رویوں اور سماجی معاملات کو بھی قرآن و سنت کی کسوٹی پر پرکھیں، تاکہ ہماری خوشیاں برکت سے محروم نہ ہوں، اور ہماری نسلیں دین کی روشنی سے دور نہ چلی جائیں۔ ہم رسمِ منگنی کو صرف ایک سماجی اعلان نہیں، بلکہ دینی بصیرت کے آئینے میں دیکھیں، اور اسے اس صورت میں اپنائیں جو شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو؛ سادہ، باوقار، اور حیادار۔ یہی وہ راستہ ہے جو نکاح کو عبادت بناتا ہے، اور نسلوں کو زوال سے بچاتا ہے۔

رسمِ منگنی: رشتے کا آغاز یا رواجوں کا جال؟

زمانے نے کروٹ لی، تہذیبیں بدلی، اور رسم و رواج نے نئی صورتیں اختیار کیں۔ مگر افسوس! کچھ تبدیلیاں ایسی ہوئیں جو روحِ دین کے دامن کو تار تار کر گئیں، اور جو معاملات کبھی سادگی، وقار، اور دینی اصولوں کے سائے میں سرانجام پاتے تھے، وہ اب فیشن، نمائش اور غیر شرعی اختلاط کا روپ دھار چکے ہیں۔ منگنی، جو دراصل دورِ رواں میں نکاح سے پہلے ایک اعلانِ رشتہ ہے، ایک خاموش وعدہ ہے دو خاندانوں کے درمیان، اُسے آج ہم نے ایسا "میگا ایونٹ" بنا دیا ہے گویا کسی شاہی تقریب کا انعقاد ہو رہا ہو۔ کرایے کے فارم ہاؤسز، قیمتی سجاوٹیں، لاؤڈ اسپیکر پر دھماکے دار موسیقی، اور سب سے بڑھ کر مرد و زن کا آزادانہ اختلاط یہ سب اُس دینِ حیا، اُس شریعتِ سادگی، اور اُس تہذیبِ وقار کی کھلی خلاف ورزی ہے جس کی بنیاد ہی طہارتِ قلب و نظر پر رکھی گئی تھی۔

کیا اسلام ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ نکاح سے پہلے، ایک غیر محرم لڑکی کو سب کے سامنے سجا سنوار کر پیش کیا جائے؟ کیا یہ وہی دین ہے جس نے نگاہِ بد سے بھی بچنے کا حکم دیا؟ اور کیا وہی اُمت ہے جس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں حیا نہ رہے، تو جو چاہو کرو!"؟ منگنی کی رسم، اگرچہ فی نفسہ ممنوع نہیں، مگر اس کا انداز، اس کا ماحول، اور اس کی فضاء اگر غیر شرعی ہو جائے تو وہ باعثِ فخر نہیں، باعثِ افسوس بن جاتی ہے۔ بدقسمتی سے، ہم نے رسمِ منگنی کو ایسا "ٹریلر" بنا دیا ہے جس سے آنے والی شادی کی فلم کا اندازہ ہو جاتا ہے: بے پردگی، فضول خرچی، اور دین سے بے نیازی۔

نہ تھا زر، نہ زیور، نہ شور و شراب،
علیؓ و بتولؓ کا نکاح تھا فقط ربّ کا اجالا

اسلام نہ تو اسراف کا قائل ہے، نہ اختلاطِ مرد و زن کا، نہ غیر ضروری نمائش کا۔ بلکہ وہ ہر قدم پر ہمیں تقویٰ، اعتدال، اور حیاء کی راہ پر چلنے کی دعوت دیتا ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کیا ہم وہی قوم ہیں جس نے حضرت فاطمہؓ و حضرت علیؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا نکاح اپنی سادگی میں زمین و آسمان کو شرما دینے والے وقار کے ساتھ دیکھا تھا؟ یا ہم وہ قوم بن چکے ہیں جو اپنی ہی بیٹیوں کی حیا کو بازار رسم و رواج میں نیلام کرتی ہے؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم منگنی جیسے معاملات کو دوبارہ دین کے ترازو میں تولیں، اور ان میں سے ہر اُس شے کو خارج کریں جو شریعت سے متصادم ہے۔ ورنہ خدشہ ہے کہ ہماری خوشیاں بھی بے برکت ہوں، اور ہماری نسلیں بھی بے سمتی کا شکار۔

نکاح: عبادت کا مقدس بندھن یا معاشرتی نمائش کا اسٹیج؟

آج کا مسلمان، جدیدیت کی چکاچوند میں ایسا محوِ خواب نظر آتا ہے کہ اُسے نہ روشنی کی حقیقت یاد ہے، نہ اندھیرے کا انجام۔ نکاح، جو ایک پاکیزہ عبادت، ایک بابرکت بندھن، اور سیرتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہرِ کامل تھا، اُسے آج ہم نے محض ایک سماجی تقریب، ایک دنیاوی نمائش اور فیشن شو کی صورت دے دی ہے۔ موجودہ معاشرے میں نکاح کی تقاریب کو کرایے کے فارم ہاؤسز میں منعقد کرنا، اور وہاں بے پردگی، موسیقی، رقص و سرود، اور مخلوط نظام کو رواج دینا، کیا واقعی یہی ہے وہ نکاح جس کی تعلیم اللہ کے نبیؐ نے دی تھی؟ کیا یہی ہے وہ سادگی جس کی تلقین قرآن کرتا ہے؟ اور کیا یہی ہے وہ حیاء جسے ایمان کا جزو قرار دیا گیا؟

اسلام نکاح کو ترویجِ قلوب، تطہیرِ معاشرہ، اور تعمیرِ نسلِ انسانی کا ذریعہ بناتا ہے۔ یہ صرف دو افراد کے درمیان معاہدہ نہیں، بلکہ دو خاندانوں کے درمیان محبت، وفا، اور اعتماد کا عہد ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہم نے اس بابرکت عمل کو ایک ایسا "شو کیس" بنا دیا ہے جس میں روحِ دین ناپید، اور ظاہری چمک دمک حاوی ہے۔ آج فارم ہاؤسز میں روشنیوں کی جھلک، لباسوں کی نمائش، موسیقی کی لے، اور مہمانوں کی گہما گہمی تو موجود ہے، مگر نکاح کی اصل روح سادگی، پاکیزگی، اور دینی شعور گم ہو چکی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے نکاح کو نہ صرف دنیاوی بنا دیا ہے، بلکہ اسے غیر اسلامی روایات سے آلودہ بھی کر دیا ہے۔ مخلوط محفلوں میں بے حیائی کا جو سماں بندھتا ہے، وہ نہ صرف اسلامی اقدار کی نفی ہے، بلکہ معاشرتی تباہی کا پیش خیمہ بھی ہے۔ جب حیا رخصت ہوتی ہے، تو پھر برکت بھی اٹھالی جاتی ہے، اور یہ نکاح کا پیغام نہیں، اسلام کا انتباہ ہے۔

اٹھو کہ وقت آیا ہے، چراغِ دل جلانے کا،
دھولو یہ فیشنوں کے داغ، دین کو اپنانے کا

اگر ہمیں اپنے گھروں میں سکون چاہیے، اپنی نسلوں میں پاکیزگی چاہیے، اور اپنے معاشرے میں رحمت و برکت کا نزول چاہیے، تو لازم ہے کہ ہم نکاح کو اُس صورت میں واپس لائیں جس کی تصویر رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھائی تھی؛ سادہ، باوقار، پردہ دار، اور برکت سے بھرپور۔ اسلام ہمیں دکھاوے، اسراف، اور مخلوط معاشرت کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا، بلکہ وہ تو زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں تقویٰ، حیاء، سادگی، اور اخلاص کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ہم نکاح کو بازار نفس نہیں، عبادت گاہِ روح بنائیں؛ جہاں دو دلوں کا نہیں، دو روحوں کا وصال ہو، اور جہاں شیطان نہیں، رحمت کے فرشتے موجود ہوں۔

تہذیبِ حیا سے تماشۂ منگنی تک: دین دار طبقے کا بھی خاموش انحراف

جو دین کے تھے وارث، وہی رسموں کے قیدی ہیں
خوشی میں رضا کیسی؟ یہ لمحے بھی شہیدی ہیں

کتنی عجیب بات ہے...... وہ لوگ جن کی پیشانیوں پر سجدوں کا نور ہو، جن کے گھروں میں قرآن کی تلاوت کی صدا گونجتی ہو، جن کی زبان پر سنتِ نبویؐ کے چرچے ہوں، اور جن کے شب و روز میں دین کا رنگ جھلکتا ہو، وہی لوگ جب منگنی جیسی غیر اسلامی رسموں میں خود کو شامل دیکھتے ہیں، تو دل تڑپ اٹھتا ہے، آنکھ نم ہو جاتی ہے، اور روح ایک دردناک سوال پوچھتی ہے: یہ کیسا دین ہے جو صرف مسجد کی چہار دیواری تک محدود ہو چکا ہے؟ آج دینی گھرانوں کی بیٹیاں منگنی کے نام پر ایسے میلوں میں سجتی ہیں گویا کسی ماڈلنگ شو کا حصہ ہوں۔ پردے کی دیواریں گرا دی جاتی ہیں، مرد و زن ایک ہی مجلس میں شریک ہوتے ہیں، موسیقی کی لے پر جسم جھومتے ہیں، اور سادگی کی جگہ نمائش، عبادت کی جگہ تفریح اور وفا کی جگہ تماشا لے لیتا ہے۔

یہ وہی گھروں کے لوگ ہیں جو دن کو علمِ دین سکھاتے ہیں، اور رات کو دین کی روح کو پامال کرتے ہیں۔ پھر جب ان سے پوچھا جائے کہ ایسا کیوں؟ تو جواب آتا ہے: زمانے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے! گویا زمانہ قبلہ ہو گیا، اور شریعت کو پیچھے چھوڑ دیا گیا۔ کاش وہ جانتے کہ اسلام صرف نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ کا نام نہیں؛ بلکہ وہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے، جو خوشی اور غم، رشتہ و تعلق، خرید و فروخت، اور حتیٰ کہ منگنی جیسے معاملات میں بھی ہدایت دیتا ہے۔ تو پھر کیوں دینی طبقہ، جسے رہنما ہونا چاہیے، خود پیروکار بن کر رسم و رواج کے آگے سر جھکا دیتا ہے؟

کہا زمانہ بدلا ہے، بدلنا فرض ہو گیا
مگر یہ کیوں نہ سوچا تم نے، کیا ایمان مر گیا؟

کیا یہ سچ نہیں کہ ایسی تقاریب میں اسلام کی جھلک تو دور، اُس کی روح تک گم ہو جاتی ہے؟ کیا ایسی محفلیں ایمان کی حلاوت کو زائل نہیں کرتیں؟ کیا یہ وہی عزّت و آبروؔ ہے جسے قرآنی تہذیب نے عصمت و حیا کا تاج پہنایا تھا؟ اور کیا ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے اُسے نمائش، بے پردگی، اور غیر اسلامی ماحول کے دلدل میں دھکیل نہیں دیا؟ وقت آ گیا ہے کہ دینی گھرانوں کو خود احتسابی کا آئینہ دکھایا جائے۔ انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ اگر وہی لوگ جو علم رکھتے ہیں، ہدایت کے چراغ بجھا دیں، تو پھر اندھیرے میں کون چراغ جلائے گا؟ اگر وہی طبقہ جو قوم کا مقتدا بننا چاہیے، رسومات کا غلام بن جائے تو پھر رہنمائی کا دعویٰ کیسا؟

ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف ایسی رسموں سے کنارہ کشی کریں، بلکہ اس رویے کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کریں۔ دین کی عزت، حیاء کی حفاظت، اور ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ ہم منگنی کی اس قبیح رسم کا اجتماعی بائیکاٹ کریں، اور امت کو دوبارہ اُس دین کی طرف پلٹائیں جو وقار، طہارت، سادگی اور برکت کا علمبردار ہے۔

اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو زندگی کے ہر گوشے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ وہ صرف عبادات اور عقائد تک محدود نہیں، بلکہ رشتہ و نکاح، لباس و معاشرت، اور خوشی و غم کے لمحات میں بھی ایک متوازن، پاکیزہ اور بابرکت طرزِ زندگی کا درس دیتا ہے۔ رسمِ منگنی اگرچہ شریعت میں منع نہیں، مگر اس کی موجودہ شکل جو دکھاوے، بے حیائی، اختلاط اور فضول خرچی سے عبارت ہے، وہ اسلامی تعلیمات سے سراسر متصادم ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے رویوں پر نظرِ ثانی کریں، اپنی خوشیوں کو شریعت کی حدود میں مقید کریں، اور اُن پاکیزہ نمونوں کو اپنائیں جو ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے عمل سے پیش کیے۔ رسمِ منگنی کو اگر برقرار رکھنا ہو، تو اس کا انداز وہی ہو جو دینِ اسلام کی روح کے مطابق ہو سادگی سے، وقار سے، اور پردے کی پاسداری کے ساتھ۔

یاد رکھیے! اللہ کی رضا اُس سادگی میں ہے جو دکھاوے سے پاک ہو، اور اُس حیا میں ہے جو ہر قدم پر ہمیں حدودِ شریعت یاد دلائے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نسلیں محفوظ ہوں، ہمارے نکاح بابرکت ہوں، اور ہمارے معاشرے میں پاکیزگی کا دور دورہ ہو، تو ہمیں اپنے رسم و رواج کو دین کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، اور ہر اس پہلو سے گریز کرنا ہوگا جو ہماری روحانی ترقی میں رکاوٹ بنے۔ پس، آیئے ہم سب عہد کریں کہ ہم دین کو رسم و رواج کے تابع نہیں کریں گے، بلکہ رسم و رواج کو دین کے تابع بنائیں گے؛ تاکہ ہماری خوشیاں بھی پاکیزہ ہوں، اور ہماری نسلیں بھی نیک کردار۔

☆☆☆☆

09422724040

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دینِ حق ادیان باطل پر غلبہ کے لئے آیا ہے

ترتیب: عبدالعزیز

حق شناس مسلم یا غیر مسلم سب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اسلام دینِ حق اور دینِ رحمت ہے ایک ایسا نورِ حق ہے جو باطل کے ظلمات کو ختم کرنے کیلئے آیا ہے۔ اللہ اپنے دین کو زور زبردستی نہ پھیلانا چاہتا ہے اور نہ ہی زور زبردستی نافذ العمل بنانا پسند کرتا ہے بلکہ حق کے غلبہ کی ذمہ داری اہلِ حق پر دے رکھی ہے کہ وہ کس قدر اپنی جانفشانیوں اور قربانیوں سے حق کو غالب کرتے ہیں۔ سورہ صف قرآن مجید کی ۶۱ ویں سورہ ہے، اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہا ہے کہ اہلِ باطل اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانے میں کامیاب نہیں اور رسول اکرمؐ کو دنیا میں بھیجنے کا مقصد بتاتے فرمایا ہے کہ "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ثابت ہو"۔

سورہ صف کے موضوع اور مضمون پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس کا موضوع ہے مسلمانوں کو ایمان میں اخلاص اختیار کرنے اور اللہ کی راہ میں جان لڑانے پر ابھارنا۔ اس میں ضعیف الایمان مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے، اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان کا جھوٹا دعویٰ کرکے اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ اور ان کو بھی جو مخلص تھے۔ بعض آیات کا خطاب پہلے دونوں گروہوں سے ہے، بعض میں صرف منافقین مخاطب ہیں، اور بعض کا روئے سخن صرف مخلصین کی طرف ہے۔ انداز کلام سے خود معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں کون مخاطب ہے۔

آغاز میں تمام ایمان لانے والوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہایت مبغوض ہیں وہ لوگ جو کہیں کچھ اور کریں کچھ، اور نہایت محبوب ہیں وہ لوگ جو راہِ حق میں لڑنے کیلئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ کر کھڑے ہوں۔

پھر آیت ۵ سے ۷ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اپنے رسول اور اپنے دین کے ساتھ تمہاری روش وہ نہ ہونی چاہئے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل نے اختیار کی۔ حضرت موسیٰ کو وہ خدا کا رسول جاننے کے باوجود جیتے جی تنگ کرتے رہے، اور حضرت عیسیٰ سے کھلی کھلی نشانیاں دیکھ لینے کے باوجود ان کو جھٹلانے سے باز نہ آئے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ اس قوم کے مزاج کا سانچا ہی ٹیڑھا ہو کر رہ گیا اور اس سے ہدایت کی توفیق سلب ہو گئی۔ یہ کوئی ایسی قابلِ رشک حالت نہیں ہے کہ کوئی دوسری قوم اس میں مبتلا ہونے کی تمنا کرے۔

پھر آیت ۸۔۹ میں پوری تحدی کے ساتھ اعلان کیا گیا کہ یہود و نصاریٰ اور ان سے ساز باز رکھنے والے منافقین اللہ کے اس نور کو بجھانے کی چاہے کتنی ہی کوشش کرلیں، یہ پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا میں پھیل کر رہے گا اور مشرکین کو خواہ کتنا ہی ناگوار ہو، رسولِ برحق کا لایا ہوا دین ہر دوسرے دین پر غالب آکر رہے گا۔

اس کے بعد آیات ۱۰۔ ۱۳ میں اہلِ ایمان کو بتایا گیا ہے کہ دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ صرف ایک ہے، اور وہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرو۔ آخرت میں اس کا ثمرہ خدا کے عذاب سے نجات، گناہوں کی مغفرت، اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کا حصول ہے، اور دنیا میں اس کا انعام خدا کی تائید و نصرت اور فتح و ظفر ہے۔

آخر میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے اللہ کی راہ میں ان کا ساتھ دیا تھا اسی طرح وہ بھی "انصار اللہ" بنیں تاکہ کافروں کے مقابلہ میں ان کو بھی اسی طرح اللہ کی تائید حاصل ہو جس طرح پہلے ایمان لانے والوں کو حاصل ہوئی تھی۔

سورہ صف کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین ہے، اور وہ غالب اور حکیم ہے"۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے مختصراً اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ اس خطبہ کی مختصر تمہید ہے۔ تشریح کیلئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد پنجم، تفسیر سورہ الحدید، حاشیہ ۱-۲۔ کلام کا آغاز اس تمہید سے اس لئے کیا گیا ہے کہ آگے جو کچھ فرمایا جانے والا ہے اس کو سننے یا پڑھنے سے پہلے آدمی یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور اس سے بالاتر ہے کہ اس کی خدائی کا چلنا کسی کے ایمان اور کسی کی مدد اور قربانیوں پر موقوف ہو۔ وہ اگر ایمان لانے والوں کو ایمان میں خلوص اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ صداقت کا بول بالا کرنے کیلئے جان و مال سے جہاد کرو، تو یہ سب کچھ ان کے اپنے ہی بھلے کیلئے ہے۔ ورنہ اس کے ارادے اس کے اپنے ہی زور اور اس کی اپنی ہی تدبیر سے پورے ہو کر رہتے ہیں، خواہ کوئی بندہ ان کی تکمیل میں ذرہ برابر بھی سعی نہ کرے، بلکہ ساری دنیا ان کی مزاحمت پر تل جائے۔

ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب مذکورہ آیت کی تفسیر کچھ تفصیل سے بیان کرتے ہیں:۔

بعد کی آیات میں جو کچھ فرمایا جا رہا ہے یہ اس کی مختصر تمہید ہے۔ اس آیت کے مضمون کے دو پہلو ہیں اور وہ دونوں ہی اس آیت کا مقصود معلوم ہوتے ہیں۔ ایک پہلو یہ ہے کہ اس آیت کے بعد جو کچھ فرمایا جا رہا ہے اس کا بنیادی مضمون اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اعلائے کلمۃ الحق کیلئے کاوشیں اور اس راستے پر سب کچھ قربان کر دینا ہے۔ جب کسی کی خاطر چھوٹی یا بڑی قربانی کی ترغیب دی جاتی ہے تو یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہتا کہ میں جس کیلئے سب کچھ قربان کر رہا ہوں کیا وہ صلہ دینے پر قدرت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ وہ ایک بے بس اور بے کس ذات ہے جس سے کسی چیز کے ملنے کی توقع نہیں۔ پیش نظر آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس ذات خداوندی کے راستے میں جہاد کی ترغیب دی جا رہی ہے وہ ذات اتنی عظیم ہے کہ کائنات کی ہر چیز اس کی تسبیح و تحمید میں لگی ہوئی ہے۔ اور وہ اتنی طاقتور ہے کہ ہر چیز پر اس کا غلبہ ہے۔ اور اس کے ہر کام میں حکمت پائی جاتی ہے۔ کیا ایسی ذات کی خاطر قربانی نہ دینا اور اس کی خوشنودی کے حصول کی کوشش نہ کرنا نقصان کا سودا نہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر کہ جو ایسی ذات کو خوش رکھ کے کچھ حاصل کرنے کی بجائے محرومیوں کو اپنا مقدر بنالیں۔

دوسرا پہلو اس آیت کے مضمون کا یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں سرگرم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات ساری کائنات پر غالب اور کائنات کے نظم و تدبیر میں حکمتوں کی مالک ہے۔ کوئی شخص اگر ایسی ذات کی خوشنودی کے حصول کیلئے جہاد ہی نہیں کرتا اور اپنا مال اور اپنی جان کا نذرانہ اس کے حضور پیش نہیں کرتا، تو ایسی عظیم ذات کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ بے نیاز ہی نہیں بلکہ سب اس کے نیاز مند اور محتاج ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے سلسلے میں کہیں فعل ماضی استعمال ہوا ہے جیسے اس سورہ میں، اور کہیں فعل مضارع جسے آنے والی سورہ میں۔ اس سے دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ایک ایسی حقیقت ہے کہ جو کائنات کے ہر دور میں واقع ہوتی رہی ہے۔ اور اس کا وقوع ایک ایسا سیل رواں ہے جس کی روانی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ اور ایک ایسی لازمی حقیقت ہے جس کے انقطاع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو ایسی ذات کی خوشنودی حاصل نہ کرنا اور اس کے راستے میں کسی طرح کی قربانی سے دریغ کرنا کتنی بڑی محرومی کا باعث ہو سکتا ہے۔

آیت کے آخر میں 'العزیز الحکیم' دو صفات کو بغیر حرف عطف کے اکٹھا لایا گیا ہے۔ اس سے اشارہ شاید اس بات کی طرف ہے کہ یہ دونوں صفتیں بیک وقت موصوف میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہ بیک وقت ہر چیز پر غالب بھی ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت و مصلحت بھی ہے۔ اس میں شاید اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے اور پھر تم سے اللہ تعالیٰ کے دین کیلئے نصرت اور مدد کا تقاضا کیا گیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت کا محتاج ہے۔ اور اس کے دین کی سربلندی اور اس کا نفوذ و اشاعت شاید تمہاری کاوشوں کا مرہونِ منت ہے۔ ایسا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے حق و باطل کی کشمکش کے حوالے سے جو فیصلہ کئے ہیں اور جو قانون تجویز کیا ہے اس میں وہ حق کو کبھی زبردستی غالب نہیں کرتا۔ اور کبھی شر اور باطل کو طاقت سے سرنگوں نہیں کرتا۔ بلکہ یہ کام اس نے اہلِ حق پر ڈال رکھا ہے کہ وہ اپنی کاوشوں اور قربانیوں سے حق کے غلبے کیلئے راستہ صاف کرے اور باطل کی قوتوں سے لڑ کر انہیں سرنگوں کرے۔ اس راستے میں کام آجانے والوں کو بیش بہا انعامات سے نوازتا ہے۔ اور اس راستے پر چلنے والوں کو اپنی تائید و نصرت سے گراں بار کرتا ہے۔

9831439068

گُڈ فرائی ڈے، ایسٹر کا تہوار اور بینک ہولی ڈے

فہیم اختر۔ لندن

گڈ فرائی ڈے مسیحی مذہب کا ایک نہایت اہم دن ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ملکوں میں گڈ فرائی ڈے کی چھٹیاں منائی جاتی ہیں۔ گڈ فرائی ڈے عیسائیوں کے لیے ایک نہایت مقدس دن ہے جو ایسٹر سنڈے سے دو دن پہلے آتا ہے۔ گڈ فرائیڈے ایک عیسائی تعطیل ہے جو یسوع مسیح کی موت کی یاد مناتی ہے۔

عیسائیوں کا ماننا ہے کہ اس مقدس ہفتہ کے اختتام پر یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اٹھے تھے۔ گڈ فرائیڈے کے موقعہ پر برطانیہ سمیت کئی ممالک میں ایک فرد یا چرچ کے ارکان کا گروپ گڈ فرائیڈے سروس سے پہلے چرچ کے قریب سڑکوں پر لکڑی کی ایک صلیب لے کر جاتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ جو کہ یسوع مسیح کو صلیب پر لٹکانے کی یاد دلاتا ہے۔ برطانیہ میں گڈ فرائی ڈے ایک عوامی تعطیل یعنی پبلک ہولی ڈے ہے۔ گڈ فرائی ڈے کے موقعے پر اسکول، دفاتر اور بیشتر کاروبار بند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بینک اور سرکاری ادارے بھی بند ہوتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اسے مذہبی رسومات، فیملی کے ساتھ وقت گزارنے یا سفر کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایسٹر ویک اینڈ کے باعث جمعہ سے لے کر پیر تک لمبا ویک اینڈ ہوتا ہے یعنی چار دنوں کی لمبی چھٹی، جس کا زیادہ تر لوگ فائدہ اٹھا کر باغبانی، گھر کی صفائی اور مرمت، اور ہولی ڈے وغیرہ پر نکل جاتے ہیں۔

آیئے آج ہم آپ کو گڈ فرائی ڈے، ایسٹر تہوار اور ان چھٹیوں کے حوالے سے چند باتیں بتاتے ہیں اور مختصر طور پر برطانیہ میں بینک ہولی ڈے کی چھٹیاں کتنی ہوتی ہیں، اس کے متعلق کچھ معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یوں تو برطانیہ میں پورے سال سرکاری طور آٹھ چھٹیاں ہوتی ہیں جس میں چار چھٹیاں، سوموار کے دن ہوتا ہے جو بینک ہولی ڈے کہلاتا ہے۔ پہلی جنوری، گڈ فرائی ڈے، ایسٹر منڈے، 25 دسمبر کرسمس، 26/ دسمبر باکسنگ ڈے، اور اس کے علاوہ تین بینک ہولی ڈے کی چھٹیاں موسم گرما میں ہوتی ہیں۔ وہ ہیں مئی کی پہلی سوموار، مئی کی آخری سوموار، اور اگست کی آخری سوموار۔

بینک ہولی ڈے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں برطانیہ کے بینکوں میں پیسے گننے یا اس کا حساب کتاب لگانے کے لئے ان تین بینک چھٹیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن اس بات میں کتنی صداقت ہے اس کا مجھے بھی علم نہیں ہے لیکن "بینک ہولی ڈے" سے مطلب تو یہی نکالا جا سکتا ہے۔ اب نئی ٹیکنالوجی نے بینک کا کام تو آسان کر دیا ہے لیکن وہیں بینک ہولی ڈے عام آدمی کے لئے آرام کرنے کا ایک ذریعہ بن گیا ہے جو کہ پورے سال ایمانداری اور محنت سے کام کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگوں میں بینک ہولی ڈے ایک اہم چھٹی مانی جاتی ہے اور شاید اسی لئے یہ روایت اب تک برقرار ہے۔ اس کے علاوہ یہاں ان چھٹیوں کی اہمیت اس لئے کافی اہم ہوتی ہے کیوں کہ ان دنوں اسکولوں میں تین سے چار ہفتوں کی لمبی چھٹیاں ہوتی ہیں اور زیادہ تر والدین اپنے بچوں کے ساتھ برطانیہ، یورپ اور دیگر ممالک چھٹیاں منانے کے لئے نکل جاتے ہیں۔ دفتروں میں بھی مرد اور عورتیں ان موقعوں پر چھٹیاں لے کر یا تو اپنے گھروں کو سنوارنے یا دیگر ضروری کاموں میں لگ جاتے ہیں۔

ایسٹر ایک اہم مسیحی تہوار ہے اور عیسائی یہ تہوار "یسوع مسیح کے جی اٹھنے کا جشن مناتے ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ مسیح ایک ایسے دن صلیب پر مر گیا جسے گڈ فرائیڈے کہتے ہیں۔ بائبل کے مطابق جیجز کو دوبارہ زندہ کیا گیا اور وہ ایسٹر سنڈے کو دوبارہ زندہ ہوئے۔ ایسٹر ہر سال مختلف تاریخوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اس کی تاریخ اس بات پر منحصر کرتی ہے کہ بہار میں جب پورا چاند ہو۔ بہت سے عیسائی عام طور پر چرچ میں عبادت، دعا اور یسوع مسیح کی زندگی کے جشن میں وقت گزارتے ہیں اور دوستوں اور خاندان کے ساتھ ایک خاص کھانا کھانے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایسٹر کے موقع پر بہت سے لوگ انڈے کی شکل کی چاکلیٹ کھاتے ہیں لیکن اصل میں چرچ کے رہنماؤں نے ایسٹر کے دوران انڈے کھانے پر پرہیز کرنے کو کہا ہے۔ برطانیہ میں فروخت ہونے والی کھوکھلی چاکلیٹ ایسٹر انڈے فرائیز کمپنی نے 1873 میں جاری کیے تھے۔

ایسٹر دراصل عیسائیوں کے لیے ایسٹر یسوع کی موت اور جی اٹھنے کے مرکزی معجزے کو منانے کے بارے میں ہے۔ یہ عیسائیت کے ابتدائی دنوں سے مذہبی کیلنڈر میں سب سے اہم تاریخ رہی ہے۔ قرونِ وسطیٰ کے انگلینڈ کے دور میں گرجا گھروں میں رسومات اور ڈرامائی مذہبی تقریبات منعقد ہوتی تھیں اور پادریوں اور اجتماعات نے ایسٹر کے اختتام ہفتہ پر مختلف جلوسوں، چوکسیوں اور ڈراموں میں حصہ لیا۔ پیوریٹنز نے 1647 میں ایسٹر کی تقریبات پر پابندی عائد کر دی تھی اور اگرچہ اسے دوبارہ 1660 کے بعد بحال کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس نے انگریزی چرچ میں اپنی سابقہ شان کبھی حاصل نہیں کی۔ برطانیہ میں بہت سے لوگ روایتی طور پر گڈ فرائیڈے پر مچھلی اور چپس (کٹے ہوئے آلو کے ٹکڑے) کھاتے ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع کو گڈ فرائی ڈے کے دن سولی پر چڑھایا گیا تھا اور ان کے گناہوں کے لیے اپنے گوشت کی قربانی دی تھی۔ گڈ فرائی ڈے پر گوشت نہ کھانے اور اس کے بجائے مچھلی کا انتخاب کرنے کی روایت صدیوں پرانی ہے۔ تاہم ہمارے ہسپتال کی کینٹین میں آج بھی ہر جمعے کو فش اور چپس کا ہونا لازمی ہے۔ جسے ہسپتال کے اسٹاف بہت شوق سے روایتی طور پر کھاتے ہیں۔ رومن کیتھولک رسم و رواج کے مطابق عیسائی گڈ فرائیڈے کے دن گرم خون والے جانوروں کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

برطانیہ میں گڈ فرائیڈے میں ایک بریڈ خاص طور پر کھائی جاتی ہے جسے " کراس بنس" کہتے ہیں۔ یوں تو میٹھے کراس بنس ہمیشہ ہی دستیاب ہوتا ہے لیکن گڈ فرائیڈے کے موقعے پر اسے خاص طور کھایا جاتا ہے۔ کراس بنس کا سب سے قدیم ذکر 1733 کے پوور رابن کی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔ گڈ فرائیڈے جب آتا ہے تو بوڑھی عورت گرم کراس بنس کے ساتھ دوڑتی ہے۔ کراس بنوں کے بارے می جو بات قابل ذکر تھی وہ یہ تھی کہ انہیں گڈ فرائیڈے پر پکایا جاتا تھا۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ گڈ فرائیڈے پر پکی ہوئی روٹی یا بنس کبھی بھی خراب نہیں ہوں گے اور انہیں طبی شکایات کی ایک حد کے علاج کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہت سارے لوگوں کا یہ بھی یقین ہے کہ گڈ فرائیڈے کی روٹی کو باورچی خانہ کی چھت سے ایک تار سے لٹکا کر رکھنا چاہیئے اور سال بھر ضرورت کے مطابق ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھگو کر کھانا چاہئے۔ تقریباً ایک صدی بعد 1841 میں، مصنف اور فوکلورسٹ ولیم ہون نے سنیچر میگزین میں لکھا کہ کچھ جاہل لوگوں کے گھروں میں گڈ فرائیڈے کراس بن اب بھی قسمت کے لیے رکھا جاتا ہے اور بعض اوقات چھت سے سخت بسکٹ لٹکا دیا جاتا ہے۔ ہر سال گڈ فرائیڈے کے موقعہ پر لاکھوں کراس بن فروخت ہوتے ہیں۔ 2020 میں مارک اسپینسر نے ایک لذیذ مرچ اور پنیر کی قسم کا کراس بن کا آغاز کیا۔

تاہم برطانیہ میں ملحد لوگوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے جس سے عیسائی مذہب کے تہواروں کی اہمیت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اب تو گڈ فرائی ڈے اور ایسٹر کا تہوار محض ایک ہولی ڈے بن کر رہ گیا ہے جس میں لوگ چھٹیاں زیادہ مناتے ہیں اور مذہبی رسوم کم ادا کرتے ہیں۔ ہم بھی اوروں کی طرح اس لمبی چھٹی کا فائدہ اٹھا کر کچھ دنوں کے لئے گھر پر آرام کر لیتے ہیں۔

اس ہفتہ کے کالم میں، ہم نے آپ لوگوں کو برطانیہ کے ایسٹر ہولی ڈے اور گڈ فرائیڈے کے علاوہ بینک ہولی ڈے کے متعلق کچھ اہم باتیں بتائی جو کہ آپ کے لئے کافی معلوماتی ہوگا اور امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو پسند بھی آئیگا۔ مجھے امید ہے کہ میرے کالم سے آپ گاہے بگاہے برطانیہ اور لندن کی خوب سیر کر رہے ہیں اور معلومات بھی حاصل کر رہے ہیں جو کہ میرے لئے باعثِ فخر ہے۔

fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhter.com

وقف قانون لوگوں کے حقوق پر حملہ ہے: کانگریس

یہ وقف ایکٹ ایک ٹارگیٹڈ تجاوزات ہے، یہ ایکٹ انتظامی کارکردگی کے نام پر قائم عدالتی اصولوں کو پامال کرتا ہے، کانگریس لیڈران نے اصلاحات کی آڑ میں انتقامی کارروائی قرار دیا

نئی دہلی۔(یو این آئی) وقف ترمیمی بل کو شہریوں کے حقوق پر حملہ قرار دیتے ہوئے کانگریس نے پیر کو اسے اصلاحات کی آڑ میں انتقامی کارروائی قرار دیا اور کہا کہ یہ شناخت، خودمختاری اور آئینی اقدار پر حملہ ہے کانگریس لیڈر ابھیشیک منو سنگھوی اور پارٹی کے سینئر لیڈر عمران پرتاپ گڑھی نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مذہبی معاملات میں حکومت کی مداخلت کو گڈ گورننس کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ مذہبی اداروں پر حملے کے علاوہ یہ اقلیتی برادری کے خود ارادیت اور خودمختاری کے احساس کو بھی کچلتا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ اصلاحات نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں انتقام ہے۔ انتقام احتیاط سے لکھا گیا ہے، حکمت عملی کے لحاظ سے یہ آئینی طور پر مشکوک ہے۔ وقف ترمیمی ایکٹ کارکردگی کی کوئی مشق نہیں ہے، جیسا کہ اس کو چھپا دیا گیا ہے۔ یہ مٹانے کی مشق ہے۔ مذہبی خودمختاری کو ریاست کے زیر انتظام پروٹوکول میں تبدیل کیا جارہا ہے اور برادری کے حقوق کو نوکر شاہی کے قلم سے نئے سرے سے بیان کیا جارہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ "یہ اداروں کو بہتر کرنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ ان میں دراندازی، کنٹرول اور بند کرنے کے بارے میں ہے، حکومت جسے اصلاحات کہہ رہی ہے وہ دراصل حقوق پر حملہ ہے، وقف ایکٹ کوئی انتظامی اقدام نہیں ہے، یہ ایک بنیادی نظریاتی حملہ ہے، اسے پڑھیں اور سمجھیں۔ قانون کی اصلاح کی زبان میں یہ ایکٹ صرف مذہبی اداروں پر 100 فیصد حملے نہیں بلکہ 100 فیصد مکمل کنٹرول کرنے کی پالیسی لانا چاہتا ہے۔ اقلیتوں کی خود ارادیت اور خودمختاری کا احساس یہ طاقت کی مداخلت کو گڈ گورننس کے طور پر پیش کرتا ہے۔لیکن کانگریس پارٹی خاموش نہیں رہے گی، وہ سڑکوں سے پارلیمنٹ تک اس ایکٹ کی مخالفت کرے گی۔ مسٹر سنگھوی نے کہا کہ "وقف ایکٹ ایک ٹارگیٹڈ تجاوزات ہے۔ یہ ایکٹ انتظامی کارکردگی کے نام پر قائم عدالتی اصولوں کو پامال کرتا ہے۔ ہمارے انسانی حقوق کے پارٹ 3 میں دو آرٹیکل بہت اہم ہیں۔ آرٹیکل 25 اور 26 ان میں خاص ہیں۔ آرٹیکل 26 واضح طور پر کہتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے مذہبی ادارے کو چلانے اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔انہوں نے کہا کہ "سیاسی سطح پر آپ آرٹیکل 26 کو ختم کرکے اسے انتظامی کارکردگی نہیں کہہ سکتے، آپ اسے ترمیمی ایکٹ نہیں کہہ سکتے، جہاں یہ دراصل شناخت، خودمختاری اور آئینی اقدار پر حملہ ہے۔ مسلمانوں کی نمائندگی والا بورڈ تخصیص کی ایک اور شکل ہے۔ یہ اقلیتوں کے بارے میں نہیں ہے کہ مسلمان کہلائے جانے والے ادارے کے بارے میں ایک منصفانہ کھیل ہے۔ یہ ریاست کے لیے منصفانہ کھیل ہے۔ آپ آرٹیکل 26 کو ختم نہیں کرسکتے اور اسے انتظامی کارکردگی نہیں کہہ سکتے، جہاں یہ اصل میں شناخت، خودمختاری اور آئینی اقدار پر حملہ ہے۔

ملک 2026 تک نکسل ازم سے پاک ہوجائے گا: شاہ

نیمچ۔(یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون امیت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف گامزن ہے۔ ان کی رہنمائی میں سال 2026 تک ملک نکسل ازم سے پاک ہوجائے گا۔اس عہد کو پورا کرنے میں سی آر پی ایف کا اہم کردار ادا ہوگا۔مسٹر شاہ جمعرات کو نیمچ میں سی آر پی ایف گروپ سینٹر میں سی آر پی ایف کے 86 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سی آر پی ایف نے آرٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد جموں وکشمیر میں پرامن طریقے سے انتخابات کرائے، کشمیر سے کنیا کماری تک جہاں بھی ضرورت ہو، سی آر پی ایف کے جوان فرض ادا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ جب بھی ملک کی سنہری تاریخ لکھی جائے گی، سی آر پی ایف کے شہیدوں کے نام سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو، ضلع کی انچارج وزیر محترمہ نرملا بھوریا، سی آر پی ایف کے ڈائریکٹر جنرل گیانیندر پرتاپ سنگھ، علاقے کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ سدھیر گپتا، راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ بنشی لال گجر کے ساتھ ضلع کے تینوں ایم ایل اے اور دیگر عوامی نمائندے موجود تھے۔مسٹر شاہ نے ملک کی داخلی سلامتی میں سی آر پی ایف اہلکاروں کی بے مثال ہمت اور لگن کی تعریف کی۔ انسداد دہشت گردی اور انسداد بغاوت کی سرگرمیوں اور امن برقرار رکھنے کی کارروائیوں میں سی آر پی ایف کے کردار کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں سی آر پی ایف ہے، وہاں فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ آج سی آر پی ایف کے 3 لاکھ جوان ملک میں امن وقانون اور امن قائم کرنے کے لیے کام کررہے ہیں۔ ملک کی پارلیمنٹ پر دہشت گردانہ حملہ اور شری رام جنم بھومی پر حملہ جیسے مشکل وقت میں سی آر پی ایف کے جوانوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا اور ملک کی سلامتی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کیا۔سینٹرل ریزرو پولیس فورس کے شہید سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں سے لے کر اندرونی علاقوں تک ملک کی حفاظت میں سی آر پی ایف کے تعاون کو کوئی نہیں بھول سکتا۔انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت سی اے پی ایف اہلکاروں کو آیوشمان کارڈ اور ہاؤسنگ اسکیموں کا فائدہ فراہم کررہی ہے۔اب سی آر پی ایف میں خواتین کو بھی بھرتی کیا جارہا ہے۔ان کے لیے رہائش کی سہولیات بھی تیار کی جارہی ہیں۔سی آر پی ایف کو جدید رکھنے کے لیے مرکزی حکومت کی طرف سے بہترین سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔سی آر پی ایف نے 2708 بہادری کے تمغے حاصل کیے ہیں، جو کہ غیر معمولی بہادری کا مظہر ہیں۔یوم تاسیس پر مسٹر شاہ نے پریڈ کا معائنہ کیا۔

وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ کے تبصرے معنی خیز، انڈیا اتحاد کے تحفظات درست ثابت: کے سی وینوگوپال

نئی دہلی: کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 پر سپریم کورٹ کی جانب سے دیے گئے مشاہدات کو انتہائی معنی خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ عدالت کے ریمارکس نے ان تمام آئینی خدشات کو تقویت دی ہے جو انڈیا اتحاد نے اس قانون کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر پیش کیے تھے۔ وینوگوپال نے ایک بیان میں کہا، "سپریم کورٹ کے مشاہدات نے اس جلد بازی میں بنائے گئے قانون کی کمزوریوں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ قانون بنیادی حقوق پر حملہ کرتا ہے اور اس میں گہرے تقسیم پسند رجحانات جھلکتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ وقف ترمیمی قانون کو نہ تو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں مکمل طور پر جانچا گیا، نہ ہی پارلیمنٹ میں اس پر سنجیدہ اور طویل بحث کی گئی۔ انہوں نے کہا، "یہ قانون آئینی اصولوں اور اقلیتوں کے مذہبی حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ اب عدالت کے تبصرے خود بتا رہے ہیں کہ انڈیا اتحاد کا احتجاج محض سیاسی نہیں بلکہ آئینی بنیادوں پر تھا۔" خیال رہے کہ سپریم کورٹ نے آج وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر عرضیوں پر ابتدائی سماعت کرتے ہوئے قانون پر عبوری روک لگانے سے انکار کردیا، تاہم عدالت نے اہم عبوری ہدایات جاری کیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ ملک بھر کی تمام وقف جائیدادیں، خواہ وہ رجسٹرڈ ہوں یا وقف بائی یوزر کے تحت ہوں، اپنی موجودہ حیثیت میں برقرار رہیں گی اور آئندہ سماعت تک ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت سے استدعا کی کہ حکومت کو ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت دی جائے۔

ہندوستانی سیاست میں بیجو پٹنائک کی شراکت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا: نوین پٹنائک

بھونیشور۔(یواین آئی) بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے سپریمو نوین پٹنائک نے جمعرات کو کہا کہ اوڈیشہ میں تین درجے پنچایتی راج نظام کو مضبوط کرنا اور خواتین کو بااختیار بنانا سابق وزیر اعلیٰ اور ان کے والد بیجو پٹنائک کا ہندوستانی سیاست میں سب سے بڑے تعاون میں شامل تھا۔ پارٹی دفتر شنکھ بھون میں تجربہ کار لیڈر کو ان کی 28 ویں برسی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مسٹر پٹنائک نے کہا کہ "بیجو بابو کے تعاون کو کوئی نہیں بھول سکتا۔ بیجو بابو کو اوڑیا ہونے پر فخر تھا اور ان کا مقصد اوڈیشہ کو ملک کی بہترین ریاست بنانا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے ڈی حکومت نے بیجو پٹنائک کے خواب کو پورا کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ بی جے ڈی کے سربراہ نے کہا، "اس عرصے کے دوران بہت سارے اچھے کام کیے گئے ہیں، جس کے لیے اوڈیشہ کو بہت سی قومی اور بین الاقوامی پہچان ملی ہے۔ تاہم، مسٹر پٹنائک نے بعض افراد کی جانب سے تجربہ کار رہنما کی قربانیوں اور شراکت کو کمزور کرنے اور تاریخ کو مسخ کرنے کی کوششوں پر غصے کا اظہار کیا۔

سپریم کورٹ کی جانب سے وقف ترمیمی قانون پر عبوری روک کا خیر مقدم: نسیم خان

ممبئی۔ (یو این آئی): مرکزی حکومت کی جانب سے اکثریت کے بل پر نافذ کیے گئے متنازع وقف ترمیمی قانون کو سپریم کورٹ کی جانب سے عبوری طور پر روک لگائے جانے کا کانگریس پارٹی اور ملک بھر کی مختلف سماجی و مذہبی تنظیموں کی جانب سے پرزور خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ اس حوالے سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر نسیم خان نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو انصاف کی سمت پہلا قدم قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ اس غیر آئینی قانون کو مکمل طور پر منسوخ کیا جائے۔ تلک بھون، ممبئی میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نسیم خان نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مودی حکومت کو مسلمانوں کے مسائل یا ان کی فلاح وبہبود سے کوئی لینا دینا نہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ وقف املاک کی بہتری کے نام پر جو قانون منظور کیا گیا ہے، وہ نہ صرف آئین کے خلاف ہے بلکہ یہ مسلم اقلیت کے مذہبی، تعلیمی، اور فلاحی اداروں پر راست حملہ ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہی ہے، لیکن ملک کے باشعور شہری اور کانگریس جیسی سیکولر جماعتیں اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گی۔ نسیم خان نے زور دے کر کہا کہ اس قانون کے ذریعے غریب مسلمانوں کی صدیوں پرانی وقف جائیدادوں کو غیر محفوظ بنایا جارہا ہے اور حکومت کو ان جائیدادوں میں مداخلت کا راستہ دیا جارہا ہے، جو سراسر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی وسماجی تنظیموں، قانونی ماہرین اور خود کانگریس پارٹی نے اس قانون میں شامل متعدد شقوں پر سنگین اعتراضات اٹھائے تھے، جنہیں بالآخر ملک کی اعلیٰ عدالت نے تسلیم کیا اور عبوری روک لگادی۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی میں موجود مسلم رہنماؤں کو اب نہ کوئی اہمیت دی جارہی ہے اور نہ ان کی کوئی سیاسی حیثیت باقی رہی ہے۔ مودی-شاہ کی قیادت نے خود بی جے پی کے اندر مسلمانوں کی آواز کو دبا دیا ہے اور ان کی سیاسی زندگی کا خاتمہ کردیا ہے۔ اس کے برعکس، کانگریس ایک ایسی جماعت ہے جو ہر مذہب، ہر طبقے اور ہر قومیت کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔ نسیم خان نے یاد دلایا کہ کانگریس کے صدر ہمیشہ مختلف برادریوں سے تعلق رکھتے رہے ہیں، جو کہ اس کی سیکولر سوچ کا ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مودی جی کو یہ طے کرنے کا اختیار نہیں کہ کانگریس کا صدر کون ہونا چاہیے۔

مہاراشٹر کے اسکولوں میں جماعت 1 تا 5 تک ہندی لازمی قرار

ممبئی ۔(یو این آئی) مہاراشٹر حکومت نے تعلیمی سال 2025-26 سے ریاست بھر کے تمام اسکولوں میں جماعت 1 سے جماعت 5 تک ہندی زبان کو لازمی قرار دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 (این ای پی) کے تحت متعارف کرائے گئے نئے تعلیمی فریم ورک کے تحت کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ اعلان کے مطابق ریاست کے تمام اسکولوں میں پہلی سے پانچویں جماعت تک ہندی زبان کو تیسری زبان کے طور پر پڑھایا جائے گا۔ اب تک ریاست کے اسکولوں میں دو زبانیں پڑھائی جاتی تھیں، لیکن نئی تعلیمی پالیسی کے تحت طلبہ کو سہ لسانی فارمولے کے مطابق تعلیم دی جائے گی، جس کے مطابق تین زبانوں کی تعلیم لازمی ہوگی۔ نئے نصاب کے مطابق ریاست بھر میں تعلیم کا ڈھانچہ 5+3+3+4 ماڈل پر مبنی ہوگا۔ محکمہ تعلیم کے مطابق اسکولی تعلیم کو چار مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے پانچ سال، جن میں تین سال پری پرائمری اور جماعت 1 و 2 شامل ہیں، انہیں بنیادی مرحلہ قرار دیا جائے گا۔ اس کے بعد جماعت 3 سے 5 تک کو پرائمری سطح سمجھا جائے گا۔ جماعت 6 سے 8 تک کی تعلیم کو مڈل اسکول کے زمرے میں رکھا گیا ہے، جبکہ جماعت 9 سے 12 تک کی تعلیم کو ثانوی سطح پر شمار کیا جائے گا۔ یہ نیا تعلیمی نظام اور سہ لسانی فارمولہ تعلیمی سال 2025-26 سے ریاست بھر میں نافذ کیا جائے گا۔

راج ٹھاکرے کا ہندی کو لازمی بنانے کی مخالفت میں سخت ردعمل

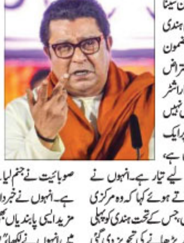

ممبئی۔(یو این آئی) مہاراشٹر نونرمان سینا کے صدر راج ٹھاکرے نے ریاست میں ہندی زبان کو اسکولوں کے نصاب میں لازمی مضمون کے طور پر شامل کرنے کی تجویز پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ وہ مہاراشٹر میں ہندی کے نفاذ کو کسی بھی صورت قبول نہیں کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ریاست پر ایک غیر ضروری زبان مسلط کرنے کی کوشش ہے، جسے ایم این ایس ہر سطح پر روکنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے جمعرات کو اپنے سخت موقف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ مرکزی حکومت کی اس پالیسی کے سخت خلاف ہیں، جس کے تحت ہندی کو پہلی جماعت سے ہی لازمی مضمون کے طور پر پڑھانے کی تجویز دی گئی ہے۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا، "میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ مہاراشٹر نونرمان سینا ایسی کسی مجبوری کو برداشت نہیں کرے گی۔ ہندی ملک کی قومی زبان نہیں ہے بلکہ دیگر زبانوں کی طرح صرف ایک سرکاری زبان ہے۔ پھر مہاراشٹر میں اسے پہلے درجہ سے پڑھانے کی کیا منطق ہے؟ راج ٹھاکرے نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ سہ لسانی فارمولہ صرف سرکاری کاموں تک محدود رہنا چاہیے، اسے تعلیم پر مسلط نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق ملک میں ماضی میں بھی زبان کی بنیاد پر صوبائیت نے جنم لیا ہے، اور اب حکومت پھر اسی سمت قدم بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر آج زبان مسلط کی جارہی ہے تو کل مزید ایسی پابندیاں بھی عائد کی جاسکتی ہیں۔ اپنے ایک طنزیہ ٹویٹ میں انہوں نے لکھا، "بوڑھی عورت کی موت پر کسی کو افسوس نہیں ہوتا، لیکن وقت اسے ضرور تھکا دیتا ہے"، جسے اس معاملے پر ان کے غصے اور مایوسی کی علامت کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

اختلاف رائے کا اظہار جمہوریت کیلئے ضروری ہے: عارف محمد خان

جے پور۔(یواین آئی) بہار کے گورنر عارف محمد خان نے کہا ہے کہ اختلاف رائے اور جمہوریت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور اختلاف رائے کا اظہار جمہوریت کے لیے اہم ہے کیونکہ یہ حکومت کو اپنی پالیسیوں کو بہتر بنانے اور عوام کی آواز سننے کی ترغیب دیتا ہے۔ مسٹر خان نے یہ بات جمعرات کو سابق وزیر اعظم چندر شیکھر کے 98 ویں یوم پیدائش کے موقع پر راجستھان قانون ساز اسمبلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں پروگریسو رائیٹرز کلب ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اختلافات اور جمہوریت کے موضوع پر ایک لیکچر سیریز میں بات کرتے ہوئے کہی۔انہوں نے چندر شیکھر کے بارے میں بہت سی دلچسپ کہانیاں شیئر کرکے انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور اختلاف رائے اور جمہوریت پر اپنے لیکچر میں وضاحت کی کہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جمہوریت میں لوگوں کو اپنی رائے کا اظہار کرنے اور حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے پر اہل اساتذہ کے گروپ کا ملا جلا ردعمل، عارضی راحت کے بجائے ہم مستقل حل چاہتے ہیں

کلکتہ۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے آج اساتذہ تقرری گھوٹالہ میں ایک اہم فیصلے میں اہل اساتذہ کو 31 دسمبر تک کام کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اس فیصلے پر اہل اساتذہ جو نوکری سے محروم ہوگئے ہیں نے ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ یہ وقتی راحت ہے مگر ہم طویل مدتی حل چاہتے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ اس حکم سے پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی ملازمتیں اور تنخواہیں مخصوص مدت تک کیلئے برقرار رہیں۔ احتجاج کرنے والے اساتذہ میں سے کچھ کا کہنا ہے کہ اس مسئلے کے طویل مدتی حل کی ضرورت ہے تاکہ وہ 60 سال کی عمر تک اسکولوں میں باوقار طریقے سے پڑھاتے رہیں۔ وہ تحریک کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم ابھی واضح نہیں ہے کہ یہ اساتذہ کا موقف کیا ہے۔ احتجاج کرنے والی اساتذہ کی تنظیم یوگیہ شکشا شکیکا اودھیکار منچ کے کنوینر چنموئے منڈل سپریم کورٹ کے احاطے میں موجود تھے جب سپریم کورٹ نے یہ حکم جاری کیا۔ وکاس بھون میں وزیر تعلیم برتیا باسو کے ساتھ ملاقات کے دوران وہ بھی موجود تھے۔ ان کے بقول سپریم کورٹ کا حکم ایک اسٹریٹجک کامیابی ہے۔ ہم کام جاری رکھ سکیں گے۔ ہمیں تنخواہ ملے گی۔ یہ ابتدائی طور پر کچھ دنوں کے لیے ریلیف ہے۔ لیکن ہم یہ قبول نہیں کریں گے کہ ہمیں تنخواہ ملے گی یا کسی خاص مدت کے لیے نوکری ہوگی۔ ہم ریٹائرمنٹ کے وقت تک کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے لیے نظرثانی (درخواست) کے لیے جائیں گے۔ مظاہرین اساتذہ کی تنظیم کی کور کمیٹی کے ارکان میں سے ایک عبداللہ المنعم اب دہلی سے کلکتہ واپس آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری سڑکوں پر تحریک نہیں رکے گی۔ ہمیں چھ ماہ کیلئے (نوکریاں) مل گئی ہیں۔ لیکن چھ ماہ کے لیے (نوکریاں) حاصل کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے! ایس ایس سی سے کہا گیا ہے کہ وہ 31 مئی تک حلف نامہ جمع کرائیں۔ تاہم منعم نے یہ بھی کہا کہ سڑکوں پر احتجاج جاری رکھنے کا ابھی تک کوئی متفقہ فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ احتجاج کرنے والے ٹیچر کا کہنا تھا کہ "اگر تنخواہ روک دی جاتی تو ہمارے لیے احتجاج کرنا تھوڑا مشکل ہوجائے گا۔ اس صورت میں ہمیں کچھ فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ ہمارا مطالبہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم چھ ماہ کے لیے پارٹ ٹائم اسکول گئے تھے۔ ہم اپنی پرانی ملازمتیں عزت کے ساتھ واپس چاہتے ہیں۔ تقریباً 26 ہزار اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ کی ملازمت ختم ہونے کے بعد ریاست کے مختلف اضلاع میں اسکول انسپکٹر (ڈی آئی) کے دفاتر کے سامنے احتجاج شروع ہوگیا تھا۔ کلکتہ کے قصبہ میں بھی ڈی آئی آفس کے سامنے احتجاج کیا گیا۔ وہیں، کلکتہ پولیس کے سب انسپکٹر رتن داس کو ایک مظاہرین کے پیٹ میں لات مارتے ہوئے دیکھا گیا۔ پولس عملہ جس شخص کو لات مارا تھا اس کی شناخت امیت بھوئیاں تھیں نے کہا کہ ہم سپریم کورٹ کے حکم کو بھی عارضی راحت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تاہم، امیت نے یہ بھی کہا کہ ان کی ملازمتوں کو 22 اپریل 2024 (جس دن ہائی کورٹ نے نوکریوں کو منسوخ کرنے کا حکم دیا تھا) کو بحال کیا جانا چاہیے۔ اگرچہ سپریم کورٹ کے حکم سے عارضی ریلیف تو مل گیا لیکن کوئی مستقل حل نہیں نکل سکا ہے۔

اندور میں پی این بی کو بم کی دھمکی، پولیس نے خالی کرایا بینک، ہر زاویے سے تلاشی

بھوپال(ایجنسی) مدھیہ پردیش شہر اندور میں واقع پنجاب نیشنل بینک (پی این بی) کو بم سے اڑانے کی ای میل موصول ہونے کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ پولیس نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے بینک خالی کرالیا اور بم اسکواڈ کو موقع پر طلب کرلیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، بم ڈسپوزل اسکواڈ اور تلاشی کتے (سنیفر ڈاگ) جی جی ٹاور میں واقع اس برانچ پر پہنچا اور بینک کے چپے چپے کی باریکی سے جانچ کی گئی۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق بینک کو ایک ای میل موصول ہوا تھا جس میں بینک کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ دھمکی کی نوعیت سنجیدہ ہونے کے باعث نہ صرف بینک کی پوری عمارت کو خالی کرایا گیا بلکہ قریبی علاقوں میں بھی چوکسی بڑھا دی گئی۔ بینک کے ملازمین اور موجود گاہکوں کو بحفاظت باہر نکال کر محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق بم اسکواڈ اور پولیس نے مکمل تلاشی لینے کے بعد بینک میں کسی قسم کی مشتبہ شے یا دھماکہ خیز مواد نہیں پایا۔

کل ہند مشاعرہ بعنوان پروازِ سخن کا انعقاد

نئی دہلی۔ گزشتہ شب ایک کل ہند مشاعرہ بعنوان پروازِ سخن کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا اہتمام شعبہ ٹاکسیکولوجی، انڈیا اور ثقافتی کمیٹی نے حکیم عبدالحمید آڈیٹوریم، جامعہ ہمدرد میں کیا۔ مشاعرے کی صدارت معروف شاعر اعجاز انصاری نے کی جبکہ نظامت ڈاکٹر خبیب احمد نے کی۔ مشاعرے کا افتتاح روایتی انداز میں شمع روشن کرکے کیا۔ مہمان خصوصی پروفیسر پنتھی پرکاش بابو، اعزازی وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی، پانڈیچری اور پروفیسر ایم کے۔ ٹھاکر (صدر، ایس این سی آئی) نے مشترکہ طور پر شعراء کے ساتھ چراغ روشن کرکے کیا۔ دونوں مہمانوں نے جانب سے مہمان خصوصی، پانڈیچیری سنٹرل یونیورسٹی کے اعزازی وائس چانسلر اور مہمان خصوصی نے تمام شعراء کو خوبصورت مومینٹو تقسیم کئے۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وائس چانسلر نے کہا کہ یہ ادارہ نہ صرف حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم کے خوابوں کو تعبیر دینے والا ادارہ ہے بلکہ یہ ادارہ مختلف کانفرنسوں، سیمیناروں کے ساتھ مشاعروں کے حوالے سے بھی اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے جامعہ ہمدرد کے کلچرل اور مشاعرہ کنوینر پروفیسر خورشید احمد انصاری کی کاوشوں کی ستائش کی۔ شاعری کے میلے میں جن شاعروں نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا ان کے نام یہ ہیں: اعجاز انصاری (صدر پوئٹری فیسٹیول)، عزم شاکری (ایٹا)، ڈاکٹر عنبر عابد (بھوپال)، اقبال فردوسی، تحسین منور، صہیب احمد فاروقی، سالم سلیم، سلیم امروہوی، ڈاکٹر آدیش تیاگی، چاندنی پانڈے، اور قمر عباس کے نام شامل ہیں۔ جامعہ ہمدرد کے اس کامیاب مشاعرے میں جن ممتاز شخصیات نے بطور سامعین شرکت کی ان میں پروفیسر ایس کے۔ ٹھاکر، پروفیسر سہیل پرویز (ڈین اسکول آف سائنس) اور آشکارہ خانم کشف کے علاوہ ملک بھر سے نیورو سائنس دان اور طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ آخر میں پروفیسر محمد اکرم نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

دھلی حج منزل میں عازمینِ حج کے لیے ٹیکہ لگانے کے کیمپ کا اہتمام

نئی دہلی۔(یواین آئی) مقدس حج کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب کے مقدس شہروں مکہ اور مدینہ روانہ ہونے والے عازمینِ حج کی پروازیں اس ماہ کی 30 تاریخ سے شروع ہوں گی اس سے قبل ہر سال کی طرح اس سال بھی دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے دفتر حج منزل میں عازمینِ حج کے لیے ٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے ٹیکہ لگانے کے کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن محترمہ کوثر جہاں نے کیمپ میں موجود عازمینِ حج، خصوصاً خواتین عازمین سے ملاقات کی اور انہیں حج پر جانے کی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال سفرِ حج کو گزشتہ برسوں کے مقابلے میں زیادہ منظم اور آسان بنانے کے لیے متعدد نئی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ محترمہ کوثر جہاں نے بتایا کہ حج منزل میں کئی نئی سہولیات متعارف کرائی گئی ہیں تاکہ عازمین کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔ ان میں سعودی ریال ٹریول کارڈ، حج سہولت ایپ، تربیتی ڈیسک، اور آنے والے دنوں میں آرام دہ رہائش کے لیے ایئر کنڈیشنڈ حج کیمپ اور پینے کے لیے ٹھنڈے پانی کی سہولت شامل ہے۔ واضح رہے کہ 30 اپریل سے 30 مئی تک حج پروازوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پہلے مرحلے میں 15 مئی تک تمام پروازیں مدینہ منورہ جبکہ 16 مئی سے 30 مئی تک تمام پروازیں جدہ (مکہ) کے لیے روانہ ہوں گی۔ دہلی سے جدہ کے راستے حج پر جانے والے عازمین کے لیے احرام باندھنے کی سہولت اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل 3 پر دستیاب کرائی جائے گی۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی نے بتایا کہ اس سال عازمینِ حج کی سہولت کے لیے ٹیکہ کاری کا نظام حج پروازوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ عازمین کو ان کی پرواز کی تاریخ کے مطابق انفرادی سطح پر کال کرکے ٹیکہ لگوانے کے لیے بلایا جارہا ہے۔ بصورتِ دیگر بغیر اطلاع کے آنے والے افراد کو اسی دن ٹیکہ نہیں لگایا جائے گا۔ آج کے کیمپ میں عازمینِ حج کے علاوہ حج ڈیوٹی پر جانے والے تقریباً 100 سرکاری افسران کو بھی ویکسین دی گئی۔

اسکولوں کے ابتدائی درجات کے لیے نصابی کتب کا اجرا

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کا مرکزی تعلیمی بورڈ برابر نصابی کتب کی تیاری میں لگا ہوا ہے۔ اس نے خاص طور پر ابتدائی درجات کے لیے کئی مضامین کی کتابیں تیار کی ہیں۔ اسکولوں میں پڑھانے کے لیے اردو زبان میں اسلامیات کی پانچ کتابیں (برائے نرسری، لور کے جی، اپر کے جی، فرسٹ، سیکنڈ) اور صباحی ومسائی مکاتب میں بچوں کی تعلیم کے لیے اردو زبان میں اسلامیات برائے جز وقتی مکاتب کے چار حصے طبع کیے گئے ہیں۔ اسی طرح بورڈ کی جانب سے انگریزی زبان میں بھی نصابی کتابیں تیار کی جارہی ہیں۔ آج مرکز جماعت کے میڈیا ہال میں مرکزی تعلیمی بورڈ کی تیار کردہ انگریزی زبان کی چند کتابوں کا اجرا ہوا۔ ان میں سے ایک کتاب ہے "Islamic Studies"۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں Nursery، Lower اور Upper KG۔ اسے محترمہ حنا فرحان صاحبہ (بھوپال) نے تیار کیا ہے۔ دوسری کتاب ہے "English for LKG"۔ اسے دو حصوں میں تیار کیا گیا ہے، دو سمسٹر میں پڑھانے کے لیے۔ تیسری کتاب ہے "Math's for Nursery"۔ اس کے دو حصے ہیں، دو سمسٹر میں پڑھانے کے لیے۔ چوتھی ہے "EVS for Nursery"۔ اس کے بھی دو حصے طبع کیے گئے ہیں، دو سمسٹر میں پڑھانے کے لیے۔ انگریزی، میتھ اور EVS کی کتابوں کی بھی رسم اجرا ہوئی۔ ان کتابوں کو ڈاکٹر نفیسہ زینب (بنگلور) نے تیار کیا ہے۔ بعد میں ایک کمیٹی کے ذریعے ان کتابوں کا ریویو کرواکے ان کی طباعت کی گئی ہے۔ پروگرام کا آغاز قاری عبدالمنان کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا انعام اللہ فلاحی نے بورڈ کی سرگرمیوں کا تعارف کرایا۔ انھوں نے بتایا کہ مرکزی تعلیمی بورڈ کی کوشش رہی ہے کہ اس کی تیار کردہ سابقہ کتابوں پر نظرثانی ہوتی رہے۔ مرکزی تعلیمی پالیسی کے مطابق انھیں اپ ڈیٹ کیا جائے، ساتھ ہی نئی کتابیں بھی تیار کی جائیں۔ اسی کے تحت آج چار کتابوں کا اجرا کیا جارہا ہے۔ پروگرام میں اسلامک اسٹڈیز کی کتاب کی مصنفہ محترمہ حنا فرحان صاحبہ موجود تھیں۔ انھوں نے کتاب کی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔

برائی کو روکنے اور نیکی کو پھیلانے کا حکم

نیکی کی اس ترغیب کا ایک لازمی پہلو یہ ہے کہ اس نظام زندگی پر استوار ہونے والے معاشرے کے اندر پھیلنے والی برائیوں کو روکا جائے اور اس کے لیے مروج و معقول تمام ذرائع استعمال کیے جائیں۔

ارشادالرحمن

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ:
''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ (طاقت) سے بدل دے۔
اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے بدلنے کی کوشش کرے۔
اور اگر زبان سے بھی نہ بدل سکتا ہو تو دل سے بدل دے، لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔
(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)
اس حدیث میں برائی کو روکنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

قرآن مجید میں نیکی کی ترغیب دینے اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری امت مسلمہ کے سپرد کی گئی ہے۔ متعدد مقامات پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تذکرہ یکجا ہوا ہے۔ چند مقامات دیکھیے!
(ترجمہ) ''تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے، وہی فلاح پائیں گے''۔
(آل عمران: ۱۰۴)
دوسری جگہ فرمایا:
(ترجمہ) ''اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو، جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو''۔
(آل عمران: ۱۱۰)
(ترجمہ) ''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے''۔
(التوبہ: ۷۱)
(ترجمہ) ''یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے، اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے''۔ (الحج: ۴۱)
یہ تو اہلِ ایمان کی صفات کا ذکر تھا۔ قرآن مجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں بھی انہی صفات کا ذکر فرمایا ہے:
(ترجمہ) ''وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے روکتا ہے''۔
(الاعراف: ۱۵۷)

ان آیات کے مطالعے سے یہ معلوم ہوا کہ ایمان محض نماز، روزہ اور حج، زکوٰۃ کی ادائیگی کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اس مکمل نظامِ زندگی کا نام ہے، جس میں ایک مسلمان خود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی ان کی ترغیب دیتا اور تبلیغ کرتا ہے۔
نیکی کی اس ترغیب کا ایک لازمی پہلو یہ ہے کہ اس نظام زندگی پر استوار ہونے والے معاشرے کے اندر پھیلنے والی برائیوں کو روکا جائے اور اس کے لیے مروج و معقول تمام ذرائع استعمال کیے جائیں۔
برائی کی تردید اور نیکی کی تبلیغ کی تعلیم احادیثِ رسولؐ میں بھی کثرت سے دی گئی ہے۔
حضرت عبداللہؓ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جو بھی نبی بھیجا، اس کی امت میں سے اس کے ایسے اصحاب و حواری ہوتے تھے جو اس کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے۔ پھر ان کے بعد کچھ ایسے لوگ آتے گئے جو کچھ کہتے تھے کرتے نہیں تھے، اور وہ کام کرتے تھے جس کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا جس نے ایسے لوگوں سے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے، جس نے زبان سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے، اور جس نے دل کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے''۔■

فرائض ادا کرنا اور حرام سے بچنا جنت میں داخلے کی ضمانت

''**ابو** عبداللہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا:
آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں فرض نماز ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانوں اور اس کے علاوہ کوئی عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

اس حدیث میں اسلام کے دو بنیادی اور اساسی تقاضوں کا ذکر ہوا ہے، اور یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کی زندگی میں ان کا دخل نہ ہو۔ اسلام کے ارکان خمسہ شہادت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ میں سے یہاں صرف نماز اور روزے کا ذکر آیا ہے اور اس کے ساتھ حرام و حلال کا تذکرہ ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ چیزیں ہیں جنہیں ادا کرنے کا موقع ہر مسلمان کو میسر آتا ہے۔ کلمۂ شہادت تو ادا کر کے ہی انسان دائرۂ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور بقیہ ارکانِ اسلام میں زکوٰۃ اور حج کی باری تب ہی آئے گی جب انسان صاحبِ نصاب اور صاحبِ استطاعت ہوگا۔ لہٰذا ان کو ادا کرنا اُس وقت تک اس کے اوپر فرض نہیں ہوتا جب تک وہ صاحبِ نصاب و صاحبِ استطاعت نہ ہوگا۔ باقی رہ گئے نماز اور روزہ، تو ان میں بھی روزہ ایسا فرض ہے جس کا ادا کرنا ایک سال بعد متوقع ہوتا ہے۔ اب ان تمام فرائض و ارکان میں سے اگر کوئی فرض اور رکن ایسا باقی رہ جاتا ہے جس کا تعلق انسان کے شب و روز سے ہے تو وہ نماز ہے۔ لہٰذا اس فرض کو ادا کرنا ہی ایسی چیز ہے جو ایک مسلمان کے اسلام و ایمان کی نشانی ہو سکتی ہے اور اگر کوئی یہ بھی ادا نہیں کرتا تو اس کے اندر اسلام کی کون سی خوبی رہ جاتی ہے جس کی بنا پر وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں مسلمان ہوں!
نماز کے ساتھ دوسری چیز صحابیؓ نے جو ذکر کی ہے وہ اگرچہ ارکانِ اسلام میں شامل نہیں تاہم اس کی اہمیت ایک رکن جیسی ہے۔
یہ چیز حرام کو حرام سمجھتے ہوئے ترک کر دینا اور حلال کو حلال جانتے ہوئے استعمال کرنا ہے۔ حلال ایسی چیز ہے جس کے فعل اور عمل کا مطالبہ فرائض میں شامل نہیں بلکہ انسان کے ارادہ و اختیار پر منحصر ہے کہ وہ جس حلال کام کو چاہے اور جس حلال چیز کو چاہے استعمال کرے، لیکن اس کے مقابلے میں حرام سے اجتناب کا مطالبہ فرض ہے اور اس فرض کا تارک اور اس امر کا مرتکب گناہِ کبیرہ کا مجرم ہو جاتا ہے۔
حدیث میں صرف فرض نماز کو ادا کرنے اور حرام سے اجتناب پر عمل کے ذکر کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اسلام کے دیگر فرائض اور تقاضے مسلمانوں سے ساقط ہو جاتے ہیں۔
بلکہ یہاں صرف اس بنیادی اصول کی بات کی گئی ہے جو جنت میں داخلے کے لیے ایک کم از کم تقاضے کے طور پر ہر مسلمان کی زندگی میں پیشِ نظر رہتا ہے۔ باقی سب فرائض و مطالبات کو ادا کرنے کا اگر کسی شخص کی زندگی میں کوئی موقع نہیں آتا تو یہ دو امور تو ایسے ہیں جن سے کسی مسلمان کو مفر نہیں، اور جو شخص ان امور کو انجام دے لے گا وہ جنت میں داخلے کا حقدار قرار پائے گا۔■

نماز میں خشوع کی تدبیر

پانچ وقت کی نماز ہم سب پڑھتے ہیں لیکن روزانہ پانچ دفعہ اس نہر میں غسل کرنے کے باوجود بالعموم ہماری روحانی اور اخلاقی گندگیاں ویسی کی ویسی ہی رہ جاتی ہیں جیسی غسل سے پہلے تھیں اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور بات چیت کرنے اور ان کے سامنے اپنی فقیری اور محتاجی، شکر، محبت اور عجز و تذلل کے اظہار کے باوجود ہمیں اس سے کچھ تقرب حاصل نہیں ہوتا۔ اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے! حالانکہ نماز خود ہی تقرب ہے اور قربِ الٰہی کے حصول کا یقینی نسخہ۔ اس صورتِ حال کا بدلنا ضروری ہے۔
جب محنت بھی لگ رہی ہے، وقت بھی لگ رہا ہے تو اس سے نفع کیوں نہ ہو۔ اس نفع کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا بھی ضروری نہیں کہ اقامت الصلوٰۃ کی ظاہری شرائط...... صحیح وقت، تعدیل ارکان اور جماعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ جو بالکل آپ کے اختیار میں ہے، ہر نماز میں خشوع کے حصول کی کوشش بھی کریں۔ یعنی نماز کو ایک بے روح رسم کے بجائے اپنے رب سے ملاقات اور گفتگو میں بدلنے کی کوشش کریں۔ یہ کوشش بھی ہمارے اختیار میں ہے۔ اس کے لیے نہ وقت درکار ہے، نہ محنت، نہ طویل نماز، نہ کوئی اضافی عمل...... صرف توجہ درکار ہے۔ توجہ بھی خیالات کو بھٹکنے اور دل کو وسوسوں سے بچانے پر لگانے کی ضرورت نہیں، بلکہ ایک یا ایک سے زیادہ درج ذیل چیزوں پر توجہ مرکوز کرنا بھی کافی ہو سکتا ہے:

☆ جو لفظ یا کلمہ زبان سے کہیں، اس کے معنی ساتھ ساتھ دل میں دُہرائیں۔
☆ اللہ میرے سامنے ہیں۔ جو میں کہہ رہا ہوں یا کر رہا ہوں، اسے وہ سن رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں۔
☆ اپنی غلامی، تذلل اور عاجزی کی جسمانی وضع پر نگاہ اور تصور جما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس وضع کو دیکھ رہے ہیں۔
☆ میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور بات چیت کر رہا ہوں۔
☆ یہ میری آخری نماز ہو سکتی ہے۔
☆ میری یہ نماز آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جائے گی، اپنے اعتبار سے کوئی ایسی چیز نہ کروں کہ یہ قبول نہ ہو۔
خشوع کے حصول کی جو ترکیب قرآن نے بتائی ہے وہ یہی ہے کہ دل کو دھڑکا لگا رہے کہ اپنے رب سے ملاقات کرنا ہے اور اسی کے پاس واپس جانا ہے۔
آنے والی نماز ہی سے آپ خشوع پیدا کرنے کے لیے ان تدابیر پر عمل شروع کر دیں اور پھر ان پر برابر عمل کرتے رہیں تو انشاء اللہ نماز سے آپ کو مطلوبہ زادِ راہ ملنا شروع ہو جائے۔■

شرم وحیاء بھی عمل کی ایک کسوٹی ہے

''**ابو** مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پچھلے پیغمبروں کی تعلیمات سے لوگوں نے یقیناً یہ بات بھی حاصل کر لی کہ ''جب تم شرم ہی محسوس نہ کرو تو پھر جو چاہے کرو۔''
[اسے بخاری نے روایت کیا ہے]

حیاء کے معنی:

حیاء کے معنی شرم کے ہیں۔ اسلام کی مخصوص اصطلاح میں حیاء سے مراد وہ ''شرم'' ہے جو کسی امر منکر کی جانب مائل ہونے والا انسان خود اپنی فطرت کے سامنے اور اپنے خدا کے سامنے محسوس کرتا ہے۔ یہ حیاء وہ قوت ہے جو انسان کو فحشاء اور منکر کا اقدام کرنے سے روکتی ہے اور اگر وہ جبلتِ حیوانی کے غلبے سے کوئی برا فعل کر گزرتا ہے تو یہی چیز اس کے دل میں چٹکیاں لیتی ہے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حیاء کے اسی چھپے ہوئے مادے کو فطرتِ انسانی کی گہرائیوں سے نکال کر علم و فہم اور شعور کی غذا سے اس کی پرورش کرتی ہے اور ایک مضبوط حاسّۂ اخلاقی بنا کر اس کو نفسِ انسان میں ایک کوتوال کی حیثیت سے متعین کر دیتی ہے۔''
['پردہ' از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، ص ۲۶۲]

اس حدیثِ رسول کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم کوئی کام کرنے کا ارادہ کرو اور

وہ کام ایسا ہو کہ اس کے کرنے پر تمہیں نہ اللہ سے کوئی شرم محسوس ہو اور نہ کسی انسان سے، تو یہ کام کر گزرو۔ اور اگر تمہیں شرم محسوس ہو تو پھر یہ کام نہ کرو۔ اسلام کا سارا دارومدار اسی حدیث پر ہے۔ مذکورہ مفہوم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''جو چاہو کرو'' جائز کاموں کو کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ جو کام شریعت میں ممنوع نہ ہوگا وہ جائز ہوگا۔
کچھ لوگوں نے اس حدیث کی وضاحت یہ کی ہے کہ جب تم اللہ سے شرم اور خوف محسوس نہ کرو تو اپنے نفس کو ممنوع کام کے حوالے کر دو اور جو چاہو کرتے پھرو۔ اس مفہوم میں، کام کرنے کا جو حکم ہے اس میں تنبیہ ہے نہ کہ جواز۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح ہے جو اس نے انسان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: ''تم جو چاہو کرتے پھرو (کیا فرق پڑتا ہے) کیونکہ وہ تمہارے کرتوتوں سے بخوبی واقف ہے'' (فصلت: ۴۰)۔ اور اسی طرح فعلِ امر پر مشتمل قرآن کی یہ آیت بھی ہے، جس میں اللہ نے شیطان کو چیلنج کیا:
''اے ابلیس! تو جس جس کو اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے، ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا لگا اور ان کو وعدوں کے جال میں پھانس۔'' (الاسراء: ۶۴)۔■

مسلمانوں کے باہمی انسانی حقوق

کسی مسلمان کی تکلیف دور کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی تنگ دست کی ضمانت دے سکتا ہو اور کفالت کر سکتا ہو تو اسے یہ کام کرنا چاہیے۔ اگر کوئی یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ ذمہ داری اپنے سر لے۔

'**ابو**ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس آدمی نے کسی مومن کی دنیاوی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور کر دی، اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور کر دے گا۔ اور جس نے کسی تنگ حال کے لیے آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔''
اس حدیث میں کسی مومن کی تکلیف کو آسان کرنے کا مفہوم ادا کرنے کے لیے نفس کے الفاظ آئے ہیں۔ جب کہ ایک دوسری حدیث میں اس بات کو فرج کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔
جو بھی مسلمان و مومن کسی مسلمان و مومن کی تکلیف آسان کرے گا، یا اس کی ایک تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے بدلے قیامت کی ایک ہولناک تکلیف کو اس سے دور کرنا بیان کیا ہے۔
حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو مومن کسی مومن کو بھوک میں کچھ کھلائے، اللہ قیامت کے روز اس کو جنت کے پھل کھلائے گا، اور جو مومن کسی مومن کو پیاس میں کچھ پلائے گا، اللہ قیامت کے روز اسے سربمہر شراب پلائے گا۔ اور جو مومن کسی مومن کو ننگ میں کپڑا پہنائے گا، اللہ قیامت کے روز اسے جنت کا سبز ریشم پہنائے گا۔''
تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرنا
اوپر مذکور خدمتِ انسانیت کا یہی مضمون حدیث کے دوسرے جملے میں یوں بیان کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمائے گا۔
تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ مقروض ہے تو اس سے قرض کا تقاضا اس انداز میں نہ کیا جائے کہ اس کا ناک میں دم ہو جائے۔ بلکہ اسے فراخ دستی تک مہلت دو اور ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ اگر تم دیکھتے ہو کہ وہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ تمہارا یہ قرض چکائے تو تم اس کو یہ قرض پورا یا جزوی طور پر معاف کر دو۔ یہ تمہارے لیے نہایت بہتر ہے۔
حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اسے معاف ہی کر دیا تو اللہ قیامت کے روز اس کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا، جس روز اللہ کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔'' (مسلم)
حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ روزِ قیامت کے کرب سے اس کو نجات دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے، یا معاف ہی کر دے۔'' (مسلم)
مسلمان کی تکلیف دور کرنے کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو قرض دینا، یا مال دے کر کفار کی قید میں بند کسی قیدی کو آزاد کرانا، یا کسی مسلمان کو ظالموں کے شکنجہ سے چھڑانا اور جیل سے رہائی دلانا یہ تمام مستحب اور پسندیدہ اعمال ہیں۔
کسی مسلمان کی تکلیف دور کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی تنگ دست کی ضمانت دے سکتا ہو اور کفالت کر سکتا ہو تو اسے یہ کام کرنا چاہیے۔ اگر کوئی یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ ذمہ داری اپنے سر لے۔
اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث میں تو کسی کی ایک تکلیف دور کرنے کے بدلے قیامت کے روز بھی صرف ایک تکلیف سے نجات ملنے کی بات کی گئی ہے، جب کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو نیکی کرے گا اس کو دس گنا اجر ملے گا۔'' (الانعام)
اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ قیامت کی ایک تکلیف بہت سی ہولناکیوں، مشکلوں اور خوف پر مشتمل ہوگی، یا یوں سمجھ لیجیے کہ قیامت کی ایک تکلیف دنیا کی دسیوں اور بیسیوں مصیبتوں سے بھی بڑی ہوگی۔
علاوہ ازیں اگر وہ ایک سے زیادہ تکالیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی روزِ قیامت ایک سے زیادہ مشکلیں دور کر دے گا۔ اس میں خدمتِ خلق کی ترغیب بھی ہے۔

> حضرت محمدؐ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف دور کرے گا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور وہ اسلام پر مرے گا۔ کیونکہ کافر پر آخرت میں نہ تو کوئی رحم کیا جائے گا اور نہ اس کی تکلیفوں میں سے کوئی کمی کی جائے گی۔

اس حدیث میں لازم و ملزوم کا نکتہ بھی ہے، وہ یہ کہ اس میں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف دور کرے گا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور وہ اسلام پر مرے گا۔ کیونکہ کافر پر آخرت میں نہ تو کوئی رحم کیا جائے گا اور نہ اس کی تکلیفوں میں سے کوئی کمی کی جائے گی۔
حدیث میں مالدار شخص کے لیے خوشخبری بھی ہے، لہٰذا اس عظیم وعدے سے فائدہ اٹھانے کے عمل کا شوق رکھنے والوں کو عمل میں مستعدی دکھانی چاہیے۔ اور لمثل ھذا فلیعمل العملون ''عمل کرنے والوں کو ایسے عمل کرنے چاہئیں'' اور بہترین عمل کسی مسلمان کی تکلیف دور کرنا ہے۔■

بدگمانی

بدگمانی بظاہر کوئی بڑی برائی نظر نہیں آتی مگر افراد کے باہم تعلقات اور معاشرتی رشتوں پر ایڈز کے وائرس کی طرح حملہ آور ہوتی ہے۔ معاشرتی اخوت اور بھائی چارے پر اس قدر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ ایک عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بدگمانی جھگڑوں کا باعث بننے اور تعلقات خراب کرنے کے ساتھ ساتھ بدگمانی رکھنے والے افراد میں چڑچڑا پن، ذہنی تناؤ اور کئی دوسری بیماریاں بھی پیدا کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرؤف خان

کسی دوسرے فرد کے بارے میں بلاوجہ شک و شبہ میں مبتلا ہونا، اس کے کسی فعل اور کام پر غلط قیاس کرنا، اس کے بارے میں جھوٹا، وہم و وسواس رکھنا اور صرف برے پہلو ہی کو ذہن میں لانا 'بدگمانی' کہلاتا ہے۔
سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں: ''بدگمانی ایک قسم کا جھوٹا وہم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو ہر ایک کے کام میں بدنیتی معلوم ہوتی ہے اور کسی کے کام میں اُس کو حسنِ نیت نظر نہیں آتا، دوسروں کی طرف اَن ہوئی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے۔'' (سیرۃ النبیؐ ج ششم)
بدگمانی بظاہر کوئی بڑی برائی نظر نہیں آتی مگر افراد کے باہم تعلقات اور معاشرتی رشتوں پر ایڈز کے وائرس کی طرح حملہ آور ہوتی ہے۔ معاشرتی اخوت اور بھائی چارے پر اس قدر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ ایک عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بدگمانی جھگڑوں کا باعث بننے اور تعلقات خراب کرنے کے ساتھ ساتھ بدگمانی رکھنے والے افراد میں چڑچڑا پن، ذہنی تناؤ اور کئی دوسری بیماریاں بھی پیدا کرتی ہے۔ بعض لوگوں کے لیے تو یہ دل کا روگ بن جاتی ہیں۔ اپنے گرد و نواح میں ہم آئے روز دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات معمولی سی بدگمانی برسوں کی دوستی ہی کو لمحوں میں ختم نہیں کر دیتی بلکہ نوبت جھگڑے اور قتل تک پہنچا دیتی ہے۔ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑوں اور تعلقات میں انقطاع وغیرہ کے اکثر واقعات میں بدگمانی ہی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ خاوند اگر بیوی پر کسی قسم کے غصے کا اظہار کرتا ہے تو اکثر و بیشتر وہ یہی سوچے گی کہ یہ ساس یا نند کے کان بھرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر ماں کے سامنے کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے گی تو وہ اس کی وجہ اپنی بہو کو قرار دے گی۔ اگر کسی کا خاوند اپنی کسی کزن یا ہمسائی سے ہنس کر بات کر لے تو شکی مزاج بیویاں اسی کو بتنگڑ بنا کر ایک بڑا جھگڑا پیدا کر لیں گی۔ ہمارے گرد و نواح میں بدگمانی کے زہریلے ثمرات کی سیکڑوں مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ اس نے بڑے بڑے گھروں اور پُرخلوص محبت بھرے رشتوں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ بدگمانی سے پاک صاف گھرانا ہی پُرسکون اور خوشیوں سے بھرپور گھرانا ہوتا ہے۔ سید قطبؒ لکھتے ہیں:
''مسلمانوں کو ایک دوسرے کے بارے میں اچھا گمان ہی رکھنا چاہیے اور ہر قسم کے شکوک و شبہات سے دلوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ جس سوسائٹی میں ایک دوسرے کے خلاف شکوک و شبہات نہ ہوں اس میں لوگوں کے دل ایک دوسرے سے صاف ہوتے ہیں، کوئی کسی پر شک نہیں کرتا، ہر شخص دوسرے سے مطمئن ہوتا ہے اور ایسے معاشرے میں زندگی کس قدر خوشی سے گزرتی ہے، اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔''

بدگمانی کے بارے میں رب کائنات نے مسلمانوں سے فرمایا:
''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔'' (الحجرات: ۱۲)
مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:
''گمان جو درحقیقت گناہ ہے، یہ ہے کہ آدمی کسی شخص سے بلاسبب بدگمانی کرے، یا دوسرے کے متعلق رائے قائم کرنے میں ہمیشہ بدگمانی ہی سے ابتدا کرے، یا ایسے لوگوں کے بارے میں بدظنی سے کام لے، جن کا حال بظاہر یہ بتا رہا ہو کہ وہ نیک اور شریف ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی گناہ ہے کہ ایک شخص کے کسی قول و فعل میں برائی اور بھلائی کا یکساں احتمال ہو اور ہم محض سوئے ظن سے کام لے کر اس کو برائی ہی پر محمول کریں، مثلاً کوئی بھلا آدمی کسی محفل سے اٹھتے ہوئے اپنے جوتے کے بجائے کسی اور کا جوتا اٹھا لے اور ہم یہ رائے قائم کر لیں کہ ضرور اس نے جوتا چرانے ہی کی نیت سے یہ حرکت کی ہے، حالانکہ یہ فعل بھولے سے بھی ہو سکتا ہے اور اچھے احتمال کو چھوڑ کر برے احتمال کو اختیار کرنے کی کوئی وجہ بدگمانی کے سوا نہیں ہے۔'' (تفہیم القرآن پنجم)
بدگمانی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی ملاحظہ فرمائیں:
''☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری)۔☆
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کے متعلق تمہیں برا گمان ہو جائے تو اُس کی تحقیق نہ کرو۔ (احکام القرآن للجصاص)
☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک گمان رکھنا عباداتِ حسنہ میں سے ہے۔ (ابوداؤد)
☆ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم نے چوری کی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی قسم میں نے چوری نہیں کی۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنے آپ کو جھٹلاتا ہوں۔ (مسلم) ☆ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اللہ تعالیٰ نے مومن کے بارے میں مومن پر اُس کے خون، مال و دولت اور عزت و آبرو پر حملہ کو حرام ٹھیرایا ہے اور اس کو بھی ناجائز قرار دیا ہے کہ اس کے متعلق بدگمانی کی جائے۔ (بحوالہ تعلیماتِ غزالی)''
اگر کسی کام یا بات سے بدگمانی پیدا ہونے کا احتمال ہو تو اسے دور کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے، اس کی مثال ہمیں سیرتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ملتی ہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ رات کو ازواجِ مطہرات میں کوئی آپ سے ملنے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو واپس گھر چھوڑنے جا رہے تھے کہ اتفاقاً راستے میں دو انصاری ملے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دی اور فرمایا: یہ میری فلاں بیوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہمیں کسی کے ساتھ بدگمانی کرنی بھی ہوتی تو کیا آپ کے ساتھ کرتے؟ ارشاد ہوا: ''شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔''■ (صحیح مسلم بحوالہ سیرت النبیؐ)

سپا کے بہکاوے میں نہ آئیں دلت: مایاوتی

دوسروں کی تاریخ پر تبصرہ کرنے کے بجائے اپنے سماج کے سنت۔ عظیم شخصیات کی جدوجہد کے بارے میں بات کریں

لکھنؤ۔ رانا سانگا کے خلاف سماج وادی پارٹی (ایس پی) لیڈر رام جی لال سمن کے متنازع بیان کے سلسلے میں گرمائی سیاست کے درمیان بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے دلتوں کو آگاہ کیا ہے کہ وہ ایس پی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ اور دوسروں کی تاریخ پر تبصرہ کرنے کے بجائے اپنے سماج کے سنت۔ عظیم شخصیات کی جدوجہد کے بارے میں بات کریں۔ مایاوتی نے جمعرات کو سوشل میڈیا ہینڈل ایکس کے ذریعہ کہا ' دیگر پارٹیوں کی طرح آئے دن ایس پی کے ذریعہ بھی پارٹی کے خاص کر دلت افراد کو آگے کر کے کشیدگی اور تشدد کا ماحول پیدا کرنے والے آ رہے ان کے کافی متنازع بیان بازی، ایک دوسرے پر الزام تراشی و پروگرام وغیرہ کا جو دور چل رہا ہے یہ ان کی سخت تنگی مفاد کی سیاست ہی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایس پی بھی دلتوں کے ووٹوں کے مفاد کی خاطر یہاں کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ لہذا دلتوں کے ساتھ ساتھ دیگر پچھڑوں و مسلم سماج وغیرہ کو بھی ان کے کسی بھی بہکاوے میں نہ آ کر انہیں اس پارٹی کے بھی سیاسی ہتھکنڈوں کا شکار ہونے سے ضرور بچنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی پارٹیوں سے جڑے موقع پرست دلتوں کو دوسروں کی تاریخ پر تبصرہ کرنے کے بجائے اگر وہ اپنے سماج کے سنتوں، گروؤں و عظیم شخصیات کی اچھائیوں اور ان کے جدوجہد کے بارے میں بتائیں یہ مناسب ہوگا۔ جن کی وجہ سے یہ لوگ کسی لائق بنے ہیں۔

وہیں پارٹی لیڈروں کے ساتھ میٹنگ میں مایاوتی نے اپنے بھتیجے آکاش آنند کو پارٹی میں واپس لینے کے بارے میں بھی وضاحت کی۔ انہوں نے بتایا کہ بھائی آنند اور اس کا چھوٹا بیٹا ایشان شادی کا کارڈ دینے آئے تھے۔ ایشان کی شادی کسی سیاستدان کے گھرانے میں نہیں بلکہ ایک تاجر کی بیٹی سے ہو رہی ہے۔ مایاوتی نے واضح کیا کہ وہ شادی میں شرکت کریں گی، لیکن پارٹی کے دیگر ارکان کو مدعو نہیں کیا جا رہا ہے۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ستیش چندر مشرا دلہن کی طرف سے شادی میں شرکت کریں گے۔ مایاوتی نے عہدیداروں سے یہ بھی کہا کہ آکاش کے سسر اشوک سدھارتھ کو کبھی بھی پارٹی میں نہیں لیا جائے گا۔ آپ کو بتا دیں کہ پارٹی میں واپسی کے باوجود آکاش آنند بدھ کو ہونے والی میٹنگ میں نظر نہیں آئے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے آکاش کی سیکورٹی واپس لینے کا ذکر کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ ان کے سسر میڈیا میں گمراہ کن خبریں پھیلا رہے ہیں۔ امبیڈکر جینتی پر دیگر پارٹیوں کی سرگرمی کے بارے میں مایاوتی نے کہا کہ بہوجن بالخصوص دلت برادری کے ووٹوں کے خودغرض مفادات کے لیے بابا صاحب کو ان کی یوم پیدائش وغیرہ پر یاد کرنے کا مقابلہ تھا، لیکن ایسے وقت میں ان کے مجسموں کی بے حرمتی وغیرہ کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ بی ایس پی کی مخالفت کرنے والی جماعتیں صرف دھوکہ دے رہی ہیں۔

ہر متاثر کے چہرے پر مسکان لانا حکومت کی ذمہ داری

سی ایم یوگی نے جنتا دربار میں پولیس، ریونیو، طبی امداد، پنشن اور سڑک کی تعمیر سمیت کئی معاملات پر ہدایات جاری کی

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ ہر متاثر کو انصاف دلا کر اس کے چہرے پر مسکان لانا ہی ان کی حکومت کا اصل مقصد ہے اپنے سرکاری آواس پر 'جنتا درشن' انعقاد کے دوران یوگی نے ریاست کے مختلف اضلاع سے آئے 125 سے زیادہ متاثرین سے ملاقات کی اور سبھی کے پاس جا کر ان کے مسائل کو سنا۔ انہوں نے مسائل کے ازالے کے لئے افسران کو ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کا مقصد ہر مظلوم کو انصاف فراہم کر کے اس کے چہرے پر مسکراہٹ لانا ہے۔ جنتا دربار میں پولیس، ریونیو، طبی امداد، پنشن اور سڑک کی تعمیر سمیت کئی معاملات سامنے آئے جس پر درخواست موصول ہونے کے بعد وزیر اعلیٰ نے متعلقہ افسران کو فوری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے جنتا دربار میں چندولی سے آئے دو نوجوانوں کو الیکٹرانک چارجنگ واکنگ اسٹک بھی دی۔ اس کے علاوہ، انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ آنے والے بچوں کو گلے لگایا، انہیں اپنی گود میں لیا اور انہیں کھلایا اور چاکلیٹ بھی دیں۔

یوگی نے افسران کو ہدایت دی کہ تمام افسران صبح 10 بجے سے دفتر میں بیٹھ کر عوامی شکایات سنیں۔ مقامی شکایات کو ضلعی سطح پر ہی حل کیا جائے۔ صرف وہی مسائل جو حکومتی سطح پر حل ہونے ہیں یہاں بھیجے جائیں۔ مسائل کا حل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ وہ متاثرین کے مسائل کو سنجیدگی اور حساس طریقے سے لیس اور ان کے فوری اور تسلی بخش حل کو یقینی بنائیں۔ چندولی کے دو معذور نوجوان بھی اپنے مسائل لے کر جنتا دربار پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے ان کے مسائل سنے اور پھر انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔ چیف منسٹر نے چندولی کے راجیش اور چندر شیکھر کو الیکٹرانک چارجنگ واکنگ اسٹک پیش کی۔ اس دوران متاثرین کے ساتھ کچھ بچے بھی آئے جنہیں دیکھ کر وزیر اعلیٰ نے ان کا لاڈ پیار کیا، انہیں اپنی گود میں لے کر کھلایا اور چاکلیٹ بھی دیا۔ وزیر اعلیٰ نے عوامی شکایات پر مشتمل درخواست جنتا دربار میں موجود حکومت کے سینئر افسران کو سونپی اور اسے بروقت نمٹانے کی ہدایت دی۔ ڈی جی پی کو پولیس سے متعلق شکایات کو حل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے، انہوں نے ریونیو کونسل کے چیئرمین سے بھی کہا کہ وہ ریونیو سے متعلق معاملات میں کارروائی کریں۔ وزیر اعلیٰ نے تمام متاثرین کو یقین دلایا کہ ان کی درخواستوں پر مناسب کارروائی کر کے مسئلہ حل کیا جائے گا۔

گورکھپور: 1500 کروڑ روپئے کی سوغات دیں گے یوگی

گورکھپور۔ (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو گورکھپور کو تقریباً 1500 کروڑ روپئے کے اخراجات والی 147 ترقیاتی پروجکٹوں کی سوغات دیں گے۔ وہ 438 کروڑ 38 لاکھ 7 ہزار روپے کے 52 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کریں گے اور 1060 کروڑ 98 لاکھ 83 ہزار روپے کے 95 منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ یہ تقریب منبیلا میں ہوگی۔ ایسے بہت سے منصوبے ہیں جن کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا جائے گا جو ضلع کی سڑکوں کے رابطے کو نئی بلندیوں تک لے جائیں گے۔ ان میں ایک اہم فورلین کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ امرت پروگرام کے تحت 233 کروڑ 89 لاکھ روپے سے زائد کے سیوریج پروجیکٹ کا افتتاح ہونا ہے۔ مختلف بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے سلسلے میں ضلع کے بانسگاوں علاقے کو بھی وزیر اعلیٰ کے ہاتھ سے 50 بستروں کے مشترکہ اسپتال کا تحفہ ملے گا۔ وزیر اعلیٰ میڈیکل کالج کے ٹراما سنٹر کی اپ گریڈیشن اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے توسیعی کام کا سنگ بنیاد بھی رکھیں گے۔ وزیر اعلیٰ کئی سیاحتی ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد بھی رکھیں گے۔

کاشی وشوناتھ ایکسپریس ٹرین کو پلٹنے کی سازش میں چار مشتبہ افراد کی شناخت، کی جائے گی پوچھ گچھ

لکھنؤ۔ (پی این ایس) پولیس نے لکھنؤ۔ مراد آباد ریلوے روٹ پر رحیم آباد علاقے میں کاشی وشوناتھ ایکسپریس کو پٹری سے اتارنے کی سازش کے سلسلے میں چار مشتبہ افراد کی شناخت کی ہے۔ پولیس اس کی تلاش میں مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔ اس معاملے میں اے سی پی ملیح آباد رشبھ یادو نے کہا کہ تین ٹیمیں ممکنہ مقامات پر چھاپے مار رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آس پاس کے کیمروں کو بھی اسکین کیا جا رہا ہے۔

اے سی پی نے کہا کہ ڈھائی فٹ لمبا کھمبا اور چھ انچ موٹا خشک لکڑی کا تنا اور آم کے درخت کی شاخیں ریلوے ٹریک کے کلومیٹر پلر نمبر 1109 اور 9/11 کے قریب اپ لائن کے دو پٹریوں کے درمیان رکھی گئی تھیں۔ وارانسی سے دہلی جانے والی کاشی وشوناتھ ایکسپریس جب صبح 2.15 بجے یہاں سے روانہ ہوئی تو انجن میں کچھ خرابی ہوگئی۔ لوکو پائلٹ نے ٹرین کو روک کر اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع دی۔ اس کے بعد ریلوے پولیس اور رحیم آباد پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اس معاملے میں دونوں ٹیموں نے مختلف سطحوں پر جانچ شروع کر دی ہیں۔ رحیم آباد پولیس کی جانب سے تین ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مخبر کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر چار مشتبہ افراد کی شناخت کر لی گئی ہے۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ اس کے ساتھ سی سی ٹی وی کیمروں کو بھی سکین کیا جا رہا ہے تاکہ تمام حقائق سامنے آسکیں۔

جھانسی ریلوے ڈویژن: 140 سال پرانا پل صرف 6 گھنٹے میں دوبارہ نصب

لکھنؤ/ جھانسی، 17 اپریل (یو این آئی) شمال سنٹرل ریلوے کے جھانسی ریلوے ڈویژن میں انفراسٹرکچر کو بہتر اور مضبوط بنانے کی سمت میں مسلسل کام کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں آج ڈویژن نے جھانسی- کانپور سیکشن کی پر یچھ- چرگاوں اپ لائن پر 140 سال پرانے پل کو صرف چھ گھنٹے میں تبدیل کر کے ایک تاریخی کام انجام دیا۔ ڈویژنل ریلوے منیجر دیپک کمار سنہا نے کہا کہ ڈویژن کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا کام مسلسل جاری ہے۔ 140 سال پرانے پل کو نئی طاقت دی گئی ہے۔ اس سے ٹرین کی نقل و حرکت اور وقت کی پابندی میں بہتری آئے گی۔ پل 1157/1 پاریچھ- چرگاوں اپ لائن پر 1885 میں تعمیر کیا گیا تھا۔ پرانے پل کی تعمیر میں اینٹ اور پتھر کا استعمال کیا گیا تھا۔ اس کا سائز 2.0 بائی 0.61 میٹر تھا۔ 140 سال کے بعد، اینٹ اور پتھر کی جگہ 2.1 x 2.0 میٹر کے RCC باکس نے لے لی ہے۔ آر سی سی باکس کی تنصیب کے بعد یہ پل 25 ٹن تک بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا ہے۔

لکھنؤ کی شویتا نے تخلیق کیا اپنا ڈیجیٹل ٹوین

اے آئی اوتار کریئٹرز زمرے میں ملا دوسرا مقام

لکھنو۔ (پی این ایس) ذرا سوچئے، کوئی بالکل آپ جیسا ہو جو آپ کی فون کالز کا آپ کی اپنی آواز میں جواب دیتا ہو، اور وہ بھی آپ کی ہدایات کے مطابق۔ آپ جو بھی لباس یا جیولری پہننا چاہتے ہیں، آپ اسے خود پہن کر دکھا سکتے ہیں اور لوگ سمجھیں گے کہ آپ نے ہی اسے پہنا ہے۔ یہ سب مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد سے ممکن ہوا ہے۔ لکھنؤ کی ایک نوجوان خاتون شویتا نے اپنا ڈیجیٹل ٹووین بنایا ہے۔ اس کے لیے، انہوں نے اطلاعات و نشریات کی وزارت کے زیر اہتمام ویب 2025 کے تحت کریٹ ان انڈیا چیلنج میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ شویتا چودھری شہر کے علی گنج کی رہنے والی ہیں۔ والد راج وردھن چودھری اور چچا پربھاکر وردھن چودھری وکیل ہیں۔ شویتا فی الحال جمشید پور میں ہیں۔ میڈیا سے خصوصی بات چیت میں، انہوں نے بتایا کہ وزارت اطلاعات و نشریات کے زیر اہتمام ویب 2025 کے تحت کریٹ ان انڈیا چیلنج سیزن میں 85 ہزار سے زیادہ قومی اور بین الاقوامی شرکاء نے 32 مختلف زمروں میں حصہ لیا تھا۔ نتائج کا اعلان 9 اپریل کو ہوا۔ انہوں نے اے آئی اوتار کریٹر چیلنج کیٹیگری میں دوسرا مقام حاصل کیا ہے۔

شویتا کا دعویٰ ہے کہ وہ ملک کی پہلی خاتون ڈیجیٹل جڑواں تخلیق کار ہیں۔ بی بی ڈی یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں بی ٹیک اور میسور سے ایم بی اے کرنے کے بعد انہوں نے تقریباً تین سال تک بینکنگ سیکٹر میں کام کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی دلچسپی، فیشن اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں کیریئر بنانے کا فیصلہ کیا۔ یہاں سے ان کے ڈیجیٹل اوتار کا سفر شروع ہوا۔ شویتا کے شوہر دیویا روہیلا جمشید پور میں ٹاٹا اسٹیل میں کام کرتے ہیں۔ شویتا کا ماننا ہے کہ لوگ اے آئی سے بہت ڈرتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ لوگ ڈرتے ہیں کہ اے آئی ہماری نوکریاں لے لے گی؟ لیکن سچ یہ ہے کہ AI بھی ایک موقع ہے۔ اے آئی سے نہ گھبرائیں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا۔ میں نے یہ اوتار اس لیے بنایا کیونکہ میں یہ دکھانا چاہتی تھی کہ ٹیکنالوجی کی دنیا میں خواتین کے لیے کوئی بند دروازے نہیں ہیں۔ شویتا نے بتایا کہ میرے کمپیوٹر پر میرے ڈیجیٹل جڑواں بچے اپنی پسند کے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ میں اسے اشتہارات کے میدان میں استعمال کرتی ہوں۔ کمپنیاں مجھے صرف کپڑوں کی تصاویر بھیجتی ہیں اور میں اسے کسی بھی مطلوبہ شکل میں پہنا سکتی ہوں، کسی بھی جگہ کھڑے ہو کر تصویر بھیج سکتی ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھ سے پہلے ڈیجیٹل امیجز بنتی رہی ہیں لیکن مجھ سے پہلے کسی نے اپنا ڈیجیٹل ٹوئن نہیں بنایا۔ مزید یہ کہ چیٹ باکس کے ذریعے یہ ڈیجیٹل جڑواں میری فون کالز میری اپنی آواز میں وصول کر سکے گا اور میری خواہش کے مطابق ان کا جواب دے سکے گا۔ اس کامیابی کے لیے شویتا کو ویبس 2025 کے دوران 1 سے 4 مئی کے درمیان ممبئی کے جیو ورلڈ سینٹر میں منعقد ہونے والے ویب کریٹر ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ اس پروگرام میں، انہیں نہ صرف اپنے ڈیجیٹل اوتار کی نمائش کے لیے ایک خاص پلیٹ فارم ملے گا، بلکہ انہیں ہندوستان اور بیرون ملک کے معروف صنعت کاروں، اختراع کاروں اور ماہرین کے ساتھ نیٹ ورک کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

یوپی ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور ملک میں دفاعی مینوفیکچرنگ کا اہم سنٹر

لکھنؤ۔ (یو این آئی) اترپردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یوپیڈا) کے ذریعہ 2018 میں قائم اور ترقی یافتہ ڈیفنس انڈسٹریل کوریڈور (یو پی ڈی آئی سی) ریاست کو دفاع اور ایرو اسپیس مینوفیکچرنگ کے ایک بڑے مرکز کے طور پر قائم کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسٹریٹجک طور پر چھ نوڈس کانپور، جھانسی، لکھنؤ، علی گڑھ، آگرہ اور چترکوٹ میں پھیلا ہوا یہ کوریڈور دفاعی شعبے میں مقامی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کا مقصد پورا کرتا ہے۔ یوپیڈا کی 19 مارچ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق یو پی ڈی آئی سی کو اب تک 28,761.88 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ منصوبے کے لیے حاصل کی گئی تقریباً 2,001 ہیکٹر زمین میں سے 923.24 ہیکٹر صنعتوں کو الاٹ کی گئی ہے۔ فی الحال، ڈیفنس کوریڈور کے چھ نوڈس میں 57 کمپنیوں کو زمین الاٹ کی گئی ہے۔ کئی بڑی کمپنیوں نے کمرشیل پیداوار بھی شروع کر دی ہے، سرکاری ذرائع نے بتایا کہ معروف کھلاڑی اڈانی ڈیفنس سسٹمز اینڈ ٹیکنالوجیز لمیٹڈ نے کانپور میں جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی مربوط گولہ بارود کی سہولت کے قیام کے لیے 1,500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی۔ امیٹیک الیکٹرانکس لمیٹڈ (330 کروڑ روپے) اور ویریون ڈیفنس پرائیویٹ لمیٹڈ (65 کروڑ روپے) اب علی گڑھ میں کام کر رہے ہیں، جو الیکٹرانک وارفیئر، سیٹلائٹ سسٹمز اور چھوٹے ہتھیاروں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ کانپور میں بھی ادھونک میٹریلز اینڈ سائنسز پرائیویٹ لمیٹڈ (35 کروڑ روپے) اور اے آر پولیمر پرائیویٹ لمیٹڈ (48 کروڑ روپے) دفاعی ٹیکسٹائل اور بیلسٹک گریڈ پولیمر مواد تیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راہداری کی کامیابی کا سہرا صنعتی ترقی کو فروغ دینے، ہنر مندی کی ترقی اور اختراع کو فروغ دینے کے لیے کیے گئے اہم اقدامات سے منسوب ہے۔ UP A&D یو پی اے اینڈ ڈی یونٹ روزگار پروتساہن پالیسی 2024، جو 24 جنوری کو شروع کی گئی تھی، کا مقصد دفاع اور ایرو اسپیس کے شعبوں میں ملازمتوں کی تخلیق کو تیز کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، 400 کروڑ روپے کی لاگت والی ڈیفنس ٹیسٹنگ انفراسٹرکچر اسکیم (ڈی ٹی آئی ایس) کانپور اور لکھنؤ میں جدید جانچ کی سہولیات کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ آئی آئی ٹی کانپور اور آئی آئی ٹی بی ایچ یو میں سنٹرز آف ایکسی لینس اہم تحقیق اور ڈیزائن (آر اینڈ ڈی) کے فرق کو پر کرنے کے لیے جدید تحقیق کی قیادت کر رہے ہیں، جبکہ لکھنؤ میں ڈیفنس ٹیکنالوجی اینڈ ٹیسٹنگ سینٹر (ڈی ٹی ٹی سی) تربیت اور جانچ کی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کر رہا ہے۔ راہداری کی پیشرفت پر بات کرتے ہوئے، ریاست کے صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کے فروغ کے وزیر نند گوپال نندی نے کہا' وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قابل قیادت میں، یو پی ڈی آئی سی کے چھ اسٹریٹجک نوڈس نہ صرف ہندوستان کے دفاعی مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام کو مضبوط کر رہے ہیں بلکہ مقامی لوگوں کے لیے بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہوئے اپنے اپنے حلقوں میں معاشی ترقی کو آگے بڑھانے میں تبدیلی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

بدایوں: ٹرکٹر۔ ٹرالی پلٹنے سے دو کی موت، 3 زخمی

بدایوں۔ (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع بدایوں کے داتا گنج کوتوالی علاقے میں جمعرات کی علی الصبح ٹرالی پلٹ جانے سے اس میں سوار دو افراد کی موت ہوگئی جبکہ دیگر تین شدید طور سے زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ صبح تقریباً چار بجے گرام بینی نگلا باشندہ بابو جی کی بیوی رینا کو درد زہ ہونے کی وجہ فتح گنج مغربی سے ٹرکٹر کے ذریعہ سی ایس سی داتا گنج لایا گیا تھا۔ زچہ کو بھرتی کرنے کے بعد ٹرکٹر کے ذریعہ بابو جی اور اس کے ساتھ دیگر پانچ لوگ واپس گاؤں جا رہے تھے کہ راستے میں ڈھلواری گاؤں کے سرکاری اسکول کے نزدیک اچانک ٹرکٹر بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔ اس حادثے میں ٹرکٹر پر سوار سکھ پال، راکیش، منوج، بابو جی اور ببلو زخمی ہوگئے جنہیں ابتدائی ہیلتھ سنٹر داتا گنج لایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے سکھ پال (21) و راکیش (22) کو مردہ قرار دے دیا وہیں دیگر تین کو ضلع اسپتال بدایوں کے لئے ریفر کر دیا گیا ہے۔ حادثے میں زخمی اور مہلوکین سبھی ایک ساتھ رہ کر فتح گنج مغربی میں راجو لالا کے یہاں بھٹے پر کام کرتے تھے اور وہیں سے بھٹے والے لالا کا ٹرکٹر لے کر رات میں گاؤں آئے تھے۔

بلیواسٹار نے پیش کی 150 ماڈلوں کی وسیع رینج

لکھنؤ۔ (یو این آئی) الکٹریکل مصنوعات کے جانے مانے برانڈ 'بلیواسٹار لمیٹیڈ' نے گرمی کی دستک کے ساتھ ہی جمعرات کو روم اے سی کے 150 ماڈلوں کی نئی وسیع رینج پیش کر دی ہے۔ اس میں فلیش شپ پریمیم رینج بھی شامل ہے۔ اس لائن اپ میں انورٹر، فکسڈ اسپیڈ اور ونڈو اے سی شامل ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں شدید گرمی اور بھارت کے بڑھتے مڈل کلاس کی آمدنی میں اضافہ کی وجہ روم اے سی کی ڈیمانڈ میں قابل ذکر اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیئر 3، 4 اور 5 بازاروں میں بڑھتے ڈیمانڈ، پرانے کی جگہ پر نئے اے سی لینے والے خریداروں اور اضافی کمروں کے لئے اے سی خریدنے والے صارفین سے بھی اس اضافہ کو تقویت مل رہی ہے۔ اندازے کے مطابق ہندوستان کا اے سی صنعت سال 2030 تک دوگنا ہو جائے گا۔ کمپنی نے تھری اسٹار اور فائیو اسٹار کیٹیگریز میں ہائی کولنگ پرفارمنس کے ساتھ کئی ماڈلز لانچ کیے ہیں۔ یہ ماڈلز 0.8 ٹن سے 4 ٹن تک کولنگ کی صلاحیت میں دستیاب ہیں، جن کی قیمتیں 28,990 روپے سے شروع ہوتی ہیں۔ اس رینج میں تقریباً 40 اسمارٹ وائی فائی اے سی ماڈلز شامل ہیں، جو کسٹمائزڈ سلیپ جیسی اسمارٹ خصوصیات سے لیس ہیں۔ صارفین درجہ حرارت، پنکھے کی رفتار اور موڈ کو 12 گھنٹے کے لیے پہلے سے سیٹ کر سکتے ہیں۔ انگریزی یا ہندی میں وائس کمانڈ ٹیکنالوجی کے ساتھ، صارفین AC کو Alexa یا Google Home کے ذریعے چلا سکتے ہیں۔ مزید برآں، توانائی کے انتظام کی خصوصیت AC کی توانائی کی کھپت پر مکمل کنٹرول فراہم کرتی ہے، جس سے کسی کو AC کے استعمال کو ٹریک، کنٹرول اور محدود کرنے کی اجازت ملتی ہے، جس کے نتیجے میں ضرورت سے زیادہ توانائی کی کھپت نہیں ہوتی۔ کمپنی نے سپر انرجی ایفیشینٹ AC، ہیوی ڈیوٹی اے سی، ہاٹ اینڈ کولڈ اے سی اور اینٹی وائرس ٹیکنالوجی کے ساتھ اے سی جیسے فلیگ شپ ماڈل بھی لانچ کیے ہیں۔ یہ ماڈل انتہائی توانائی کی کارکردگی اور شدید ٹھنڈک کی کارکردگی کو نمایاں کرتے ہیں۔ ایک خصوصیت ڈیفروسٹ کلین ٹکنالوجی ہے، یہ تین مراحل پر مشتمل عمل ہے جو AC کے انڈور یونٹ کو صاف رکھنے اور بہترین کارکردگی کو برقرار رکھنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ کنڈلی کو ٹھنڈا کرنے سے شروع ہوتا ہے، اس کے بعد پگھلنے اور خشک کرنے کا عمل ہوتا ہے، جو کارکردگی کو نمایاں طور پر بہتر بناتا ہے اور اس کی زندگی کو بڑھاتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں درجہ حرارت میں اضافے کے ساتھ، کمپنی نے اعلیٰ کارکردگی والے ہیوی ڈیوٹی اے سی کی ایک متاثر کن رینج متعارف کرائی ہے۔ جدید اور اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ بنائے گئے یہ اے سی 56 ڈگری تک شدید گرمی میں بھی بہترین ٹھنڈک اور آرام فراہم کرتے ہیں۔ 55 فٹ تک طاقتور ایئر تھرو کے ساتھ، یہ اے سی 43 ڈگری تک کم درجہ حرارت میں بھی ٹھنڈک کی مکمل صلاحیت کو برقرار رکھتے ہیں، اس طرح انتہائی منفی حالات میں بھی اعلیٰ کارکردگی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

یوپی میں پھر بدلے گا موسم، 35 سے زائد اضلاع میں بارش اور طوفان کا امکان

لکھنؤ۔ (پی این ایس) دو دن تک موسم خشک رہنے کے بعد اب کچھ اضلاع میں ہلکی بارش اور طوفان کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جمعرات کو ترائی علاقوں میں ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ جمعہ کو مشرقی اتر پردیش میں ہلکی بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔

موسم کی تبدیلی کی وجہ سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ ہے۔ بدھ کو بلند شہر اور فتح پور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی لکھنؤ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37.4 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔

موسمیات کے مرکز کے مطابق، 18 اور 19 اپریل کو مشرقی اور وسطی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں گرج چمک اور ہلکی بارش کا امکان ہے، جن میں باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، سون بھدرا، مرزا پور، چندولی، وارانسی، بھدوہی، بلیاہ، بلیا پور، ماورہ، ڈیرہ پور، بلدیہ، جاون پور، سون بھدر، فتح پور، سوبھدرا، مرزا پور، چندولی، وارانسی، بھدوہی، بلیا پور، جون پور، کوشامبی، فتح پور شامل ہیں۔ گورکھپور، کشی نگر، کانپور نگر، کانپور دیہات، سہارنپور، شاملی، مظفر نگر، باگپت، میرٹھ، اٹاوہ، اوریا، بجنور، امروہہ، مراد آباد، رام پور، بریلی، جالون، حمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور شامل ہیں۔

بعض اضلاع میں تیز ہوائیں چل سکتی ہیں جس کی وجہ سے موسم میں اچانک تبدیلی دیکھی جا سکتی ہے۔ بندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، کانپور دیہات، علی گڑھ، متھرا، ہاتھرس، ایٹا، آگرہ، فیروز آباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، جالون، حمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور میں رات کو زیادہ گرمی محسوس کی جا سکتی ہے۔

ٹیلنٹ کا احترام اور لوک فن کو بچانا ہمارا مقصد ہے: جیویر سنگھ

لکھنؤ۔ ایودھیا میں منعقد ایپنا پینٹنگ ورکشاپ کے پہلے دن، مختلف معذور بچوں نے اپنے فن سے سب کو حیران کر دیا۔ اس ورکشاپ کا انعقاد اتر پردیش انسٹی ٹیوٹ آف فوک آرٹ اینڈ ٹرائبل کلچر (محکمہ ثقافت) اور روائی وکلانگ سیوا اسنستھان شرینگر ہاٹ، ایودھیا کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ ورکشاپ میں بچوں نے ایپنا آرٹ کے بارے میں سیکھا، جسے ہندوستان کی قدیم ثقافتی روایت اور لوک فن کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سماجی کارکن وائی شکلا جو بچوں کو تربیت دے رہی ہیں نے کہا کہ ایپنا رنگولی کو جدید طریقے سے سکھایا جا رہا ہے اور ایودھیا میں پہلی بار اس طرح کی ورکشاپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ورکشاپ کا افتتاح مہمان خصوصی سماجی کارکن محترمہ نیلم سریواستو نے کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی نے ورکشاپ کے حوالے سے بچوں کو آشیرواد دیتے ہوئے کہا کہ مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ایودھیا میں اس طرح کی تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ریاستی ثقافت اور سیاحت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ان ورکشاپس کا مقصد معاشرے کے خصوصی بچوں کو فروغ دینا اور انہیں روزگار کے قابل بنانا ہے۔ اس ورکشاپ کے ذریعے ہم بچوں کو ان کی جڑوں، روایات، لوک فنون اور معدوم ہونے والے فنون سے متعارف کروا رہے ہیں۔ بچوں کے جوش و جذبے کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ریاست بھر میں اس طرح کے ورکشاپس کا انعقاد کیا جا رہا ہے تاکہ ہر بچہ اپنی صلاحیتوں کو پہچان سکے اور اسے آگے بڑھانے کے مواقع مل سکے۔ سرجن سمر ورکشاپ نہ صرف روایتی فن کو محفوظ کر رہی ہے بلکہ نئے اور ہونہار فنکاروں کو اپنے فن کی نمائش کے لیے ایک پلیٹ فارم بھی فراہم کر رہی ہے۔ ہرا بھرتے ہوئے فنکار اور دلچسپی رکھنے والے شرکاء کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ورکشاپس کے انعقاد میں دلچسپی رکھنے والے اسکول یا کالج اتر پردیش فوک آرٹ اینڈ ٹرائبل کلچر انسٹی ٹیوٹ (محکمہ ثقافت) سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ درخواست فارم جواہر بھون، 9 ویں منزل، اشوک مارگ، لکھنؤ کے پتے پر بھیجے جا سکتے ہیں۔ یہ ورکشاپ مفت ہے۔

بھتیجی کی شادی میں فائرنگ سے خوشیاں ماتم میں تبدیل، چچا گولی لگنے سے جاں بحق

لکھنؤ۔ (پی این ایس) کاکوری کے گاؤں گہلوارہ میں دودھ کے تاجر چاند بابو کی بیٹی کی شادی کے بعد الوداعی تقریب میں جشن کے دوران فائرنگ کے سے اس کا بزرگ کزن شمشیر (70) اپنے گھر کے سامنے سڑک سے گزر رہا تھا کہ پیٹ میں گولی لگنے سے اس کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ واردات کے بعد شادی کی خوشیاں ماتم میں بدل گئیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ گولی کیسے اور کس نے چلائی۔ انسپکٹر ستیش چندرا نے بتایا کہ چاند بابو عرف چندو کی بیٹی نازلی کی شادی کا بارات بدھ کی دوپہر گہلوارہ گاؤں میں پہنچا تھا۔ دیر شام الوداعی پروگرام جاری تھا۔ تب اسی گاؤں کا شمشیر پروگرام کے مقام سے کچھ فاصلے پر واقع مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد تقریباً 8.30 بجے چندو کے گھر کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ کچھ لوگ جشن منانے کے لیے فائرنگ کر رہے تھے کہ اچانک ایک گولی ان کے پیٹ کے دائیں جانب لگی۔ گولی لگنے سے شمشیر خون میں لت پت نیچے گر گیا۔ جلدی میں اہل خانہ اور گاؤں والے اسے علاج کے لیے اسپتال لے جانے لگے لیکن راستے میں ہی اس کی موت ہوگئی۔ اس کے بعد اہل خانہ شمشیر کی لاش کو گاؤں واپس لے آئے۔ اطلاع ملنے کے بعد اے سی پی کاکوری شکیل احمد، انسپکٹر ستیش کمار پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے اور جانچ شروع کر دیں۔ اے سی پی نے بتایا کہ متوفی کے بیٹے نفیس کی شکایت پر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزمان کی تلاش کے لیے تین ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔

مٹی کے ڈھیر سے ٹکرائی کار، ایک کی موت، چار زخمی

سنت کبیر نگر۔ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر کے کوتوالی خلیل آباد علاقے میں کانٹے پولیس چوکی کے نزدیک جمعرات کی صبح دہلی سے بہار جا رہی ایک کار کے مٹی کے ڈھیر سے ٹکرانے سے ایک ہی کنبے کے پانچ افراد شدید طور سے زخمی ہوگئے۔ اطلاع پر پہنچی پولیس نے زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ جہاں علاج کے دوران زخمی دو معصوموں نے دم توڑ دیا۔ پولیس سرکل افسر صدر اجیت چوہان نے بتایا کہ بہار کے پورنیا ضلع کے چمپا بریلی گاؤں باشندہ بہرول انصاری (48) اپنی بیوی بچوں و بھائی کے ساتھ دہلی میں رہتے ہیں۔ وہ دہلی سے اپنی کار سے بیوی ریحانہ (46)، بھائی جلکست (22)، بیٹی سنایا (03)، بیٹی عنایہ (02) کے ساتھ اپنے بہار واقع گاؤں جا رہی تھی کہ صبح تقریباً پانچ بجے گورکھپور۔ لکھنؤ نیشنل ہائی وے پر واقع پولیس چوکی کانٹے کے نزدیک جھپکی لگنے سے ان کی کار بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے پڑے مٹی کے ڈھیر سے ٹکرا کر پلٹ گئی۔